بعونہ تعالیٰ

تدبیر

جسکو جناب سید مرتضیٰ صاحب نے

کتاب انگریزی موسوم بہ کیرکٹر مصنفہ ڈاکٹر اسمائلس سے حسب فرمائش
عالی جناب سید محمد حسن صاحب تحصیلدار اٹاوہ کے ترجمہ کیا

۱۸۸۹ء

باہتمام بندہ بارگاہ احد جلال الدین احمد غفرلہ اللہ الصمد

مطبع انوار احمدی الہ آباد میں مطبوع ہوئی

دفعہ اول

"TADBIR,"

The Urdu Idiomatic Translation
of the famous Dr. Smiles' well
known and valuable work,

'CHARACTER,'

IS MOST HUMBLY DEDICATED

BY THE KIND PERMISSION, AND AS A PROOF
OF THE

FEELINGS OF GRATITUDE AND
THANKFULNESS

FOR THE KIND PATRONAGE,

TO

J. R. C. COLVIN, ESQ.,

PRIVATE SECRETARY

TO

H. Honor Sir Auckland Colvin, C. I. E., K. C. M. G.,

**Lieutenant Governor,
N. W. P. and Oudh.**

Syed Murtaza,
1st March, 1889, Benares.

Printed at the "Naamwur" Press, Allahabad.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

دیباچہ

ڈاکٹر اسمائلس ایک مشہور و معروف مصنف انگلستان مین گذرا ہے۔ اوسکی پراثر تصنیفات زیادہ
اخلاقی مضامین پر حاوی ہین۔ کیرکٹر اوسی عالی دماغ مصنف کی ایک کتاب ہے جسکے معنی چال و
چلن کے ہین۔ اس کتاب کو بھی مارل فلاسفی سمجھنا چاہیے انگلستان کے باشندے عموماً اس مشہور
فلاسفر کے کتابونکو شوق سے دیکھتے ہین مینے اس عمدہ کتاب کو صرف سرسری نگاہ سے نہین بلکہ غور
و تعمق کے ساتھ مطالعہ کیا ہے۔ مجھے اس کتاب سے جو جو فائدے حاصل ہوئے اوسکے تشریح
مین ایک طوالت ہے۔ یہ کتاب اگر توجہ کے نگاہون سے دیکھی اور پڑہی جاے تو چال و چلن عمدہ اور روز بروز
ناپید ہو جاتے۔ مذہب کے جلایل و حقایق کا کامل طور پر یقین ہم پہونچے معاشرت باہمی کے برتاؤ کی
حقیقت معلوم ہوئے۔ اس فلسفے نے عمدہ اور معقول طور سے ثابت کیا ہے کہ انسان کبھی اعتبار
کے لایق نہین ہو سکتا جبتک کہ وہ ایماندار نہو۔ میرے دلمین یہ خیال پیدا ہوا (جو شاید اسی کتاب کے
مضامین کا اثر ہو)۔ کہ اس کتاب کے بیش بہا نصایح سے تنہا فائدہ اوٹھانا نامناسب ہی نہین ہے بلکہ
خودغرضی ہے لہذا مجھے یہ شوق ہوا کہ اس نادر و بے مثال کتاب کا ترجمہ اردو زبان مین کر کے ملک کے
سامنے پیش کرون اور اپنے ہموطنون کو جو زبان انگریزی نہین جانتے ہین جہانتک ممکن ہے فائدہ پہونچاؤن
لیکن میرے جذبات میرے شوق و تمنا کو میرے جوش اور ولولون کو میرے ذاتی لاعلمی اور محدود قابلیت
مانع و سد راہ ہوتی رہین۔ مگر بالاخر میرے پرجوش ارادون نے سکو بس پاکر کے نئی امید کے ساتھ مجھے

اس کتاب کے ترجمہ کرنے پر ہمہ تن آمادہ کردیا یہان تک کہ اپنے محنت کے آخری نتیجہ کو اسوقت کامیابی کی حد تک دیکھتا ہون یعنی الحمدللہ کل کتاب کا ترجمہ ختم ہوگیا۔

مین نے حتی الامکان مصنف کے خیالات و مضامین کو سلیس اور فصیح اردو مین بیان کرنے کی کوشش کی ہے اور جہان تک ہوسکا ہے ایجاز و اختصار کے ساتھ لفظی ترجمہ مدنظر رکھا ہے۔ لیکن پھر بھی کسی شخص کو اس امر کے کہنے کا حق نہین ہے کہ اوسنے کوئی غلطی نکی ہو یا نکتہ چینیون کے پہلو بہ تن مسدود ہوگئے ہون لہذا مین اپنے معزز ناظرین سے گزارش کرتا ہون کہ جہان کہین غلطی دیکھین معاف کرین اور براہ مہربانی مجھے اطلاع کرین۔

مجھے اپنے ملک والون سے کامل امید ہے کہ میرے اس عرق ریزی اور جان فشانی کی داد دینگے اور اس کتاب کے عمدہ نصیحتون کو پڑھکر عمل کرینگے۔ تدبیر منزل اور سیاست مدن کے مدارج کی تکمیل عملی طور پر دکھلا دینگے۔

کمال قدردانی اور غایت مہربانی سے اس بے وقعت ترجمہ اور ناچیز کتاب کو مسٹر جے۔ آر۔ سی۔ کالون پرائوٹ سکرٹیری ہز آنر سر آکلنڈ کالون سی۔ آئی۔ ای کے سی۔ ایم۔ جی۔ لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی و اودھ نے اپنے نام نامی سے منسوب و مزین کرنا پسند فرمایا ہے لہذا بطور دلی تعظیم کے یہی احسان مندی اور ایک خاص یادگار کے اون کے نام کے ساتھ معنون و منسوب کرتا ہون۔

ناظرین اب دوسرے صفحہ پر نظر ڈالین اور ڈاکٹر اسمائلس کے عمدہ خیالات کے بیش بہا نتائج سے بہرہ ور ہون۔

سید مرتضی راج گھاٹ بنارس یکم مارچ ۱۸۸۹ء

پیشکش
از مترجم عفی عنہ
۲۵ نومبر ۱۸۸۹ء

پہلا باب

چال چلن کا اثر

"کسی ملک کا عروج اس پر نہین منحصر ہے کہ اوسکے محاصل زیادہ ہون حدود مستحکم ہون یا عمارات خوشنما ہون بلکہ اوسکی ترقی اسپر مشتمل ہے کہ باشندے شایستہ و مہذب اور تعلیم یافتہ ہون"

دنیا مین چال چلن ایک بہت بڑی تحریکی قوت خیال کی جاتی ہے کیونکہ یہ انسان کو اعلےٰ درجہ کی حالت پر پہونچا کر عمدگی کا نمونہ بنا دیتی ہے - فطرتی طور پر جن لوگون مین عمدہ اصول کی پابندیان ہین وہ محنتی - ایماندار اور متدین ہین وہ بنی نوع کے خود اختیاری عجز و نیاز پر ہر حالت مین قادر ہین - قدرت کا منشا رہے کہ ایسے آدمیون پر اعتبار و اعتماد کرنا چاہئے اور اونکی تقلید کرنی لازم ہے - دنیا مین نیکیان اونہین کی ذات سے قایم ہین اور جب تک اونکا وجود نہو دنیا رہنے کے لایق نہین ہو سکتی - اگرچہ ادراک باعث تحسین ہے لیکن چال چلن عزت کا سبب ہے - اول الذکر دماغی قوت اور آخر الذکر طبیعی قوت کا نتیجہ ہے - غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ طبیعی قوت ہے جسکے مطابق زندگی بسر کرنی پڑتی ہے - کسی سوسایٹی مین ذہین آدمی کی قدر بلحاظ

اوسکو پیدا کیا ہے اور اس تحریک سے وہ اپنی طبیعت مین اصول جوہر انسانی قایم کرتا ہے
اکثر ایسے لوگ ہین جنکی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ اونکے پاس دنیا کی کوئی چیز نہین ہے لیکن وہ
نیک چلن ہین اور اپنے اصول پر اس مضبوطی سے قایم ہین جیسے کوئی تاجدار بادشاہ ۔
عقلی تربیت کو چال چلن کی عمدگی سے کوئی ضروری تعلق نہین ہو سکتا۔ دماغی قابلیت کے ساتھ
بعض اوقات دنیا کے بدترین خصایل نفرت اور کراہت کے لایق شامل ہوتے ہین۔ مثلاً کوئی شخص
علم زباندانی و حکمت وغیرہ مین فاضل ہے لیکن ایمانداری نیکی راستبازی اور انجام فرایض مین
ایک بیچارے جاہل کسان سے بھی کم ہے۔ پیرتھس نے ایک مرتبہ اپنے دوست کو لکھا
کہ گو کوئی شخص کیسا ہی عالم متبحر ہو لیکن ممکن ہے کہ اوسمین بلند خیالی۔ باریک بینی۔ طرز عمل۔ طریق
معاشرت۔ راستبازی۔ ایمانداری اور نیک نہادی کی بہت کچھ کمی ہو۔ سر والٹر اسکاٹ
لکھتے ہین کہ مینے بہت سی کتابین دیکھی ہین اور بڑے بڑے تعلیم یافتہ لوگون سے گفتگو
کی ہے لیکن مین آپلوگونکو یقین دلاتا ہون کہ مین نے بعض اوقات غیر تعلیم یافتہ مرد و عورت
کی زبان سے اونکی دقت اور صعوبت کی حالت مین جسپر وہ دلیری سے ثابت قدم تھے
ایسے اچھے خیال اور عمدہ اصول سنے ہین جنہین مین نے بجز انجیل کے کہین نہین دیکھا اور نہ
کسی بڑے تعلیم یافتہ کے زبان سے کبھی سنا۔ دولت کو عمدہ چال چلن سے بہت کم تعلق ہے
لیکن بحالت تخالف خرابی اور ذلت کی بنیاد ہے۔ دولت کو خرابی سے عیش و عشرت کو
بدکاری سے ایسا ہی قریبی تعلق ہے جیسا ناخن کو گوشت سے بصارت کو آنکھ سے
جن لوگونکو اپنی طبیعت پر قابو نہین ہے اور بدمزاج ہین اونکے ہاتھونمین دولت کا ہونا
مثل ایک جال کے ہے جس سے اونکو اور دوسرونکو بہت کچھ نقصان پہونچ سکتا ہے۔
برعکس اسکے عسرت کے متقابل حالت بطرز مستحسن چال چلن کے موافق ہے اگر کوئی شخص
صرف محنتی کفایت شعار اور دیانت دار ہو تو اعلےٰ درجہ کے انسانون مین اوسکا شمار ہو سکتا ہے
برن کے باپ نے مرتے وقت جو اوسکو نصیحت کی تھی وہ قول ذیل مین درج کیا جاتا ہے

اُنسانیت کے ساتھہ تم برتاؤ کرو گو تمھارے پاس ایک کوڑی بھی نہو کیونکہ بغیر ایمانداری
اور آدمیت کے کسی شخص کی عزت نہین ہوسکتی" مین نے صاف اور عمدہ ترین عادات کے
ایک آدمی کو دیکھا ہے جو چھوٹے سے موضع مین انگلستان کے شمالی جانب سکونت گزین تھا
اور مزدوری کرکے ہفتہ مین صرف دس شلنگ پیدا کرتا تھا اور اسی قلیل رقم مین اپنے
سارے خاندان کے ساتھہ عزت سے زندگی بسر کرتا تھا گو اوس شخص نے عام مدرسہ مین
معمولی تعلیم پائی تھی لیکن دانشمند اور دور اندیش تھا۔ اوس نے اپنی غریبانہ زندگی جب
محنت اور عبادت مین ختم کی تو اپنے بعد عقل اور عمدہ کامونکے بدولت ایسی یادگار چھوڑی
جسپر بڑے بڑے عالی مرتبہ اور دولتمند لوگ رشک کرتے تھے۔

لوتھر نے بھی مرنیکے بعد دولت یا روپیہ کچھہ نہین چھوڑا کیونکہ وہ اپنے زمانہ حیات مین
ایسا مفلس تھا کہ گھڑی سازی اور باغبانی کرکے اپنی اوقات بسری کرتا لیکن اوسی
مشقت کی حالت مین وہ اپنے ملک والونکے اطوار کی تربیت کرتا اور دینداری کی وجہ سے
وہ کل قوم کا پیشوا تھا اور ایسا معزز خیال کیا جاتا کہ جرمنی کے کسی شاہزادہ کی بھی اوتنی
عزت نہین ہوتی تھی۔ چال چلن مثل ایک ملکیت کے ہے جو تمام مقبوضات سے
افضل اور اعلے ہے۔

یہہ ایک عام رضامندی اور عزت کی جائداد ہے اور جو لوگ اسکو اختیار کرتے ہین
وہ دنیاوی اسباب مین دولتمند نہون لیکن اونکو اسکا نعم البدل عزت و شہرت بطریق احسن
حاصل ہے۔ صرف کاروبار کی ایمانداری ہے جو انسان کی زندگی کے ساتھہ شامل ہے
اگر اوسکی بنیاد ٹھیک اندازہ اور قاعدہ کے مطابق ہو جسے وہ صحیح جانے اور درست خیال کرے
یہی ایمانداری ہے جو آدمی کو مستقل رکھتی ہے قوت دیتی ہے اسباب راحت مہیا
کرتی ہے اور اسی سے مشکل کامونکا انجام بخیر ہوتا ہے۔ سر بن جامن رڈیارڈ
کا قول ہے "کہ کسی شخص کو یہہ ضرورت نہین ہے کہ وہ عالی مرتبہ یا دولتمند ہو بلکہ یہہ بھی

ضروری نہین ہے کہ وہ عقلمند ہو لیکن یہ لازم اور واجب ہے کہ ایماندار ہو۔
علاوہ ایمانداری کے عمدہ اصول کی پابندی بہت ضروری ہے کیونکہ جو شخص اصول اور قواعد کا پابند نہین ہے وہ مثل ایک ایسے جہاز کے ہے جسمین نہ تو بادبان ہے نہ مستول ہے اور وہ ہوا کے جھونکون سے تہ و بالا ہو رہا ہے۔

ایک بڑا مقرر جو کسی مقدمہ مین بحث کرنیکے واسطے روم کو جاتا تھا ایک ٹمیٹس سے ملا اور اوس سے چند اصول فلسفہ حاصل کرنا چاہا ایک ٹمیٹس نے اوسکے کلام کا اعتبار نکیا اور خلق سے پیش نہین آیا بلکہ کہا کہ تم کچھ سیکھنا نہین چاہتے صرف میرا امتحان کرنا تمہین مقصود ہے۔ مقرر نے جواب دیا کہ اگر مین اس قسم کی چیزونکی طرف متوجہ ہوتا تو مین بھی مثل تمہارے مفلس بغیر کسی ساز و سامان کے ہو جاتا۔ ایک ٹمیٹس نے جواب دیا کہ مجھے ان چیزون کی ضرورت نہین ہے اور باوجود اسکے تم مجھسے بہمہ وجوہ بہت زیادہ محتاج ہو۔ مجھے کسی حامی یا مددگار کی پرواہ نہین ہے اور تمکو ضرورت ہے۔ پس مین تمسے زیادہ دولتمند ہون مین ذرا بھی پرواہ نہین کرتا کہ سیزر کا میرے نسبت کیا خیال ہے اور نہ مین خوشامد کرتا ہون۔ یہی سب چیزین ہین جو میرے پاس ہوتی ہین اور جنکو مین تمہارے سونے اور چاندی کے اسباب سے زیادہ معزز خیال کرتا ہون۔ میرا دماغ میرے واسطے مثل ایک بادشاہت کے ہے جسے بجائے تمہارے مضطربانہ کاہلی کے قسم قسم کی محدود راحت و آسایش حاصل کرتا ہون۔ تمہارے مقبوضات تمہین قلیل المقدار معلوم ہوتی ہین اور میرے مملوکات مجھے بہت عظیم الشان نظر آتے ہین۔ تمہاری خواہشات بالکل ناکافی ہین اور مین ہر طرح سیر ہون۔

طباعی اور ذہانت دنیا مین کمیاب نہین ہین لیکن کیا انپر اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ کبھی نہین تا وقتیکہ انکی بنیاد صداقت اور راستبازی پر نہو۔ سب سے زیادہ یہی صفت ہے جس سے آدمی کو عزت اور وقعت حاصل ہوتی ہے دوسرونکو اوسپر اعتبار ہوتا ہے۔

یہہ چال چلن کے پیرایہ مین اپنے کو دکھلاتی ہے یہی راستبازی اور کامونکی سچائی ہے
جو اپنے کو اقوال اور افعال کے ساتہہ ظاہر کرتی ہے - اسکے معنی اعتبار کے ہین یہی
دوسرون پر ثابت کرتی ہے کہ ایسے چال چلن کا آدمی قابل اعتبار ہے -
وہی شخص دنیا مین قابل قدر ہے جو معتبر سمجہہ لیا گیا ہے کیونکہ تیقن ہے کہ وہ
نادانستہ بات زبان سے نہ نکالیگا اور جو بات کہیگا اوسکو وہ کر سکتا ہے - کرتا ہے وہ
کریگا - پس راستبازی بنی نوع انسان کی عزت اور اعتبار کا ایک عمدہ ذریعہ ہے -
دنیا مین بسر اوقات کے واسطے چال چلن - تحمل - بردباری - اور اصول کی پابندی
زیادہ ضروری ہے بہ نسبت جودت - ذہانت اور دماغی قوت کے - پس خاص یا عام
طور پر زندگی بسر کرنیکے واسطے ایسی دانست کی بہت کچہہ احتیاج ہے جو بالکل راستی
مبنی ہو - گو صحیح چال چلن والے آدمی کی شہرت ترقی پذیر نہو لیکن اوسکے سچے
اوصاف بالکلیہ پوشیدہ نہین رہ سکتے - اگرچہ بدقسمتی اور نامساعدت زمانہ سے اکثر
اشخاص ایسے لوگونکی جانب سے بدظن اور بدگمان ہونگے لیکن اونکا تحمل
استقلال اونہین فایز المرام کریگا اور بالاخر وہ اپنے کو دوسرونکے نزدیک
اوس عزت اور بزرگی کے لایق تسلیم کرا لینگے جسکی وہ فی الحقیقت مستحق ہین -
کہا جاتا ہے کہ اگر شر یڈن کے چال چلن مین راستبازی ہوتی تو وہ سارے
دنیا کا حکمران ہو جاتا لیکن اس کمی سے اوسکی نمایشی دادو ہش بالکل فضول ثابت
ہوئی - ایک مرتبہ ڈلینی نے جب اپنے بقیہ تنخواہ کے واسطے تقاضا کیا تو
شر یڈن نے اوسکو سخت سرزنش کی اور کہا کہ تم اپنا درجہ بالکل بہول گئے
ڈلینی نے فوراً جواب دیا کہ مجہہ مین اور آپ مین جو فرق ہے اوسے مین
بخوبی جانتا ہون بلحاظ نسل خاندان اور تعلیم کے آپ مجہسے مرجح ہین لیکن مین
بہ اعتبار زندگی - عادات اور چال چلن کے مجہکو آپ پر بدرجہا فوق ہے"

مانع اور سدراہ ہونگے چندروزہ ناکامی کا سامنا ہوگا طرح طرح کی دقتون اور
مشکلونکا مغلوبانہ طور پر مقابلہ ہوگا لیکن انسان کو دلجمعی اور مستقل مزاجی سے کام کرنا لازم ہے
اور اپنے موخرانہ کامیابی سے کبھی مایوس نہونا چاہتے ۔ اسی قسم کی کوششون سے
ہم چال چلن کے اوس زینہ تک جاسکتے ہین جہان اتبک ہمارا قدم نہین ہوپہنچا ہے
اور گو اسمین کچھہ کمی رہجاسے لیکن راستبازی کے ساتھہ جو کوششین منزل مقصود تک
پہونچنے مین ہوسکتی ہین اوسکے صرف کرنے سے ہم باز نہین رہ سکتے ۔ انسان کو
صرف یہہ لازم نہین بلکہ اوسکا فرض ہے کہ عمدہ چال چلن حاصل کرے ۔ یہی نہین
کہ دولتمند ہو دل کا بھی امیر ہونا چاہتے ۔ دنیاوی درجون مین معزز ہونا کافی نہین ہے
بلکہ سچی عزت حاصل کرنی چاہتے ۔ بے انتہا ذہانت نہین بلکہ خداترسی عمدہ صفت ہے
ذی اختیار اور مقتدر ہونے کے ساتھہ ایماندار ۔ راستباز ۔ اور دیندار بہی ہونا ضروری ہے

پرنس کنسرٹ جو ایک پاکیزہ خیال آدمی تہا اوسکی عادت تہی کہ لوگونکو
محض اپنے طبیعت کی عمدگی سے تحریک اور ترغیب دیتا کہ جب ملکہ وکٹوریا ولنگٹن کالج
مین سالانہ انعام تقسیم کرین تو اون لڑکون کو انعام نہین ملنا چاہتے جو بہت
تیز ہون ۔ محنتی یا چالاک ہون یا بالکل کتاب کے کیڑے ہون بلکہ انعام کا اون
لڑکون کو استحقاق حاصل ہے جو شریف ہین یا جنسے یہہ امید ہو کہ وہ عمدہ طبیعت
اور نیک خصلت مین اپنے کو ظاہر کرینگے ۔

جب چال چلن کے اصول پر بالتصمیم ارادے سے عملدرآمد ہوتا ہے اور
بڑے بڑے کاموسنے اثر پہونچایا جاتا ہے ۔ تو ایسی حالت مین گویا انسان
نہایت دلیری سے اور استقلال کے ساتھہ اپنا فرض پورا کرتا ہے اور تب
کہا جاسکتا ہے کہ انسان اپنے وجود کے باعث کو سمجھا ہے ۔

پس چال چلن کی صورت وہ بلاپس وپیش ظاہر کرتا ہے اور بہادری کے

خیالات اپنے دل مین مجتمع کرتا ہے۔ اور زندگی مین ایسے آدمیونکے افعال
کی شہرت ہوتی ہے اور دوسرونکے واسطے تمثیل قایم ہوتی ہے اونکے
اقوال ہمیشہ قایم رہتے ہین اور ادنہین احکام کے مطابق عملدرآمد کیا جاتا ہے
جس طرح لوتھر نے اپنے اقوال کی شہرت کا نقارہ جرمنی مین بجایا اور اپنی
زندگی کو ملک والونکے طرز معاشرت کے واسطے نظیر قایم کردیا جسکی مثال
ابتک جرمنی مین موجود ہے۔

لیکن موثرانہ قوت بغیر راستبازی اور نیکی کے مخزن عیوب ہے۔
نوالس کا قول ہے کہ اخلاقی تکمیل کے خیال کا خطرناک مخالف تحکمانہ اور
موثرانہ زندگی کا خیال ہے جسمین کبر وحسد خودغرضی اور جملہ خباثت کوٹ
کوٹ کر بھری ہین۔ اس قسم کے آدمیون مین جابرون اور دنیا کے برباد
کرنے والونکی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے جنکو قادر مطلق نے اپنے
ممتنع التفتیش منشا سے خلق مین جبر وظلم کا کام انجام دینے کیواسطے پیدا کیا ہے
تحکمانہ خیال کا آدمی اوس نیک طینت شخص سے بالکل جداگانہ ہے
جسکے افعال راستبازی پر منحصر ہین اور جو قانون قدرت کی پابندی کے
ساتھہ اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔ وہ معمولی کاروبار۔ امور متعلق عامہ خلائق
اور اپنے خانگی زندگی مین راستباز اور ایماندار اپنے جملہ امور اور اقوال
وافعال مین سچا رہتا ہے۔ وہ اپنے دشمنون اور عاجزون کے ساتھہ
رحمدلی اور فیاضی سے پیش آتا ہے۔ جس اصول کا مصداق شریڈن
تھا جو باوجود اپنے ناعاقبت اندیشونکے فیاض تھا اور کسیکو تکلیف نہین دیتا تھا
چال چلن والا آدمی ایماندار ہوتا ہے وہ اپنے اقوال اور نیز کل حرکات
وسکنات مین قوت ایمانی کا شمول رکھتا ہے۔ چال چلن والا آدمی مغزرسا

بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ عزت نوع انسان کی خوشی کے واسطے بہت ضروری ہے بغیر اسکے نہ تو خدا پر اور نہ انسان پر یقین اعتماد اور اعتقاد ہو سکتا ہے عزت کو مذہب کا مرادف سمجھنا چاہئے کیونکہ یہہ آپسمین ایک دوسرے کو متفق کرکے بار تیعالے کی جانب رجوع کرتا ہے۔

سر تھامس اوربری کا قول ہے کہ دانشمند آدمی واقعات کا تجربہ کرتا ہے اور دانش و تجربہ مین ایک ایسا باہمی تعلق ہے جسکے اتفاق سے افعال کے نتیجے ظاہر ہوتے ہین۔ وہ کسی اثر کے واسطے نہین بلکہ قوت تاثیری سے راغب ہو کر شہرت حاصل کرتا ہے لیکن بوجہ توحد خیال ایک حالت سے عملدرآمد کرتا ہے۔ اور قوت مدرکہ کو قدرت کا بیش بہا عطیہ سمجھکر عقلمند ونکا دوست بے پروا اشخاص کا نمونہ۔ برائیونکا علاج ہے اور خود اپنے ارادونکی رہنمائی کرتا ہے۔ وہ اپنے مجمع مین مثل مہر تابان کے ہے جسکی شعاع اونہین راہ راست دکھلاتی ہے۔

پس وقت اوس سے بھاگتا نہین بلکہ ساتھہ جاتا ہے وہ زمانہ مین اپنی دماغی قوت سے بہ نسبت جسمانی طاقت کے زیادہ کام لیتا ہے۔

ارادے کی مضبوطی اور کوشش کی قوت کو چال چلن کی روح خیال کرنا چاہئے۔ جہان یہہ سب صفتین ہونگی وہان تو کامیابی ہو سکتی ہے اور جہان یہہ اوصاف نہین ہین تو وہان ہر طرح کی مایوسی۔ اور ناامیدی کا سامنا ہے۔

مضبوط آدمی کی مثال آبشار سے دی جاتی ہے جسطرح پانی کی نہر اپنے واسطے خود راستہ بنا لیتی ہے۔ مستقل مزاج اور پاکیزہ خیال آدمی صرف خود ہی اپنے مقاصد مین کامیاب نہین ہوتا بلکہ دوسرونکی بھی فائز المرام

کر لیا تو ایسا معلوم ہوا کہ گویا **امریکہ** کی طاقت دونی ہو گئی۔

۱۷۹۸ء مین **واشنگٹن** نے بوجہ پیرانہ سالی کے دنیا کے کامونسے علٰحدہ ہو کر **ورنن** کی پہاڑی پر عزلت نشینی اختیار کر لی تھی لیکن جب **امریکہ** کے پریسیڈنٹ **آدمس** کو **فرانس** کے حملہ کا اندیشہ ہوا تو اوس نے **واشنگٹن** کو لکھا کہ اگر آپ اجازت دین تو مین آپکا نام فوج مین لکھ لون صرف آپکا نام داخل کر لینا زیادہ موثر اور کار آمد ہو گا بہ نسبت اسکے کہ مین بہت سی فوج تیار کر دون۔ یہ **واشنگٹن** کے اعلے درجہ کے چال چلن اور قابلیت کا باعث تہا کہ ملک والے اوسکی اسقدر عزت اور وقعت کرتے تھے۔

ذاتی رعب داب کا ایک واقعا اور بہی بیان کیا جاتا ہے جو ایک کمانڈر سے ظہور پذیر ہوا۔ برٹش فوج **سرورن** کے مقام مین پڑی ہوئی تھی اور اوسوقت **سولٹ** اوسپر حملہ کی تیاری کر رہا تہا۔ **ولنگٹن** فوج کا کمانڈر اتفاق سے کہین چلا گیا تہا اوسکی آمد کا بیتابی کے ساتہہ فوج مین انتظار ہو رہا تہا کہ ناگہان ایک سوار تنہا پہاڑ پر نمودار ہوا۔ یہہ **ڈیوک ولنگٹن** تہا جو اپنی فوج مین شامل ہونے کے واسطے آرہا تہا۔ فوج کے کسی جنگ آزما سپاہی نے وسے غور سے دیکہکر پہچان لیا اور خوشی سے چلا اوٹہا **ڈیوک ولنگٹن** اسیسے مقام پر ٹہر گیا جہانسے دونون فوجین اوسے اچہی طرح مشاہدہ کر لین۔ **سولٹ** کے جاسوس نے اوسکو **ڈیوک** کے آمد سے مطلع کیا۔ **ولنگٹن** نے **سولٹ** کی ہیبت ناک صورت دیکہکر اپنے دل مین کہا کہ مین حملہ کر کے اوسے پس پا کر دونگا چنانچہ ایسا ہی کیا۔

شخصی چال چلن سے بعض مرتبہ طلسمی کارروائی معلوم ہوتی ہے۔ **پامپی** کا قول تہا کہ اگر مین **اٹلی** کی کسی جگہہ پر قدم جما کر کہڑا ہو جاون تو میرے

آیندہ نسلونکے واسطے اپنی چمک جاری رکھتی ہے۔

عالی مرتبہ لوگونکی عزت وعظمت کرنا ایک قدرتی بات ہے اگرچہ جس قوم سے اونکو تعلق ہے اوسے چھوڑ دیتے ہین لیکن وہ صرف اپنے ہمعصر ونکو اسے اعلے درجہ تک نہین پہونچاتے بلکہ اونکے بعد جو آنیوالے ہوتے ہین اونہین بہی ترقی کی راہ بتاتے جاتے ہین۔ اونکی بڑی بڑی مثالین اونکے ورثہ دار ونکی میراث ہین اونکے کارنامے اور خیالات نوع انسان کے واسطے جلیل القدر متروکے ہین۔ وہ لوگ گزشتہ اور موجودہ زمانہ کی مطابقت کرتے ہین آیندہ زمانہ کے آنیوالونکو ترقی کرنے ہین مدد دیتے ہین چال چلن کی عزت قایم کرنے کے اصول مرتب کرکے ہمارے دماغ مین نصایح اور دانشمندانہ افعال کی تاثیر پیدا کرتے ہین جو زندگی کے واسطے ایک قابل قدر اور بیش قیمت چیز ہے۔

خیالات اور افعال سے جب چال چلن کی ایک شکل قایم ہوگی تو اوسکو لازوال سمجھنا چاہیے۔ کسی غور کرنیوالے کے خیالات انسان کے دماغ مین صدہا برس تک قایم رہتی ہین یہانتک کہ زندگی کے روزانہ کاروبار مین شامل کئے جاتے ہین۔ انسان کے مرنے کے بعد بہی وہ اوسی طرح گفتگو کرتے ہین اور اپنا اثر ظاہر کرتے ہین۔ گو کہ **موسی۔ داؤد۔ سلیمان۔ فلاطون۔ سقراط۔ ذنوفن۔ سینکا۔ سسرو۔** اور ایک ٹلیٹس مرگئے ہین لیکن ابتک ہمسے کلام کرتے ہین۔ کام کرنے والے اور خیال کرنے والے گویا تاریخ کے اصل مصنف ہین کیونکہ چال چلن والے بادشاہ۔ سردار۔ پیشوا دین۔ فلسفی۔ مدبر ملک دوست لوگون نے علے الاتصال انسانیت قایم کی۔ **مسٹر کارلایل** صاف طور پر بیان کرتے ہین کہ مغز طبقہ کے

عمری ہی مثل شخصی کے ایک بڑے تجربے کی دولت ہے جسپر عقلمندی
کے ساتہہ عملدرآمد کرنے سے ترقی حاصل ہوسکتی اور عروج ہوتا ہے
ورنہ تباہی۔ بربادی اور ناکامی کی ہیبت صورتونکا سامنا ہوتا ہے۔ مثل شخص
واحد کے قوم بہی امتحان سے مستحکم و شستہ ہو جاتی ہے کیونکہ تاریخونمین گزشتہ
لوگونکے اون مہمات اور مشکلات کی کامیابیونکا ذکر ہے جسکے سبب سے
چال چلن مین اونکی شہرت ہوئی آزادی اور حب الوطنی کا شوق اگرچہ بہت کچہہ
مفید ہے لیکن آزمایش اور تجربے کو سب پر فوق ہے۔

حب الوطنی کے یہہ معنی نہین ہین کہ بیٹہکر فضول شور و غل مچائے شیفت
کرے اور مدد کے واسطے فریاد کرے بلکہ حب الوطنی کے یہہ مطلب ہین
کہ ملک مین عمدہ کامونسے ترقی کی جائے۔ راستبازی اور دلیری سے فرایض
پورے کئے جائین۔ جن لوگون نے اگلے زمانے مین کارنمایان کئے
ہین اونکی مثالین پیش کرکے ملک مین جرارت و ہمت پہیلائی جاوے تاکہ
ترقی اور عروج حاصل ہو۔

قوم کے لئے یہہ ضرور نہین کہ اوسمین مردم شماری زیادہ ہو بلکہ لازم ہے
کہ اوسمین لایق اور قابل ہون۔ قوم مین آدمیون کی تعداد اور ملک کی وسعت
بہت ہوسکتی ہے لیکن اس سے کچہہ اوس قوم کو فخر نہین ہوسکتا۔ بنی اسرائیل
کی قوم مین بہت تہوڑے آدمیونکی تعداد تہی لیکن اوس قوم نے اپنے
زمانہ مین کیسے بڑے بڑے کام کئے اور نوع انسان کے واسطے
دنیا مین کیسے مدلل اصول قایم کر گئے۔ **اتھنس** اور **یونان** کی آبادی
کچہہ بہت زیادہ نہین تہی لیکن وہانکی قوم مین کس قدر حب الوطنی کا جوش تہا
اور کیسے کیسے علوم و فنون مثل حکمت و فلسفہ کے وہانسے ظاہر ہوئے۔

لیکن اتھلنس کی ناگہانی تنزلی کا باعث بہ نسبت ترقی کے اسوجہ سے زیادہ ترحیرت افزا ہے کہ وہانکی قوم نے ایکبارگی اپنے اخلاق کو خراب کردیا اور اونکی عورتون نے باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے اپنے دامن عصمت کو فسق وفجور کے دہبونسے الودہ کرڈالا۔

اسیطرح روم کے ادبار اور تنزلی کی وجہ تہی وہانکے باشندونکی بدعمالی کاہلی۔ اور عیش پسندی ہے۔ باشندگان روم کے دماغ مین کبر ونخوت کی مذموم وقبیح ہوا بہر گئی۔ اونہون نے صرف اپنے بزرگونکے کارنامونکو اپنے افتخار کا باعث سمجہ لیا جسے یک بیک اونکی ترقی اور عروج کا چمکدار ستارہ ادبار وتنزلی کی تیرہ وتار گہٹاؤن مین چہپ کر غائب ہوگیا۔ پس جو قوم عیش وعشرت کاہلی اور لہو ولعب مین مصروف ہوجائیگی اوسکو کسی نہ کسی دن تباہی وبربادی کے بحر عمیق مین سکونت گزین ہونا پڑیگا۔ اور دوسرے جفاکش ومستعد قوم اونکی قایم مقامی کریگی۔

لوئی چاردہم نے اپنے وزیر کالبرٹ سے ایک دفعہ سوال کیا۔ کونسی وجہ ہے کہ باوجود فرانس کی اتنی بڑی وسعت اور آبادی کے ہین ہالنڈ ایسے چہوٹے ملک پر فتحیاب نہوسکا وزیر نے جواب دیا کہ خداوند ملک کی بڑائی وسعت اور مردم شماری کی زیادتی پر نہین منحصر ہے بلکہ باشندگان ملک کی قابلیت پر ہے۔ چونکہ ڈچ والے لایق۔ جفاکش اور مستعد ہین اسی وجہ سے اونپر فتحیابی مشکل ہے۔

اسی قسم کی ایک حکایت اور بہی ہے کہ جب ۱۶۰۷ء مین بادشاہ اسپین نے اپنے دکیلون اسپنولا اور رچارڈٹ کو کسی عہدنامہ کی تکمیل کے واسطے ہاگ مین روانہ کیا تو اونہون نے وہان جاکر اتفاقا دیکہا کہ سات آدمی

مندرج ہین اونہین ذہن نشین کر لینے کی کوشش ہے - انکی یادداشت آپکے
حق مین بہت ہی مفید ثابت ہونگی -

آپ خیال کیجئے کہ یہہ اوس قوم کا مصنف ہے اور اون لوگونکے کارنامے
ہین جنکے آباواجداد ابتدا مین پتیان کہاتے تہے اور بجاے اسکے کہ کپڑے
پہنین اپنے جسم پر رنگ آمیزیان کرتے تہے - لیکن زمانہ کی رفتار نے ایسا
پلٹا کہایا کہ یہی قوم روے زمین پر اعلے درجہ کی تعلیم یافتہ - مہذب اور شایستہ
تسلیم کیجاتی ہے - اگرچہ آپ ہی کی قوم کے ممبر کسی زمانہ مین انکے اوستاد تہے
لیکن غور کرکے شرمندہ ہونا چاہئے کہ اب آپکی اور ہماری کیا حالت ہے ہمارے
حالت مین یہہ ناگہانی تغیر اگرچہ بہت ہی اندوہناک ہے لیکن اس تبدل کا
باعث آپ خود سمجہہ سکتے ہین اگر آپکو روم اور اتھنس کے واقعات جو
اس باب مین قلمبند ہین یاد ہون - مین کچہ اور زیادہ لکھکر آپکی طبیعت کو بے چین
کرنا نہین چاہتا صرف ایک شعر پر اپنے نوٹ کو ختم کرتا ہون اور اس کتاب کے
دوسرے باب کا ترجمہ آپکے حضور مین پیش کرتا ہون -

سر کنم شکوہ اگر تاب شنیدن داری ۔۔۔ سینہ بشگافم اگر طاقت دیدن داری

دوسرا باب

اثر طرز معاشرت

اول اور ضروری تعلیم گاہ چال چلن کے واسطے گہر ہے - مکان ایک
ایسی جگہہ ہے جہان انسان اپنی پیدایش کے ساتہہ اعلے درجہ کی ہی تعلیم

پا سکتا ہے اور بدترین خصایل بھی اوسکی طبیعت مین سکونت پذیر ہو سکتے ہین
کیونکہ طرز معاشرت ہی کی تاثیر ہے جس سے چال چلن کا اصول ذہن نشین ہوتا ہے
اور جسکے مطابق انسان کو عمر بھر عملدرآمد کرنا پڑتا ہے جو زندگی کے ساتھہ ختم ہوتا ہے
یہہ عام مقولہ ہے کہ طرز و طریقہ سے انسانیت ہوتی ہے یا طبیعت سے لیکن
اصل یہہ ہے کہ طرز معاشرت سے آدمی کو انسانیت حاصل ہوتی ہے۔
کیونکہ طرز معاشرت کی تعلیم صرف طریقہ اور طبیعت پر نہین منحصر ہے بلکہ اوسکا اثر
چال چلن پر ہوتا ہے۔ خاصکر اگر ہہ طبیعت مین عادت کا دخل ہوتا ہے۔ چال
چلن مین نیکی اور بدی کا نشو و نما ہوتا ہے۔ اوسی سے نا چاہیے وہ خالص ہونا
مخلوط اصول اور مقولے برآمد ہوتے ہین جسکے مطابق سوسایٹی مین برتاؤ
کرنا پڑتا ہے۔ قانون بجاے خود صرف طرز معاشرت کی تاثیرات کا عکس ہے
چھوٹے سے چھوٹا خیال جو ابتداً کسی بچے کے ذہن نشین کر دیا جاے تو وہ اوسکی
آیندہ زندگی مین مثل ایک **پبلک اوپنین** یعنی عام خیال کے ہو جایگا۔ پس
جو لوگ بچونکی ابتدائی تعلیم مین محنت کرتے ہین اونکو زیادہ دقت اوٹھانی پڑتی ہے
بہ نسبت اونکے جو کسی سلطنت کا انتظام کرتے ہین۔

یہہ ایک قدرت کا ترتیب کردہ سلسلہ ہے کہ ابتداے زندگی آیندہ زمانہ کی
تمہید ہے۔ اور دماغ و خیال کی درستی پہلے گھر سے ہونی چاہیے۔ کیونکہ جب
عالم طفولیت گزر جاتا ہے اور شباب کا زمانہ آتا ہے تو ہر شخص کا ایک فیشن جداگانہ
ہو جاتا ہے اور وہ علحدہ اپنی ایک سوسایٹی قایم کر لیتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ
حصول تہذیب کے واسطے گھر مثل ایک پر تاثیر مدرسہ کے ہے۔ کیونکہ آخرالامر
تہذیب سے شخص تعلیم کا سوال قایم ہوتا ہے اس وجہ سے کہ سوسایٹی کا ہر ایک
شخص چاہے وہ تعلیم یافتہ ہو یا غیر تعلیم یافتہ ہو اپنے جماعت مین ایک طرز پر عملدرآمد کرتا ہے

جب بچہ ماںکے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے تو گویا وہ دنیا کے پہاٹک تک
ابہی پہونچا ہے کہ آنکہہ کہولتے ہی اوسکو گرد اپنے صد ہا قسم کی عجیب وغریب
چیزین نظر آتی ہین جنپر پہلے تو اوسکی صرف حیرت انگیز نگاہ پڑتی ہین لیکن
رفتہ رفتہ وہ اون عجائبات کو غور سے دیکھنا اِستعمال کرنا اِ مقابلہ کرنا !
سیکہتا ہے اور تب اوسکی دماغ مین خیالات وتصورات پیدا ہونے شروع
ہوتے ہین۔ پس اگر اس حالت مین دانشمندانہ تعلیم ہو تو فی الحقیقت اوسکی
فوری ترقی بہت ہی تعجب خیز ہو جاے۔ **لارڈ برو ہم** کا قول ہے
کہ جس قدر ضروری چیزین اور اصول چار برس کے سن مین بچہ سیکہہ لیتا ہے
اوس قدر وہ اپنی بقیہ زندگی مین بہی نہین حاصل کر سکتا۔ اس عام طفولیت
مین جو معلومات بچونکو حاصل ہو جاتی ہے اور جو خیالات دماغ مین متمکن
ہو جاتے ہین وہ اسقدر قوی الاثر ہوتے ہین کہ اونکو کالعدم فرض کر لینے
کے بعد بہی کسی **کیمبرج** یا **اکسفورڈ** کے ڈگری یافتہ کی قابلیت اونکے
سامنے کچہہ حقیقت نہین رکہتی۔

وہ لڑکپن ہی کا زمانہ ہے جسمین خیالات فوراً ذہن نشین ہو جاتے
ہین اور بہت خفیف اشتعال سے روشنی پیدا ہو جاتی ہے۔ اوسوقت کی باتین
ہمیشہ دماغ مین قایم رہتی ہین۔ مسٹر اسکاٹ کی نسبت مشہور ہے کہ جسکو
شاعری کا شوق اپنے ماںکے اشعار سننے سے ہوا اور اوسوقت مین جبکہ یہہ
ایک حرف بہی پڑہنے کے لائق نہین تہا۔ عالم طفولیت مثل ایک ایسے
آئینہ کے ہے جسمین آیندہ زمانہ کی وہ سب حسن ظاہر ہوتی ہین جو ابتدا مین
قایم کی جائین ۔

گہر ایک ایسی جگہہ ہے جہان بچے پرورش پاتے ہین اور طرز معاشرت

اپنی ماںکی ابتدائی تعلیم ودینداری کا خیال نہ آجاتا۔

طرز معاشرت جس طرح پر شروع زندگی مین قایم ہوجاتا ہے ویسا ہی عمر بہر رہتا ہے۔ **ساؤدی** کا قول ہے کہ جب تک چاہو زندہ رہو لیکن زندگی کے پہلے بیس سال نتایج سے مالا مال ہین۔ جب **ڈاکٹر والکاٹ** مرض الموت مین گرفتار ہوا تو اوسکے دوستون نے اوس سے پوچھا کہ اس حالت مین تمہارے واسطے کونسا امر مسرت بخش ہوسکتا ہے اوس نے جواب دیا کہ پیشاب کا عود کرنا اور حسرت ومایوسانہ الفاظ مین از سرنو جوان ہونے کی خواہش ظاہر کی تاکہ اپنی حالت درست کرے لیکن افسوس کہ یہہ تمنا اوس نے ایسے وقت مین کی جب اوسکی زندگی موت کی زنجیرون مین جکڑی ہوئی تہی۔

گرنڑی فن موسیقی کا تاثیر طرز معاشرت درست کرنے کے عور تونکو بہت ضروری خیال کرتا ہے اور فی الحقیقت اوسکا خیال بہت صحیح ہے کیونکہ بچون پہ بنسبت باپ کے مان کا زیادہ اثر ہوتا ہے۔ جس طرح صبح کی لطیف وخوشگوار ہوا دماغ وطبیعت کو شگفتہ اور تروتازہ کردیتی ہے اوسی طرح مانکی ابتدائی تعلیم بچون مین آیندہ زندگی کے واسطے خوش خلقی۔ مہربانی استقلال اور راستبازی پیدا کردیتی ہے۔ کسی جگہہ نیک نہاد۔ راستباز اور کفایت شعار عورت کا رہنا اوس جگہہ کے واسطے نیکیون اور مسرتون کا باعث ہے۔ ایسی عورت سے خاندان کے ہر شخص کو فائدہ پہونچ سکتا ہے اور اوسکی موجودگی ہر طرح سے اطمینان اور تسلی کا سبب ہے۔

پس اس قسم کا گہر صرف بچپن ہی کے واسطے نہین مفید ہے بلکہ ہر حالت کے لئے عمدہ ہے۔ وہان ہر شخص کم عمر وسن صبر وتحمل اور انجام فرایض کا طریقہ بخوبی حاصل کرسکتا ہے۔ **ازاک والٹن** **ہربرٹ** کی مان کو

ہوتی ہے یعنی ماں آوارہ و بدچلن ہو تو گو باپ کیسا ہی نیک چلن ہو لیکن بہر بچونکی آیندہ زندگی کا طرز معاشرت درست ہونا بالکل شاذونادر قیاس کیا جاتا ہے۔

باوجودیکہ بچون پر مادری تعلیم کا بہت زیادہ اثر ہوتا ہے لیکن اونکی کوششین اسوجہ سے پوشیدہ رہتی ہین کہ وہ نہایت آسانی اور خاموشی سے اپنی اندرونی تعلیم کا فرض استقلال اور ثابت قدمی کے ساتھہ پورا کرتی ہین۔ اور بڑے بڑے لوگونکی سوانح عمری لکھنے والون نے بھی اون کامیابیونکا مطلق ذکر نہین کیا جو اون لوگونکی ماںکو اونہین سچائی اور بھلائی کی جانب رجوع کرنے مین حاصل ہوتی ہین۔ پس کیا اونکی محنتونکا یہی صلہ ہے۔ ہرگز نہین۔ اگرچہ اونکی جانکاہیونکا کچھہ بھی ذکر نہین کیا جاتا لیکن تاہم اونکے کوششونکے نتایج ہمیشہ کے واسطے قایم ہوتے جاتے ہین۔

اگرچہ کوئی عورت جبر مقابلہ کی مصنف۔ دوربین اور دودکش کی موجد نہین ہوئی لیکن اونکا مرتبہ ان مصنفون اور موجدون کے بہ نسبت اسوجہ سے بہت زیادہ ہے کہ اونہین کے بدولت ان تصنیفات اور ایجاد کی قابلیت حاصل ہوئی جسکا شمار دنیا کے بہترین نعمات مین ہے ڈی میسٹر اپنے خطوط مین اپنی ماںکو نہایت عزت اور محنت کے الفاظ سے یاد کرتا ہے اوسکا قول ہے کہ میری ماں فرشتہ خصلت تھی جسکو انسان کی شکل مین بار تیعالے نے پیدا کیا تھا۔ اور جسقدر عمدگیان اور بھلائیان مجھے حاصل ہوئین وہ میری ماں کی وجہ سے۔

جارج واشنگٹن اپنے باپ کی موت کے وقت صرف گیارہ برس کا تھا اوسکے باپ کی وفات کے بعد صرف ایک بیوہ ماں اوسکی پرورش کرنے والی رہگئی۔ اوسکی ماں ایسی قابلیت اور لیاقت کی عورت تھی کہ شاذونادر ایسی عورتین ہوتی ہین۔ شوہر کے بعد اوسکو یکایک بچونکی تعلیم و تربیت امور خانہ داری انتظامات

پریسیڈنٹ اڈمس ایک مرتبہ لڑکیوںکے مدرسہ مین امتحان لینے کی غرض سے
گیا۔ اونمین سے کسی کی اسپیچ نے اوسکے دل پر ایسا غیر معمولی اثر ڈالا کہ اوسے
اپنے ماںکی موثرانہ تعلیم یاد آگئی۔ پریسیڈنٹ اون لڑکیون سے کہنے لگا کہ
دنیا کی بیش بہا نعمتون مین سے جو مجھے نصیب ہوئی اُنمین سے ایک گرانبہا نعمت
یہ تھی کہ میری ماں نے مجھے تعلیم کیا۔ جسکا شکر یہ مین کسی طرح نہین ادا کرسکتا بجز
اسکے کہ مین عزت کے ساتھہ اوسے یاد کرون۔

شعرا اور انشا پرداز ونکی طبیعت پر بھی اونکی ماںکی تعلیم کا بہت کچھہ اثر ہوا جسکی تصدیق
اون اشخاص کے نامونسے ہوتی ہے جو ذیل مین درج کئے جاتے ہین۔ گرے
تھامسن۔ ساودی۔ اسکاٹ۔ بلور۔ گوپتھہ۔ گرے کے
مزاج مین محبت کا مادہ محض اوسکی ماںکی وجہ سے پیدا ہوا کیونکہ اوسکا باپ نہایت
تنک مزاج آدمی تھا۔ گرے فی الحقیقت ایک زنانہ منش آدمی تھا کیونکہ وہ
ذرا شرمیلا اور بزدل تھا لیکن اس سے کسی قسم کا الزام اوسکے اوپر نہین عاید کیا جاسکتا
گرے کی ماں جب مرگئی تو اوس نے سنگ لحد پر یہہ عبارت کندہ کرادی
"ایک مہربان اور خبرگیران ماں جسکی متعدد اولاد مین سے صرف مین ہی ایسا
بدنصیب تھا کہ زندہ رہا"

ایک فرانسیسی مورخ دیباچہ تاریخ مین اپنی ماںکی یاد مین مرقومہ ذیل فقرات
لکھتا ہے۔ مین اس کتاب مین مضامین لکھہ رہا ہون لیکن میرے دماغ مین
ایک عورت کے ایسے سنجیدہ خیالات متمکن ہوئے ہین کہ مین اونہین کبھی فراموش
نہین کرسکتا۔ تیس برس ہوئے کہ وہ عورت مجھسے غایب ہوگئی اور اوس وقت مین
بالکل بچہ تھا۔ جس وقت تک وہ میری نگاہون مین زندہ معلوم ہوتی ہے وہ عسرت
کی حالت مین میری شریک رہی لیکن فراغدستی کے وقت شامل نہو سکی۔ مین نے

لڑکیون مین اوسے رنجیدہ کیا لیکن اب اوسے تسلی نہین دیسکتا۔ مجہاب اوسکی ہڈیون تک کی خبر نہین۔ اوسکی موت کے وقت مین اس درجہ تنگدست تہا کہ دفن کیواسطے زمین بہی نہین خرید کرسکا۔"

"مجہے معلوم ہوتا ہے کہ مین اوس عورت کا بیٹا ہون جسکے خیالات اور مقولات کی یادسے اپنی مان کو اپنے سامنے پاتا ہون اور وہ میرے مانکا خون ہے جو مجہمین اپنے بزرگون کی ہمدردی کے واسطے جوش مار رہا ہے اور اونکی یاد دلا رہا ہے جواب دنیا مین نہین ہین۔"

جس طرح مانکی تعلیم سے شاعرانہ اور عاشقانہ خیال بچونکے دماغ مین جلوہ افروز ہوجاتے ہین اوسیطرح مذموم و قبیح خیالات بہی نقشبندی کرلیتے ہین اور اسکی تصدیق و تطبیق **لارڈ بایرن** کے حالات سے کرنی چاہئے کیونکہ اگرچہ وہ ایک نامور آور دہ شخص تہا لیکن اوسکی مانکی تلون مزاجی۔ سختی۔ اور خودپسندی نے **بایرن** پر ایسا اثر کیا کہ وہ بہی ایک ضدی۔ سرکش اور مغلوب الغیظ ہوگیا۔ **بایرن** مین بہی اپنی مانکے مانند بداطواریان موجود تہین اور جب ان دونون مین لڑائی ہوتی اور **بایرن** مانکے سامنے سے بہاگتا تو وہ منجنیق لیکر اوسکا تعاقب کرتی یہہ برتاؤ ایسا فطرت کے خلاف تہا جس نے **بایرن** کی زندگی پر بڑا ناپاک اثر ظاہر کیا اور اوسکی مانکی زہرآلود تربیت نے اپنا پورا اثر پیدا کیا۔

بچونکو ابتدا مین علم حساب کی بہت ضرورت ہے اس سے اونکا دماغ درست ہوتا ہے اور اصول اوسکے ذہن نشین ہوتے ہین۔ **برایٹ** کا قول ہے کہ لڑکیونکو علم حساب کی بہت کم تعلیم دیجاتی ہے جسکی ناواقفیت سے اونکو بے انتہا نقصانات اوٹہانے پڑتے ہین یعنی جب وہ جوان ہوئین اور اپنے شوہرونکے گہر گئین تو اصول حساب کی عدم واقفیت سے وہ اپنے اخراجات کا صحیح طور

پر اندازہ کرکے قلمبند نہین کرسکتین اور نہ اوس سے کوئی نتیجہ نکالنے کے قابل ہوتی ہین
اس جہالت سے اونہین مالی نقصان بہت کچھ اوٹھانے پڑتے ہین۔ اور انتظام
خانہ داری مین طرح طرح کی دقتین پیش آتی ہین جنکا انصرام صرف اسی اصول کی
واقفیت سے بخوبی ہوسکتا ہے اور چونکہ اس سے وہ بالکل نابلد ہوتی ہین تو بے انتظامی
اور ضرورت سے زیادہ صرف کرنیکا بوجھ اونہین اوٹھانا پڑتا ہے جو اونکے خاندان مین
اطمینان اور مرفہ الحالی پیدا کرتے ہین بہت کچھ مانع و سدراہ ہوتا ہے۔

قدرت نے جس فیاضی سے عقل مردونکو دی ہے اوسی طرح عورتونکو بھی
اور اس بخشش سے یہ مقصود ہے کہ قرینہ سے اسکو استعمال اور صرف کرنا چاہیے نہ کہ
وجود معطل کی طرح یہ قوت بیکار کردی جاے۔

عورت کو صرف ایک ناسمجھ خادمہ نہین خیال کرنا چاہیے اور قیاس کرنا چاہیے کہ وہ محض مردونکی دلبستگی
کے واسطے پیدا کی گئین ہین۔ بلکہ اونکے ذمہ بھی ایسے فرایض اور جوابدہی کے
کام متعلق کئے گئے ہین جنکے تکمیل کے واسطے اونکے دماغ مین بھی ایسی قابلیت کی
ضرورت ہے جیسی اونکی دل مین ہمدردی ہے۔ عورتونسے صرف یہی نہین
غرض ہے کہ وہ ناز و ادا۔ عشوہ و کرشمہ مین سبتے اگرچہ عالم شباب مین اونکی حسن مین
روح اور خوبصورتی مین بانکپن آجاتا ہے کامیابی حاصل کرین بلکہ فی الحقیقت سچی زندگی
کے واسطے یہہ سب انداز بالکل فضول اور بے مصرف ہین۔

قدیم روم مین اوس عورت کی بڑی تعریف تھی جو کچھ بُننا جانتی تھی۔ ہمارے وقت
مین بھی عورتونکے واسطے صرف اسقدر علم کافی سمجھا گیا ہے کہ کمسٹری کے متعلق
فقط اونہین کھانا پکانا سیکھہ لینا چاہیے اور جغرافیہ اتنا جاننا چاہیے کہ اپنے مکان کے
مختلف کمرے پہچان سکین۔ اور بایرن جسکو عورتونکے ساتھہ بہت کم ہمدردی
تھی کہتا ہے کہ اونکا کتابخانہ صرف دو کتابونسے محدود ہونا چاہیے ایک انجیل

اور دوسرے کھانا پکانے کی کوئی کتاب عورتونکی تعلیم ودرستی کے واسطے یہہ خیالات بہت تنگ وتاریک ہین اور قدرت کی منشاء کے بالکل خلاف ہین۔ عورتونکی تعلیم کسی طرح مرد سے کم نہین ہونی چاہئیے اور سواے جنسیت کے کسی قسم کی کوئی تفریق نہین جایز ہے۔ اونکے حقوق مرد کے برابر اور خواہش مساوی ہونی چاہیین۔

عورتونکی تعلیم کے بابت کہا جا سکتا ہے کہ جس قسم کی تعلیم مرد کے واسطے مفید ہوگی اوسی طرح کی تربیت عورتونکو بہی فائدہ مند ہوگی۔ اسوقت تک جسقدر دلایل مرد کی اعلے تعلیم کے معرض بحث مین بیان کئے گئے ہین اوسیطرح عورتونکی اعلے تعلیم کے واسطے بہی وہ مباحث نہایت مضبوطی کے ساتہہ مفید ثابت کئے جا سکتے ہین۔ تعلیم سے اونکے خیال مین دوراندیشی پیدا ہوگی۔ ضروریات زندگی مہیا کرنے مین اونہین مدد ملیگی۔ امور خانہ داری کے انتظام مین ترقی ہوگی اور ہرطرح کے کامونمین اونہین آسانی ہوگی۔ مذہبی پابندیون سے اونہین اچہی طرح آگاہی ہوگی جس سے اونکے اخلاق پر عمدہ اثر پڑیگا۔ اور اونکو اپنے خاندان کے آرام وآسایش کے سچے ذریعے معلوم ہونگے۔

لیکن جب عورتونکی تعلیم اونکی ترقی کی غرض سے ہو تو نہایت آزادی سے ہونی چاہئیے۔ مردونکے دماغ واخلاق کبہی درست نہین ہو سکتے اگر عورتین کندہ ناتراش ہون کیونکہ اخلاق کی تہذیب تو صرف عورتون ہی کی تربیت سے ہمکو حاصل ہوتی ہے۔ پس عورتونکی تعلیم قومی ضرورت کے لحاظ سے بہی لازمی ہے۔ صرف اخلاقی نہین بلکہ دماغی قوت کی ترقی وتربیت عورتونکی اخلاقی ودماغی تعلیم منحصر ہے اور جب ان دونونمین زیادتی کی جایگی تو سوسایٹی مہذب وشایستہ ہوتی جایگی جس سے آیندہ ترقی اور عروج کا ہرطرح سے یقین ہے۔

پچاس برس پیشتر نپولین اول کا قول تہا کہ فرانس والونکو ماں کی

ضرورت ہے اس سے اوسکا یہہ مطلب تہا کہ **فرانس** والونکو اون عورتونسے
تعلیم پانیکی ضرورت ہے جو نیک۔ ایماندار اور دانشمند ہین۔

فی الحقیقت **فرانس** مین جو پہلا انقلاب ہوا اوسکی یہی وجہ تہی کہ عورتونمین
اخلاقی تعلیم کا مادہ بالکل نہین تہا۔ قومی تغیر کے ساتہی ہر ایک سوسایٹی بدکاریان
اور بد فعلیونمین ڈوب گئی مذہبی و اخلاقی نیکیان نفس پرستی کے دلدل مین پہنسکر رہگئین۔ عورتونکی چال چلن خراب
ہوگئے زن و شوہر مین اعتبار نہین رہا۔ مادرانہ لحاظ جاتا رہا یہانتک کہ ہر ایک
خاندان تباہ و برباد ہوگیا۔

لیکن **فرانس** والے پہر بہی اوس خوفناک واقعے کو بہول گئے اور
فرانس والونکو اسوقت تک جس چیزکی ضرورت ہے **نیپولین** اول کا قایم کردہ اصول ہے
یعنی بچونکی تعلیم اونکی نیک ماون سے ہونی چاہئے۔

عورتونکی تعلیم کا اثر ہر جگہہ اور ہر ملک مین یکسان ہے جہانکی عورتین ناپاک ہونگی
وہانکی سوسایٹی پر خراب اثر پڑیگا اور جہانکی عورتونکا اخلاق پاک و صاف ہوگا وہانکی
سوسایٹی ترقی اور عروج کریگی۔ کیونکہ عورتونکی تربیت گویا مرد کی تعلیم ہے۔ اونکے
چال چلن کی درستی اپنے ہی طرز معاشرت مین ترقی دیتی ہے۔ اونکی دماغی قوت
بڑہانی اپنے ہی لئے مفید ہے۔ لیکن جس طرح یہہ معلوم ہے کہ عورتونکی تہذیب
و شایستگی پر قومی ترقی منحصر ہے اوسی درجہ مین یہہ امر مشتبہہ ہے کہ عورتونکا مردونکے ساتھ
انکا مونمین شریک ہونا کچہہ فائدہ بخش ہے۔ عورتین مردونکے کامونمین اوس
کامیابی کے ساتہہ حصہ نہین لے سکتین جیسا کہ مرد عورتونکے کامونمین لے سکتے ہین
اور جب عورت اس امور خانہ داری کے انتظام سے نکالکر دوسرے کامونمین
مصروف کی گئی تو نتیجہ ہمیشہ خراب ظاہر ہوا۔ اس وجہ سے اکثر قوم کے بہی خواہ
اسکے انسداد مین ساعی و نگران رہے۔

عورتونکے جملہ فرایض مین سے یہہ نہایت ضروری ہے کہ وہ کفایت شعاری اور انتظام غذا کی جانب اپنی کوشش مبذول کرین - کیونکہ اصول طباخی کی عدم واقفیت سے بڑی تکلیف اوٹھانی پڑتی ہے - غذا ایک ایسی چیز ہے جس سے دماغی قوت اور محنت کی عادت قایم رہ سکتی ہے - اور مختصر یہہ کہ زندگی کا دارومدار اسی پر ہے - پس اگر ہماری قوم کی اصلاح کرنیوالی عورتین اس جانب اپنی قابلیت کو متوجہ کرین اور عمدہ نتیجہ پیدا کرین تو سارا خاندان اِن عورتونکا شکرگزار ہو اور قوم کے بڑے ہمدرد وہی خواہ ہونین اونکا شمار ہو -

(مترجم) حضرات دوسرے باب کا ترجمہ بہی ختم ہوا - اسمین عورتونکی تعلیم کا مسئلہ بحث طلب ہے کیونکہ صرف ہندوستان مین نہین بلکہ ممالک یورپ مین بہی اس مضمون پر شد و مد سے مباحثے ہوئے ہین - لیکن آخر کو قول فیصل یہی قرار پایا کہ عورتونکو بہی مردونکے برابر اعلے درجہ کی تعلیم دینی چاہیے - انکی تعلیم سے جو عمدہ نتایج آیندہ نسلونکے واسطے مترتب ہوسکتے ہین وہ بخوبی اس باب کے دیکھنے سے آپ کے ذہن نشین ہوگئے ہونگے پہر کونسی وجہ ہے کہ آپ لوگ بہی اسمین دل وجان سے کوشش نکرین - عورتونکو تعلیم سے محروم رکہنا بحقیقت قدرت کے خلاف ہے اور صریحی بے انصافی ہے - بعض کوتہ اندیش یہ خیال کرتے ہین کہ عورتین پڑہ لکہکر آوارہ ہوجاتی ہین اگرچہ اس خیال مین تہوڑی بہت صداقت ضرور ہے لیکن کیا تعلیم یافتہ مرد آوارگی وفسق وفجور مین نہین مبتلا ہوجاتے پس اگر اس خیال سے علم کی نعمت سے محروم رکہی جاتی ہین تو مردونکو بہی اس سے ممنوع کرنا چاہیے لیکن حقیقت یہہ ہے کہ علم سے کسی قسم کا خراب اثر اخلاق پر نہین پڑتا انسان کی جبلی فطرت ہوتی ہے اوسیکے مطابق عادت پڑجاتی ہے جسطرح آب نیسان سانپ کے منہہ مین پڑتا ہے تو زہر کی خاصیت ہوجاتی ہے

اور جب وہی قطرہ سیپ مین پڑتا ہے تو موتی بن جاتا ہے۔ عورتونکی طبیعت ابتدا مین دینی تعلیمات سے اسدرجہ متاثر کردینی چاہیئے کہ اونمین نیکی اور بھلائی کا مادہ پیدا ہو جاے تاکہ وہ کسی افعال قبیحہ کی جانب راغب نہون۔ اب وہ زمانہ نہین رہا کہ ہمارے قوم کے نوجوان تعلیم یافتہ پرانے گرہست کی کندہ ناتراش عورتونسے دلچسپی حاصل کرسکین لامحالہ اونہین اپنا جلیس اور ہمنشین بنانے کے لئے مغربی ملک کی تعلیم یافتہ عورتونکے ساتھہ متاہل ہونا پڑیگا پس اوسوقت قوم مین کیسی خرابی واقع ہوگی۔ لہذا آیندہ زمانہ کے حالات پیش نظر کرنے سے اپنے ہانکی عورتونکی تعلیم کس قدر ضروری اور لازمی معلوم ہوتی ہے۔

تیسرا باب

صحبت کا اثر اور اوسکی تقلید

گہر پر جو ایک قسم کی قدرتی تعلیم ہوتی ہے اگرچہ وہ سب سن رسیدہ ہونیکے بعد بالکلیہ نہین ضائع ہو جاتی لیکن جسقدر سن زیادہ ہوتا جاتا ہے اوسیقدر گزشتہ تعلیم کا اثر بھی کم ہوتا جاتا ہے بجاے اوسکے اسکول کی ساختہ تعلیم قایم ہوتی جاتی ہے اور دوست احباب کی صحبت کا اثر اونکے افعال مطبوع ہونے شروع ہوتے ہین۔

آدمی چاہے بوڑہا ہو یا نوجوان اوسپر صحبت کا ضرور اثر ہوتا ہے البتہ اس قدر فرق کے ساتھہ کہ بوڑہون پر کم اور نوجوانون پر زیادہ۔ ہربرٹ کی مانکا اوسکی تربیت کے بابت یہہ قول تہا کہ جسطرح جسمانی صحت کا دار و مدار غذا پر ہے اوسیطرح روحانی تربیت نیکی یا برائی کے ساتھہ جلیس ہمنشین کے اقوال اور افعال پر منحصر ہے۔

یہہ بالکل غیر ممکن ہے کہ جو لوگ ہمارے صحبت مین رہتے ہین اونکا اثر چال چلن

نہ پڑنے کا کیونکہ انسان مین تقلید کرنے کا ایک قدرتی مادہ ہوتا ہے پس تہوڑی بہت تاثیر
ہمارے احباب کے کلام ووضع رفتار حرکات اور خیالات کی ہم مین ضرور آجاتی ہے
برک کا قول تھا کہ انسان کے لئے **چال** ایک مدرسہ کے مانند ہے اوسکے مندرجہ
ذیل مقولے بہی قابل یادداشت ہین - ذہن نشین رکھنا - مشابہت پیدا کرنا ثابت قدم رہنا
جن امور کی تقلید کی جاتی ہے وہ اسطرح پوشیدہ رہتے ہین کہ اونکے نتایج پر کچہہ بہی خیال
نہین جاتا لیکن اونکا اثر دائمی ہوجاتا ہے - اور اسی چال چلن مین جو تبدیلی ہوجاتی ہے
اوس سے کوئی غور کرنے والا شخص البتہ واقف ہوسکتا ہے - کمزور سے کمزور شخص کا اثر
اوسکے جلیس وہمنشین پر پڑتا ہے اور جملہ خیالات ومحسوسات وعادات صحبت اور افعال
کی تقلید سے بالاستقلال قایم ہوجانیکی قوت حاصل کرتے ہین -
سر چارلس بل کہتا ہے کہ میرے واسطے اعلے درجہ کی تعلیم میرے
بہائی کی تمثیل تھے علاوہ اسکے میرے خاندان کے لوگ راستباز تھے جنکی مین نے
پوری تقلید کی -
چال چلن کے درست کرنے مین جن امور کی ضرورت ہوتی ہے اون اصول کا
اثر ابتدا ہی مین ڈالنا چاہئے کیونکہ جسقدر دن گزرتے جائینگے عملی اور تقلیدی افعال
ہمارے عادت مین قایم ہوتے جائینگے جو ایسے قوی الاثر ہوتے ہین کہ قبل اسکے
کہ ہم اونکی ماہیت سے آگاہ ہون ہمارے ذاتی آزادی کو وہ پابند کرلینگے -
فلاطون کی نسبت کہا جاتا ہے کہ اوس نے کسی موقع پر ایک لڑکے کو بیہودہ کہیل
کی وجہ سے سخت ملامت کی - لڑکے نے کہا کہ آپ ایک ذراسی بات پر مجہے
اسقدر سرزنش کرتے ہین - فلاطون نے جواب دیا کہ یہہ ذراسی بات نہین ہے
جب اسکی عادت پڑ جائیگی تو سخت مضرت ہوگی اور کسی امر کا عادی ہوجانا ایسا ضرر
رسان ہے کہ اکثر اشخاص افعال قبیحہ کے مرتکب ہوجاتے ہین باوجودیکہ وہ انہین

بُرا سمجھتے ہین۔ وہ لوگ بہی عادت کے مطیع ہوگئے ہین جنکی طاقت کا کوئی مقابلہ نہین کرسکتا۔ لاک کا قول ہے کہ دماغ مین ایسی قوت پیدا کرلینی جو عادت کا مقابلہ کرسکے اخلاقی تعلیم کا اعلےٰ اصول ہے۔

اگرچہ چال چلن کی درستی تمثیل سے لازمی ہے لیکن کسی نوجوان کو یہہ ضرورت نہین ہے کہ وہ اندہون کی طرح دوسرونکا مقلد ہوجاے۔ اوسکا خود ذاتی چال چلن اوسکے ساتہیونسے زیادہ اصول زندگی کے مطابق قایم ہوسکتا ہے۔ ہر شخص کو اپنی خواہش اور آزادی کے مطابق کام کرنیکا ایسا مادہ حاصل ہے کہ اگر وہ اوسپر دلیری سے عملدرآمد کرے تو اپنے دوست احباب مین انتخاب کے قابل ہوسکتا ہے۔ بوڑہے اور نوجوان ہردونون کے واسطے بزدلی کی بات ہے کہ اپنی خواہشات کے مطیع ہوجائین یا اپنے کو دوسرونکی کینہ تقلید کا عادی کرلین۔

مشہور بات ہے کہ آدمیونکی شناخت اوس جلسہ سے کی جاتی ہے جسمین وہ شریک ہون۔ ممکن نہین کہ کوئی متقی وپرہیزگار قدرتی طور پر مدہوش شرابی کی صحبت پسند کرے تعلیم یافتہ جاہل کے ساتہہ رہنا قبول کرے۔ یا کوئی وضعدار۔ آوارہ وبدوضع کی دوستی اختیار کرے۔ ذلیل آدمیونکے ساتہہ رہنے مین ندا ق خراب ہوجاتا ہے اور مذموم افعال کی خواہش ہوتی ہے اونکی سوسایٹی مین شرکت کرنے سے چال چلن مین ایک لاعلاج تنزلی ہوجاتی ہے سینیکا کا قول ہے کہ اونکی گفتگو نہایت ضرر رسان اگرچہ اوسوقت کوئی فوری نقصان نہ ظاہر ہو لیکن۔ اوسنے علٰحدہ ہونیکے بعد کچہہ نکچہہ نہین پڑ [illegible] خیال رہتا ہے اور مثل [illegible] ہے جسکے واسطے گمان ہو سکتا ہے کہ شاید آیندہ رسحر مین پہیل جاے۔

اگر نوجوان آدمیونکی دانشمندی سے تعلیم وتربیت کی جاے تو اونمین یہہ قوت اورمادہ پیدا ہوجائیگا کہ وہ اپنے سے اچہی سوسایٹی تلاش کرکے اوس مین داخل ہون اور

اسقدر نہین کہ آرام و آسایش کا وقت بہی نہ ملے بہت سے فائدے متصور ہین
اور خاصکر ہمارے ذاتی تجربون مین روزافزون ترقی متیقن ہے - کسی مہربان اور سچے
دوست کی نصیحت کا بہت کچھ اثر ہوتا ہے جسکی تصدیق ڈاکٹر بیلی کے ان واقعات
سے ہوتی ہے جب وہ کالج مین طالب علمی کے طور پر تہا - حالت طالب علمی مین
بیلی نہایت شریر اور بے تمیز تہا لیکن تاہم وہ اپنے دوستون مین نہایت عزیز اور
پیارا تہا - اگرچہ اوسکی قدرتی قابلیت اعلےٰ درجہ کی تہی لیکن وہ نہایت بے پروا
کاہل اور فضول خرچ تہا - ایک عرصہ تک اوس نے اپنے کالج کی تعلیم مین
کچھہ بہی ترقی نہین کی - اوسکے ایک دوست نے صبح کو ایکمرتبہ نصیحت کرنی شروع کی
کہ بیلی مجھے رات بہر اسوجہ سے نہین نیند آئی کہ مین تمہارے حالت پر
تمام شب غور کرتا رہا - تم سخت نالایق اور کاہل ہو - مین تمہین اپنے صدق دل سے
سمجہتا ہون کہ تم آرام طلبی اور سستی کو چہوڑو - ورنہ مین تمکو یقین دلاتا ہون
کہ مین یک لخت تمہاری محبت ترک کر دونگا -
اس نصیحت کا اوسکے دل پر ایسا اثر ہوا کہ اوس نے اپنے برے اطوار
یکقلم چہوڑ دئے اور اپنی حالت مین ایک غیر معمولی تغیر جلد پیدا کر دیا - اوس نے
نئے اصول کے ساتھہ اپنی زندگی بسر کرنی شروع کی اور اوسپر جانفشانی
سے مستقل رہا - جسکے وجہ سے وہ ایک اعلےٰ درجہ کا محنتی اور جفاکش طالب علم ہو گیا
رفتہ رفتہ اوس نے اپنی جماعت کے طالب علمون سے بہت زیادہ ترقی کی اور
اخیر سال مین یہہ نتیجہ ظاہر ہوا کہ وہ یونیورسٹی مین ایک بڑا عالم و فاضل قرار پایا -
چال چلن سے آیندہ زندگی کے حالات معلوم ہوتے ہین - عمدہ چال چلن
والا آدمی اپنے ہمعصرون کو بہترین امور کی طرف مایل کرتا ہے اور خراب چال چلن
والا نالایق آدمی اپنے ساتھیون کو برائی مین جہونکتا ہے - جان براون کا قول ہے

کہ کسی شہر مین تازہ وارد شخص کو قابل اعتبار آدمی کا ملجانا سیکڑون کیا ہزارون ایسے آدمیونسے بدرجہا بہتر ہے جنکا چال چلن نہین درست ہے - اوسکی مثال لوگونکے دلون پر بتدریج نہایت موثر اور مفید ثابت ہوگی اور رفتہ رفتہ ہر شخص مین وہ اپنی لیاقت کے مانند قابلیت پیدا کر دیگا - کیونکہ اچھے آدمیونکی صحبت سے نیکیان پیدا ہوتی ہین اور برے آدمیونکے ساتھہ سے خرابیان -

ہر شخص کی روزانہ زندگی دوسرونکے واسطے ایک قسم کی اچھی اور بری مثالون کی فمایش ہے - ایک نیک خصلت اور پاکیزہ منش آدمی کی زندگی دوسرونکے واسطے نیکی اور بھلائی کی عمدہ تحریک اور برائیون سے باز رکھنے کے لیئے بہتر آلہ ہے -

ازاک والٹن بیان کرتا ہے کہ **ہربرٹ** جو خط پادری **اڈرروز** کو پاکیزہ طور پر زندگی بسر کرنے کے بابت لکھا تھا اوسکو پادری صاحب اپنے سینے پر رکھتے تھے اور جب کبھی اپنے دوستونکو نکالکر دکھلاتے تو ملاحظہ کے بعد پھر اوسے اصلی جگہہ پر احتیاط سے محفوظ رکھتے اور اس قدر اوس خط کو عزیز جانتے تھے کہ مرتے دم تک اپنے سینے سے علحدہ نہین کیا -

نیکی ایک ایسی صفت ہے جس سے انسان ہر دل عزیز ہوتا ہے اور جس شخص مین یہہ وصف ہے وہ دوسرونکے دلونکو اپنے قابو مین کر لیتا ہے - جب **نکلسن** دہلی مین مجروح ہوکر حالت نزاع کے قریب ہوا تو اوس نے اپنے دوست **سر ہربرٹ اڈورڈ** کو یہہ مضمون لکھا - "مین ایک اچھا آدمی ہوتا اگر تمہارے ساتھہ اپنی زندگی بسر کرتا - لیکن میرے تعلق جو مشکل فرایض انجام دینے کے واسطے تھے اونھون نے مجھے مہلت ندی مین تمہارے ساتھہ رہنے کی تمنا اپنے ہمراہ لیئے جاتا ہون" -

سر تہامس مور ایسا حمیدہ خصال آدمی تہا کہ وہ بڑی طبیعتون پر بہی اس طرح قابو کرلیتا تہا کہ اونمین نیکی کا جوش پیدا ہو جاتا - **لارڈ بروک** اپنے مردہ دوست **سر فلپ سڈنی** کی تعریف مین لکہتا ہے کہ اوسکی فہم و فراست میرے طبیعت پر ایسی غالب ہوئی کہ اوس نے مجہے اور دوسرونکو صرف لفظ اور خیال مین نہین بلکہ لوازمات زندگی مین عمدہ اور اعلےٰ حد تک پہونچا دیا -

نیک اور مقدس لوگونکے دیکہنے سے اون نوجوانونکو بہی جونکی راستبازی - بہادری اور بزرگی کی طرف نہین مائل ہوتے رغبت ہوتی ہے کیونکہ ان لوگونکی صورت سے نیکیان نمایان ہوتی ہین -

تہیولر کی موت پر اوسکا دوست **فریڈرک پرتس** لکہتا ہے "افسوس ایسے شخص نے وفات پائی جسکی دہشت سے ہر قسم کی برائیان اور گناہ دفع ہوتی تہین - ایسا شخص مرگیا جو راستبازی و ایمانداری کا حامی تہا اور جا مصلح نوجوانونکی اصلاح کرنے والا - دوسرے موقع پر پہر وہ بیان کرتا ہے کہ اوسکی شبیہ کے مشاہدہ سے بہی خیالات قبیحہ دفع ہو جاتے ہین کیونکہ اوسکی حالت حیات مین ہمارے دماغ کو اون مذموم خیالات کے مجتمع رکہنے کی ہرگز قدرت نہین تہی -

پس کمرہ کو مقدس لوگونکی تصویر دنسے زینت دینا بہی ہمارے لئے اوسی درجہ مین مفید ہے کہ گویا وہ ہمارے جلیس ہین - اون شبیہونسے ہمکو ایک قسم کی دلچسپی ہے - اگر ہمارے دل مین اونکی کچہہ عزت ہے تو اونکی صورت دیکہنے سے معلوم ہوگا کہ ہمکو کسی وقت مین اونسے کچہہ تعلق تہا وہ مثل ایک ایسی زنجیر کے ہے جو ہمارے موجودہ حالت کو عمدگی اور بہتری کے ساتہہ مسلسل کرتی ہے - اور گو ہم اپنے مقدس بزرگونکے مرتبے سے بہت دور رہتے ہین

چال چلن کی قوت مین ایسا اثر ہوتا ہے کہ اوس سے دوسرونکی چال چلن مین بھی مضبوطی ہوتی ہے اسکی تائید سے نوع انسان کے افعال پر بڑا اثر ہوتا ہے۔ اس کام مین ایک سرگرم اور مستعد آدمی دوسرونکی چال چلن کو بھی رفتہ رفتہ اپنے موافق کر لیتا ہے اوسکی تمثیل ایسی کارگر اور پر تاثیر ہوتی ہے کہ دوسرے اوسکی تقلید کرنے پر مجبور ہو جاتے ہین اوسکے عملدرآمد مین ایک ایسی برقی قوت کے مانند تاثیر ہوتی ہے کہ جو لوگ گرد و پیش رہتے ہین اونکی طبیعت مین تقلید کا اشتغال پیدا ہو جاتا ہے اور خود بخود دل مین ایک جوش ظاہر ہوتا ہے۔

ڈاکٹر رنلڈ کی سوانح عمری لکھنے والا بیان کرتا ہے کہ اس عمل کی تاثیر جو جوان آدمیون پر ہو جس سے اونکو علم و دانش کی ترغیب ہو تو یہ کوئی تعجب خیز بات نہین ہے کیونکہ یہی تاثیر پیدا کرنیکے واسطے یہ فعل نہایت دلسوزی سے وقوع مین آیا ہے جسپر عملدرآمد کرنا بالکل نیک نیتی اور خوف خدا پر مبنی ہے۔ اگر کوئی دانشمند آدمی اپنے افعال مین اس قسم کی تاثیر پیدا کرے تو اوسکے دیکھنے سے دوسرونکی طبیعت مین ہمدردی کا جوش اور عبادت کا شوق پیدا ہو جاے۔

جو لوگ عالی دماغ ہین اونمین یہہ قوت ہے کہ دوسرونمین بھی اس قسم کے خیالات پیدا کر دین۔ کیونکہ ڈینٹی کی محبت سے ملٹن مین بردباری اور صبر کی ایسی عمدہ صفت پیدا ہو گئی تھی کہ اگر کوئی شخص ملٹن سے در پردہ دشمنی کرتا تو وہ بالکل خاموش رہتا اور زمانہ کی نامساعدت پر نہایت استقلال کے ساتھہ شاکر رہتا۔ ڈینٹی ہی کے پر اثر خیال سے بایرن کو اپنے باجہ مین متعدد راگ پیدا کرنیکا ایسا شوق ہوا اور کامیابی ہوئی کہ اس سے پہلے اوسکے باجے مین کبھی اس قسم کی خوش آہنگ اور دلفریب صدائین نہ پیدا ہوئی تھین۔

پاکیزہ اور مقدس آدمی دوسرونکو بھی اپنے طرف مایل کر لیتے ہین جس سے

کہ مقدس لوگونکی عیب جوئی کیا کرے۔

مقدس لوگونکی جانب راغب ہونے سے چاہے اونکی حالت حیات
مین ہو یا موت کے بعد کچھہ نکچھہ ضرور قدرتی طور پر تقلید کی خواہش پیدا ہوجاتی ہے
تھمسٹا کلس کی طبیعت مین اپنے معاصرین کی دیکھا دیکھی لڑکپن ہی سے
ایک ایسا جوش پیدا ہو گیا تھا کہ اوسے اس امر کی بڑی تمنا تھی کہ وہ اپنے
ملک والونکی خدمت کرکے نام آوری حاصل کرے۔ چنانچہ ایک مرتبہ
جب اوسکے ملک مین لڑائی واقع ہوئی تو اوس زمانہ مین وہ نہایت حزین
وغمگین رہتا اوسکے دوستون نے جب اسکا سبب دریافت کیا تو اوس نے
جواب دیا کہ سبجھے اپنے قوم کے شکست کی علامت معلوم ہوتی ہے اور اسی
اندیشہ سے مجھے راتونکو نیند نہین آتی۔ تھوڑے ہی دنون مین بعد یہہ
اپنے ملکی فوج کا سپہ سالار بنکر دشمنونکا مقابلہ کرنے کو مستعد ہوا اور آخرکار
اپنے فریق مخالف کو شکست دی۔ اوسکے ملک والون نے اوس کی دانشمندی
اور بہادری کا اعتراف کیا اور تہ دل سے شکر گذار ہوئے۔

ڈماستھینس کو ایک مرتبہ **کیلیسٹریٹس** کی فصاحت و بلاغت آمیز گفتگو
سنکر یہ شوق ہوا کہ وہ خود بھی اس فن کو حاصل کرے۔ اگرچہ وہ جسمانی
لحاظ سے نہایت کمزور ناطاقت اور ضعیف تھا اوسکی آواز بہت چھوٹی تھی
دیر تک گفتگو کرنے کی قوت بالکل نہین تھی لیکن ان سب موانعات پر
جو اوسے فتحیابی ہوئی وہ صرف شوق محنت اور مشقت ارادہ کا سبب تھا۔

اس قسم کی تمثیلین کہ بڑے بڑے لوگونکی تقلید سے چال چلن اور
طور طریق درست ہوئے ہین اکثر تاریخونمین موجود ہین۔ بڑے بڑے
مدبر جنگ آزما۔ شاعر۔ انشاپرداز۔ خوش بیان جنکو دنیا مین کامیابی

نہ اسکا جواب دینے والا تو ہمارے قوم مین کوئی زندہ نہین ہے
لیکن کیا اسکے جواب نہ ملنے سے مایوس ہوکر خاموش بیٹھہ جانا چاہیے
کبھی نہین - اگرچہ اس وقت ہمارے قوم مین قابل اقتدا کوئی نہین ہے
لیکن ہمارے مقدس پیشوا اونکی کتابین موجود ہین اونکی تواریخ ہم کو
دیکھنے چاہیئے اور سابق کے واقعات کو موجودہ حالت سے مقابلہ
کرکے سبق حاصل کرنا چاہیئے - اس موقع پر ہمکو اپنے قدما کی مدح
وثنا کرنے کی ضرورت نہین ہے لیکن یہہ بے شک کہینگے کہ کوئی
قوم اسوقت تک ترقی نہین کر سکتی جب تک کہ وہ اپنے زمانہ سلف کی
تواریخ سے واقفیت نہ حاصل کرلے اور خاصکر انگلستان والون نے
تو اس مین جس قدر غلو پیدا کیا ہے کہ وہ لوگ اپنے بزرگونکی شبیہونکا بہی
اپنے پاس رکہنا ترقی اور عروج کا ذریعہ خیال کرتے ہین لیکن ہمارے
لئے صرف یہی کافی ہے کہ ہم اونکے اقوال کو یاد کرلین اور امثال کے
مطابق کاربند ہون اگرچہ اس سے ہم کو کوئی فوری اور بین فائدہ معلوم
ہو لیکن ممکن نہین کہ اس فعل کا کچہہ اثر نہو اگر اس وقت نہین تو آئندہ
زمانہ مین ہماری دوسری نسلونکے حق مین مفید و کارآمد ہوگا اور بلاشبہ
یہہ قوم کے فخر و مباہات کی وجہ ہے اگر ہم خود اپنے وقت مین
مستفید نہو سکے تو کوئی افسوس کی بات نہین ہے اسوجہ سے کہ

برکتین یہان چہوڑکر ہم اپنی جائین گے بہت
ہم نہونگے پر نصیحت ہم سے پائین گے بہت

حالت ہے اور محنت ومشقت مین اوقات گزاری عمدہ ترین زندگی ہے۔

شاہنشاہ سیورس نے بستر موت پر اپنے سپاہیون سے صرف
یہی وصیت کی کہ تم لوگ ہمیشہ محنت کے عادی رہو۔ اور یہہ محض دائمی محنت کا
سبب تھا کہ سرداران روم نے اپنی قوت وحکومت کو بہت کچھ وسیع کر لیا تھا
پلینی ملک اٹلی کے اندرونی حالات سابق کی نسبت لکھتا ہے کہ
وہانکے بڑے بڑے امرا اور سردار قلبہ رانی کرتے تھے اور یہہ فعل
اوس زمانے مین بہت اچھا سمجھا جاتا تھا لیکن اخیر مین محنت ومشقت کے
کل صیغے غلامونکے سپرد کیے گئے اور اس قسم کے افعال کو لوگ ذلیل و
مذموم خیال کرنے لگے اوسیطرح روم کے وہ لوگ جنکا شمار حکمرانونکے
طبقہ مین کیا جاتا تھا جب عیش وعشرت اور آرام طلبی مین محو ہوگئے تو سلطنت
کی ناگزیر تنزلی کا نشان ظاہر ہونے لگا۔ قدرت کا منشا ہے کہ نہایت ہوشیاری
سے اس امر کی نگہداشت کرنی چاہیئے کہ آرام طلبی کی عادت نہو جائے۔ مسٹر
گرنٹ نے ایک دانشمند سیاح سے سوال کیا "آپنے دنیا مین کسی ایسی چیز
کا بھی تجربہ کیا ہے جسے ہر خاص وعام پسند کرتا ہو تو اوسنے جواب دیا کہ ہان وہ
کاہلی ہے جسے ہر کس وناکس عزیز رکھتا ہے" انسان مین اس امر کی کوشش
کی یہہ قدرتی تحریک ہوتی ہے کہ اوسکو بلا وقت ومحنت فوائد حاصل ہون۔
اور یہہ ایک ایسی عالمگیر خواہش ہے کہ جیمس مل نے اسکی بابت
یہہ تحقیق کی ہے کہ محض انسداد آرام طلبی کی غرض سے ابتدا ہی مین سلطنت کا
ذریعہ قائم کیا گیا۔

آرام طلبی سے جسطرح شخصی نقصان ہوتا ہے اوسیطرح قومی مضرت بھی متصور ہے
کاہلی سے نہ تو دنیا مین کوئی کام ہوا ہے اور نہو گا۔ آرام طلبی سے دنیا مین

خود اوسکا نقصان ہو۔
کسی چیز کے حاصل کرنیکی خواہش کرنی اور پھر اوسکے حصول مین جو دقتین ہوتی ہین اوسکو نہ برداشت کرنا نہایت پست ہمتی ہے۔ اسکو صاف لفظونمین یون سمجھنا چاہیئے کہ کوئی چیز بغیر قیمت کے نہین ملسکتی۔ یہانتک کہ فرصت کا وقت بھی عمدہ طور پر نہین صرف ہوسکتا جب تک کہ وہ کوشش سے حاصل نکیا جاے۔ کیونکہ بغیر محنت کے جو وقت فرصت کا لوگ خیال کرتے ہین وہ مثل ایک ایسی شی کے ہے جسکی قیمت نہین دیگئی۔

فرصت کی قدر اوسیوقت معلوم ہوگی جب محنت کیجائیگی کیونکہ بغیر محنت کے فضول بیٹھے رہنے سے طبیعت گھبرا اوٹھے گی بس ایسی فرصت سے کچھ تفریح نہین ہوسکتی۔ ایسے کاہل دولتمند اور کاہل غریب دونو کی زندگی قابل نفرت ہے جیسے اپنے مشغلے کے واسطے کوئی کام نہین ملتا یا جسے کام ہے لیکن وہ نہین کرتا۔ فرانس مین ایک فقیر کے داہنے بازو پر جسکی عمر چالیس برس کی تھی اور آٹھوین مرتبہ قیدخانہ مین گیا تھا یہ الفاظ لکھے ہوے تھے جسے کاہلون کا مقولہ سمجھنا چاہیئے گذشتہ زمانہ سے مجھے دھوکھا ہوا۔ موجودہ سے تکلیف ہے۔ اور آیندہ سے دہشت ہے۔

محنت ایک ایسا فرض ہے جو ہر طبقہ اور ہر گروہ کے واسطے واجب کیا گیا ہے ہر شخص کو اپنی جداگانہ حالت کے مطابق کام کرنا لازم ہے چاہے وہ امیر ہو یا غریب۔ بلحاظ خاندان اور تعلیم یافتہ ہونے کے ایسا شخص جو دولتمند ہی کیون نہو اپنے اس فرض مین کوشش کرنیکا پابند کیا گیا ہے جسمین وہ خود بھی شریک ہے یعنی عامہ خلائق کے ساتھہ بھلائی کیجاے۔ ایسے شخص کو اپنے ذاتی آرام و آسایش سے جو دوسرونکی بدولت اوسے حاصل ہے

اگرچہ یہہ صحیح ہے کہ اکثر لوگ حد سے زیادہ محنت کرنیکی وجہ سے مرجاتے ہین لیکن اون لوگونکی تعداد زیادہ ہے جنکی موت کاہلی۔ نفس پرستی اور آرام طلبی کی حالت مین ہوتی ہے۔ جو لوگ بےانتہا محنت کرنے سے مرجاتے ہین اوسکی یہہ وجہ ہے کہ وہ باقاعدہ اپنی زندگی بسر کرنی نہین جانتے اور جسمانی صحت کا بالکل نہین خیال کرتے۔

لارڈ ڈربی کا یہہ مقولہ بیشک بہت ٹھیک ہے "کہ کیسا ہی سخت و مشکل کام ہو لیکن جب اصول و قواعد کے مطابق کیا جائیگا تو ممکن نہین کہ اوسے کچھہ ضرر پہونچ سکے"۔ وسعت ایام امتحان زندگی کا کوئی صحیح پیمانہ نہین ہے۔ بلکہ انسان کی زندگی کا اسطرح اندازہ کرنا چاہیئے کہ اوسنے اپنی حیات مین کونسے کام کیئے اور کس قسم کی واقفیت پیدا کی۔ پس دنیا مین سکر جسقدر جس شخص نے زیادہ کام کیئے۔ واقفیت حاصل کی خیالات ظاہر کیئے تو سمجھا چاہیئے کہ حقیقت مین وہ اسیقدر زیادہ زندہ رہا۔ کاہل اور فضول آدمی کی عمر کتنی ہی زیادہ ہو لیکن دراصل وہ بالکل عبث ہے

سینٹ بونیفس جب مملکت برطانیہ مین داخل ہوا تو اوسکے ایک ہاتھہ مین انجیل تھی اور دوسرے مین آلات نجاری تھے اسیطرح جب وہ انگلستان سے جرمنی مین گیا تو وہان بھی اپنے ساتھہ فن عمارت لے گیا۔ لوتھر بھی حصول معیشت کے واسطے اپنی تمام عمر اہل حرفہ کے مجمع مین بیٹھکر باغبانی اور گھڑی سازی کرتا رہا۔

یہہ بات نیپولین کی عادت مین داخل تھی کہ جب وہ کوئی عمدہ دستکاری دیکھتا تو اوسکے موجد کی بہت عزت کرتا۔ کسی موقع پر وہ ایکمرتبہ لیڈی بلکم کے ساتھہ سیر کررہا تھا کہ اتفاقاً اوسطرف سے چند مزدور بوجھا لیئے ہوئے گذرے لیڈی صاحب نے غصہ ہوکر مزدورونکو ڈانٹا کہ اسطرف سے مت جاؤ۔ تب نیپولین

نے کہا کہ انکے بوجھون کی عزت کرنی چاہیئے کیونکہ ان بیچارونکی محنت عام گروہ
کے فائدونپر مشتمل ہے۔ عمدہ مشاغل کی عادت جسطرح مردونکے واسطے باعث
مسرت ہے اوسیطرح عورتون کے لیئے بھی فرحت کا سبب ہے۔ اسکے بغیر
عورتین بے پروائی اور بے شغلی کی خراب حالت مین مبتلا ہو جاتی ہین اور علاوہ
اسکے جسمانی عوارض بھی اونھین گھیر لیتے ہین۔ کیرولاین پرتھیس نے
اپنی کتخدا بیٹی کو بتاکید آگاہ کیا کہ کبھی بے پروائی اور بے خبری نہین
کرنی چاہیئے۔ وہ خود اپنی نسبت کہتی ہے کہ اگرچہ مین تعطیلونمین ایسی
بیکار و فضول رہتی جیسے دن کے وقت الو رہتا ہے لیکن کسی انسان کو ایسا
نہین کرنا چاہیئے۔ اور خاص کر کتخدا لڑکیونمین کم و بیش یہہ عادت ہو جاتی ہے۔
عمدہ ترین آسایش کام کرنے سے حاصل ہوتی ہے لیکن جب شوق و محنت کے
ساتھہ کیا جاے۔ عمدہ مشاغل کی پابندی سے صرف جسمانی راحت نہین
ہوتی بلکہ دماغی فرحت بھی ہوتی ہے۔ کاہل آدمی اپنی زندگی بالکل مجہولانہ طور
پر بسر کرتا ہے اور اپنی خلقت کے بیش بہا جزو کو اگرچہ قطعی طور پر نہین معدوم
کر دیتا لیکن خواب غفلت مین ضایع کر دیتا ہے۔ مستعد آدمی مثل ایک ایسے
منبع کے ہے جسسے مختلف اقسام کے عمدہ مشاغل نکلتے ہین اور جہانتک حد
اختیار مین ہے وہ سب کامونکو کرتا ہے۔ کسی قسم کی معمولی محنت و مشقت بھی
بہ نسبت کاہلی کے بہت اچھی ہے۔ فلر کا بیان ہے کہ سر فرنسیس ڈریک
جو ابتدا ہی مین بحری خدمت پر متعین کیا گیا تھا وہ اپنے افسر کی ماتحتی مین کام
کرنے اور سختیان برداشت کرنے سے نہایت متحمل اور جفاکش ہو گیا۔
اسکلر کہتا ہے کہ روزانہ صنعت و حرفت کے کامونمین مصروف رہنا بھی بہت
مفید خیال کرتا ہون۔

ایک فرنچ مصور کے اس مقولے کی ہزارون تمثیلون سے تصدیق
ہوتی ہے کہ محنت و مشقت اور عمدہ مشاغل سرور و انبساط کے اجزا ہین"
لیبسن کے دوستون نے اوسے ایکمرتبہ ترغیب دی کہ وہ اپنا کام چھوڑکر
چندروز آرام کیے لیکن وہ یہہ کہکر اپنے کام کی طرف متوجہ ہوگیا کہ "کسی شغل
کیوجہ سے بیماری کا برداشت کرنا آسان ہی بہ نسبت اسکے کہ بے شغلی سے بیماری ہوجائے"
سروالٹر اسکاٹ سے زیادہ کوئی شخص عملی محنت کا سمجھنے والا نہین
ہوسکتا کیونکہ وہ خود نہایت محنتی اور جفاکش تھا۔ لاکرٹ کہتا ہے کہ علاوہ
علمی قابلیت کے جن اوصاف سے اسکاٹ متصف تھا یعنی بردباری
مستقل مزاجی اور دماغی قوت سے بس یہہ سب صفتین کسی شاہنشاہ مین بھی
مشکل سے ہوسکتی ہین۔ اسکاٹ کو اسبات کا بھی بہت شوق تھا کہ وہ
محنت کے فوائد جس سے دنیا مین حقیقی خوشیان حاصل ہوتی ہین اپنے بچونکے
ذہن نشین کردے۔ جسوقت اوسکا بیٹا چارلس مدرسہ مین پڑہتا تھا تو
اوسنے مندرجہ ذیل مضمون اوسکو لکھا۔ "مین اسبات کو بہت مبالغہ کے ساتھ
تمہارے دماغ مین نہین متمکن کرنا چاہتا صرف یہی کہتا ہون کہ محنت ایک ایسی چیز
ہے جسکو باریتعالے نے ہماری زندگی کی کل حالتونکے واسطے مقرر کردیا ہے۔
دنیا مین کوئی چیز ایسی نہین ہی کہ جو قابل حصول ہو اور بغیر محنت کے حاصل ہوسکے حتی کہ غذا بھی بغیر کوشش
کے نہین میسر ہوسکتی۔ جسطرح بغیر قلبہ رانی اور تخم ریزی کے کھیت مین غلہ نہین
پیدا ہوسکتا اوسیطرح بلا محنت و مشقت دماغی لیاقت و قابلیت بھی غیر ممکن ہے۔
اگرچہ یہہ ممکن ہے کہ اتفاقات زمانہ سے ایک شخص درخت لگائے اور دوسرا
اوس سے پھل پائے لیکن یہہ ممکن نہین کہ کوئی شخص اپنی محنت سے مستفید نہوسکے
اوسکی غیر محدود اور بے انتہا محنت تحصیل علم کی اوسکے واسطے مفید ہے۔ اس لیئے

میرے پیارے بیٹے محنت کرو اور وقت کی قدر کرو۔ کیونکہ ابتدائے سن مین طبیعت و دماغ
مین کچھ ایسا مادہ ہوتا ہے کہ باسانی اوسمین علم کی گنجایش ہو جاتی ہے۔ پس اگر تم
اپنے موسم بہار کو ضائع کر دوگے یعنی موجودہ سن مین لیاقت نہ پیدا کر لوگے تو
بڑھاپے کے زمانے مین بے عزت و بے وقعت رہوگے۔

اسکاٹ کیطرح **ساودی** بھی محنتی اور جفاکش تھا محنت کی وجہ سے
اوسمین مذہبی پابندیان بھی بہت تھین۔ اوسنے اپنے اونیسوین برس
مندرجہ ذیل عبارت لکھی تھی "میری عمر کا چوتھا حصہ ختم ہو گیا اور افسوس کہ مین نے
کوئی کام نہین کیا" حالانکہ **ساودی** ذرا بھی کاہل نہین تھا یہہ بہت شوقین
طالبعلم تھا۔ **رابرٹسن** مورخ کا قول تھا کہ زندگی بغیر علم کے موت ہے۔ محنت
ایک ایسی چیز ہی جس سے چال چلن بھی درست ہوتا ہے۔ ایسی محنت جسکا کچھ نتیجہ نہو
بہ نسبت کاہلی کے اسوجہ سے اچھی ہے کہ کچھ کام تو ہوتا ہے۔ اس سے قابلیت پیدا
ہوتی ہے اور دوسرے کامونمین کامیابی کی امید ہوتی ہے۔

محنت کی عادت سے کام کرنے کا قاعدہ معلوم ہوتا ہے اور وقت کی پابندی ہوتی
ہے۔ پس جب اسطرحسے عمدہ مشغلونمین وقت صرف کرنیکی عادت ہو جائیگی تو پھر آدمی اپنی
ایک لمحہ کو بھی بے حساب ضائع نہونے دیگا۔ اور جب فرصت کا وقت آئیگا
تب البتہ اوسکی قدر و منزلت معلوم ہوگی۔ **کالمرج** کا یہہ کلام بہت صحیح ہے کہ
اگر کاہل آدمی کی نسبت یہہ کہا جائے کہ وہ وقت کا خون کرتا ہے تو باقاعدہ محنت
کرنیوالے کو یہہ کہنا چاہیئے کہ وہ وقت مین جان ڈالدیتا ہے۔ اور اونکے افعال اسوقت تک
قائم و باقی رہینگے جبکہ خود وقت کا بھی نشان نرہیگا۔

واشنگٹن بھی کام کرنے سے کبھی نہین تھکتا تھا۔ صغر سن سے اوسنے
اپنے مین نہایت کوشش سے محنت کرنے کا مادہ پیدا کر لیا اور باقاعدہ کام مین

مشغول ہونیکا طریقہ حاصل کرلیا تھا۔ اوسکی قلمی کتابون سے جو اب تک موجود ہین یہہ
بات ظاہر ہوتی ہی کہ اوسکو اپنی ابتدائے عمر سے (یعنی جب وہ صرف تیرہ برس کا تھا)
علم کا ایسا شوق تھا کہ وہ اپنی خوشی سے مختلف قسم کے کتابون اور کاغذات کی نقل
کیا کرتا۔ اور جو عادت کہ اوسنے اس زمانہ مین اپنے لیئے قائم کرلی تھی وہ گویا اون
پسندیدہ افعال کی بنیاد تھی جو آگے چلکر اوسنے سلطنت کے کاروبار مین ظاہر کیئے
کوئی مرد ہو یا عورت اگر اسکو کسی بڑے کام کے انصرام مین کامیابی ہو تو فی الحقیقت قابل
قدر ہے۔ اور اس فعل کا شمار اوسی ذیل مین ہے جیسے کوئی دستکار کوشش و جانفشانی
سے عمدہ نقش و نگار کی صنعت دکھلائی۔ یا کوئی مصنف کتاب تصنیف کرے۔ یا
سپاہی کوئی لڑائی فتح کرے۔ جو لوگ کام کرتے ہین وہی طاقتور کہے جاسکتے ہین
کاہل آدمی ہمیشہ کمزور ہوتے ہین۔ جفاکش اور محنتی دنیا مین حکمرانی کرتے ہین۔ کوئی
مدبر ایسا نہین گزرا جسنے بغیر محنت و مشقت کے شہرت و ناموری حاصل کی ہو۔ **لوی**
چہاردہم کا قول ہے کہ صرف محنت کے باعث سے بادشاہ ملک پر حکومت کرسکتا ہے۔
کابڈن نے اپنے ایک دوست کو لکھا کہ مین مثل گھوڑے کے محنت کرتا ہون
اور ایک منٹ بھی ضایع نہین کرتا۔ **لارڈ بروہم** اور **لارڈ پامرسٹن** بھی ایسے
محنتی اور جفاکش تھے کہ کسی وقت کام کرنے سے باز نہین رہتے تھے حتی کہ بڑھاپے
مین بھی زیادہ محنت کرتے تھے کہ شباب کے زمانے مین اوتنی نہین کی۔ اون
لوگون کا قول تھا کہ فرض منصبی ادا کرنا اور ہر وقت کام مین مشغول رہنا ہماری صحت کا باعث ہے
ملکہ الزبتھ کے عہد حکومت مین صرف زبان دان اور علوم کے جاننے والے
نہین تھے بلکہ علاوہ اسکے ایسے لوگ تھے کہ جو کام اور محنت مین اپنا وقت صرف کرتے
تھے۔ **اسپنسر حاکم ایرلنڈ** کا سکرٹری تھا۔ **ریلی** باوجود علم و فضل
اور صاحب ایجاد ہونیکے مثل ایک سپاہی کے تھا اور جہازرانی بھی کرتا تھا۔

سڈنی اگرچہ مدبر اور رموز مملکت کا جاننے والا تھا لیکن سپاہیوں کے مانند جفاکشی کرتا۔ بیکن قبل اسکے کہ لارڈ چینسلر ہو نہایت مستعد اور بیدار مغز مقنن تھا۔ ہوکر اراکین سلطنت سے تھا لیکن مثل جو بان کے [illegible] شکسپیر کی لیاقت و قابلیت سے زمانہ آگاہ ہے۔ لیکن وہ ایک تھیٹر کا مہتمم تھا اور خود بھی اوسمین شریک ہوتا۔ یہہ اون لوگونکا تذکرہ ہے جو علم و فضل مین اپنا نظیر نہین رکھتے تھے اور جنکا ذکر ملکہ الزبتہ کے عہد سلطنت مین تاریخ انگلستان کے واسطے اعزاز و افتخار کا سبب ہے۔

چارلس اول کے عہد حکومت مین کاولی مختلف افسرون اور سردارونکا معتبر و معتمد رہا اور آخر مین ملکہ کا پرایویٹ سکرٹری مقرر ہوا تاکہ چارلس اول اور ملکہ کے درمیان جو رسل رسائل ہو اوسے تحریر کیا کرے۔ اس کام مین کاولی کو اسقدر محنت کرنی پڑتی تھی کہ مدت تک اوسکو تمام دن اسمین مشغول رہنا پڑتا اور اور اکثر راتونکو بھی فرصت نہ ملتی۔ جسوقت مین کہ کاولی ملکہ کے ہان کام کرتا تھا تو ملٹن اوسی زمانہ مین جب کہ کامن ولتھ کا عہد تھا لارڈ پروٹیکٹر کا سکرٹری تھا لیکن ابتدا مین معلمی کا پیشہ کرتا تھا۔ ڈاکٹر جانسن کا قول ہے کہ جسوقت ملٹن مدرسہ مین معلم تھا تو کچھ شبہ نہین ہے کہ نہایت محنت و کوشش سے اپنا فرض پورا کرتا تھا۔

مختلف سلاطین کے وقت مین اکثر علما و فضلا بڑے بڑے عہدون پر مامور تھے۔ جسطرح لاک چارلس دوم کے وقت مین سکرٹری محکمہ تجارت تھا اور ولیم سوم کے زمانہ مین کمشنر اپیل تھا ایڈیسن سکرٹری آف اسٹیٹ تھا۔ اسٹیل کمشنر اسٹامپ۔ پرایر انڈر سکرٹری آف اسٹیٹ اور بعد کو فرانس مین سفیر مقرر ہو گیا تھا۔

گزشتہ زمانہ مین تالیف وتصنیف کا کام اکثر اون لوگون کے قبضہ مین رہتا تھا جو
کوئی پیشہ بھی کرتے تھے۔ گفرڈ اڈیٹر کوارٹرلی جو انشا پردازی کی مشکلات سے
واقف تھا کہتا ہے کہ ایک گھنٹہ مضمون نگاری مین صرف کرنا تمام دن کی کتب بینی سے
بہتر ہے۔ اٹلی مین بھی جو عالم گزرے وہ کوئی نہ کوئی کام ضرور کرتے تھے اور اکثر تجار۔
مدبر۔ مقنن اور سپاہی ہوتے تھے۔ ویلنی جو تاریخ فلورنس کا مصنف ہے ایک سوداگر
تھا۔ ڈینٹی۔ پیٹرارک اور بوکیشیو یہہ سب کچھ نہ کچھ کام کرتے تھے۔
ڈینٹی انتظام مملکت حاصل کرنے کے پہلے عطاری اور دواسازی کرتا تھا۔
گلیلیو۔ گلیوینی اور فیرینی طبابت کرتے تھے۔ ایرسٹو کو جیسی نظم مین
دلچسپی ہوتی تھی ایسی ہی کاروبار مین بھی اوسکا جی لگتا تھا۔ باپ کی موت کے بعد
اوسکو اپنے چھوٹے بھائیون اور بہنون کی پرورش کے واسطے جائداد کا بندوبست کرنا
پڑا جسکو اوسنے نہایت حسن انتظام اور ہوشیاری سے انجام دیا۔ ڈیوک آف فریرا
نے اوسکی یہہ قابلیت دیکھکر روم مین انصرام امور صعب و دشوار کے لئے بھیجا اور بعد
کو کوہستانی اضلاع کا جہان کے لوگ مفسدہ پرداز اور شریر تھے حکمران مقرر کیا اور اوسنے
بھی اپنی لیاقت اور قابلیت سے وہانکی حالت کو عمدگی اور شایستگی کے ساتھ مبدل کردیا
یہانتک کہ ملک کے بدمعاش بھی اوسکی عزت کرنے۔ اتفاقاً اوسکو ایک مرتبہ چند
مجرمون نے پہاڑ کے درمیان گھیرکر قید کرلیا لیکن جب ایرسٹو نے اپنا نام
ان لوگون پر ظاہر کیا تو اوسکو بحفاظت اوس مقام تک پہونچا دیا جہان کہ اوسنے خواہش
کی تھی۔ دوسرے ملکونمین بھی یہی حال ہے کہ لوگ کوئی نہ کوئی پیشہ کرتے ہین۔
ویٹسل جو ایشن آف نیشن کا مصنف ہے اول درجہ کا سوداگر تھا۔
ریبلیس ایک طبیب تھا اور اسکیلر جراحی کرتا تھا۔ کرونٹس۔ لوپیڈی ویگا۔
کالڈریم۔ کمایونس۔ ڈیسکارڈس۔ مایہیٹس۔ لاروپ سکالنڈ۔

نپولین نے کہا کہ اگرچہ میرے پاس ایسے معین و مددگار ہین کہ جو غلطی نہین
کرتے لیکن مجھے ایسے وزیر کی ضرورت ہے جو اعلی درجہ کا تعلیم یافتہ لایق و بیدار مغز
ہو اور چونکہ یہہ سب صفتین آپ مین موجود ہین اسوجہ سے مین آپ کو عہدہ وزارت
کیواسطے منتخب کرتا ہون - ڈیروسنے یہہ سنکر شاہنشاہ کا حکم منظور کرکے عہدہ
وزارت قبول کیا اور اپنے فرائض منصبی کو بیدار مغزی سے انجام دیکر اپنی لیاقت
و قابلیت کا اظہار کیا -

با قاعدہ کام کرنیوالونکو محنت کی ایسی عادت ہوتی ہے کہ اونھین کاہلی بہت ناگوار
ہوتی ہے - اور جب اپنے خاص کام سے فراغت حاصل کر لیتے ہین تو اونھین دوسرے
کام کی تلاش کرنے سے آسایش ہوتی ہے -

محنتی آدمی اپنی اوقات فرصت کا مشغلہ بہت جلد تلاش کر لیتا ہے اور اوسے
ہر وقت فرصت حاصل کر لینے کا اختیار رہتا ہے لیکن برخلاف اسکے کہ جو لوگ
کاہل ہین کسی وقت فرصت نہین رہتی - جارج ہربرٹ کا قول ہے کہ جو وقت کو
استعمال نہین کرتا اوسے کبھی فرصت نہین رہتی لیکن جو لوگ کام کرتے ہین اور
محنت کے عادی ہوتی ہین وہ اپنے فرصت کے گھنٹونمین بہت بڑے بڑے
کام کر لیتے ہین کیونکہ اونکے لیئے کسی کام مین مصروف رہنا بہت اچھا ہے بہ نسبت
اسکے کہ وہ کاہلی اور سستی کی حالت مین پڑے رہین - پس جب محنت کرنیوالے
آدمی کا دماغ اوسکے روزانہ کام سے پریشان ہوجاتا ہے تو اپنی تفریح طبع کیواسطے
کسی دوسرے کام مین مثل طبعیات اور باغبانی وغیرہ کے مصروف ہوتا ہے -
لیکن اس قسم کی تفریح طبع حاصل کرنیوالے وہی لوگ ہین جو وقت کے بہت
بڑے محافظ اور دنیاوی ہوا و ہوس کے مخالف ہوتے ہین -

لارڈ بروہم کے علاوہ اور بہت سے مدبر محنتی اور جفاکش گزرے ہین جو اپنی

ہوجاتے ہین اوسیطرح ماندگی سے جسم مین ضعف ونقاہت طاری ہوجاتی ہے پس
حد سے زیادہ محنت کرنا اور تھک جانا دونو کی نہایت خبرداری سے نگہبانی کرنی چاہیئے۔
کیونکہ حد سے زیادہ دماغی محنت سخت مشکل کام ہے اور یہہ فعل قدرتی طور پر مضر اور مہلک
ہے جو شخص کہ دماغ سے بافراط کام لیتا ہے اوسکے خیالات پریشان خراب ہوجاتے
ہین جسطرح کوئی پہلوان اپنے طاقت سے زیادہ داؤن پیچ مین محنت کرکے اعضا
وجوارح کو کمزور سست اور بیکار کر ڈالے۔

(مترجم) فی الحقیقت بغیر محنت وکوشش تو دنیا مین کوئی کام نہین ملتا ہے اور نہ
عزت وشہرت حاصل ہوسکتی ہے۔ قدرت کا منشا ہے کہ انسان دنیا مین رہکر محنت
ومشقت کرے۔ اپنے آرام وآسایش اور ناموری کے اسباب مہیا کرے لیکن
اسکے حصول مین اوسوقت تک کامیابی بالکل غیر ممکن ہے جب تک کوشش و
جانفشانی نہ کیجاے۔ محنت کے بعد اوسکا ثمرہ ملتا ہے تکلیف کے بعد
راحت کا مزہ معلوم ہوتا ہے۔ دنیا مین جن لوگون نے شہرت حاصل کی ہے
اونکی سوانح عمری سے ظاہر ہوتا ہے کہ اونھین بڑی بڑی مشکلون کا سامنا کرنا
پڑا ہے محنت اور جان کھپی کے بعد یہہ نعمت حاصل ہوئی ہے۔ پس دنیا
مین جن لوگونکو یہہ شوق ہے کہ عزت وناموری حاصل کرین تو جس قاعدہ طریقہ سے یہہ
ممکن الحصول ہے اوس سے گریز نکرین یعنی کاہل اور بیکار نہ بیٹھے رہین بلکہ محنت
وکوشش کی پابندی اپنے اوپر لازم وفرض سمجھین۔

نامی کوئی بغیر مشقت نہین ہوا
سو بار جب عقیق کٹا تب نگین ہوا

پانچوان باب

دلیری

دنیا مین وہ مرد و عورت نہایت قابل قدر و منزلت ہین جو دلیر ہین۔ اس جگہہ لفظ دلیر سے وہ لوگ نہین مراد ہین جو اپنی جسمانی طاقت مین بیل دمان کا مقابلہ کرتے ہین بلکہ اون اشخاص سے مطلب ہے جو باستقلال کسی کام مین کوشش و محنت کرتے ہین۔ راستبازی اور انجام فرائض مین جرات و ہمت کے ساتھہ متحمل و ثابت قدم رہتے ہین۔ بس یہہ دلیری زیادہ تر قابل وقعت ہے بہ نسبت اوس عزت کے جو جسمانی شجاعت کے ذریعہ سے حاصل کیجاے۔

یہہ اخلاقی دلیری ہے جس سے مرد و عورت کے اعلی مرتبہ کی شناخت ہوتی ہے۔ یعنی انجام فرائض۔ راستبازی منصف مزاجی۔ ایمانداری۔ وغیرہ اختیار کرنیکی ہمت اور ترک حرص و طمع کی جرات۔ اگر کوئی مرد و عورت ان اوصاف سے مبرا ہو تو اوسپر یہہ اطمینان نہین کیاجاسکتا کہ اوسمین کسی دوسرے قسم کی عمدگی بھی ہو۔

تواریخ سے ثابت ہے کہ مصائب و مشکلات کو جھیلکر ہماری قومی عروج کے وہی لوگ باعث ہین جو دلیر و جانباز۔ عالی حوصلہ صاحب ایجاد۔ وطن دوست اور دنیاوی امور مین بڑے جفاکش تھے۔ کسی قسم کا اصول یا کوئی فعل راستی ایسا نہین ہوا ہے جو عامہ خلائق کو تسلیم کراجاے اور اسکا بانی مورد جور و ستم اور الزام و اتہام نہو۔

بہتر برس کی عمر مین بمقام اتھنس سقراط اسوجہ سے مجرم قرار پایا کہ اور زہر کا پیالہ پینے کا حکم دیا گیا اوسکے اعلی و عمدہ تعلیم کی بہت اشاعت ہوگئی جو اوس زمانہ کے تعصب ہٹ دھرمی کے تیرہ و تار حالت سے بالکل مخالف تھے۔ سقراط کے اوپر یہہ الزام قائم کیا گیا کہ

یہ سنکر مور نے خیال کیا کہ اوسکی موجودگی کچھ باعث اطمینان نہین ہوسکتی اور اوسکی گفتگو کا
کچھ فائدہ نہین ہے - لہذا نہایت التفاتیت سے صرف یہہ کہکر رخصت کر دیا کہ جسقدر
میرا سکان بہشت سے نزدیک اوسیقدر یہہ مقام بھی جنت سے قریب ہے لیکن
برخلاف اسکے مور کی بیٹی مارگرٹ روپر کو ترغیب دیتی رہی کہ وہ اپنے اصول پر
مضبوطی سے قائم رہے اور نہایت سعادتمندی سے حالت قیدمین وہ اپنے باپ
کی خدمتگزاری کرتی رہی - باوجودیکہ اوسکے پاس وہان نہ تو قلم تھا نہ دوات تھی لیکن
اوسنے کوئلے سے اپنی بیٹی کو ایک خط مین لکھا در مین نہین بیان کرسکتا کہ مجھے تمھاری
دلچسپ تحریر سے کسقدر خوشی حاصل ہوئی" مور کو راستبازی مین شہید
ہوا چونکہ وہ اپنے قول مین صادق تھا اسوجہ سے جھوٹا حلف اوٹھانا پسند نکیا اور
اپنی موت گوارا کی - جب مور کا سر تن سے جدا کیا گیا تو اوس زمانہ کے وحشیانہ
حرکت کے موافق لنڈن برج پر لٹکا دیا گیا لیکن اوسکی بیٹی نے جرات
کرکے اوسے مانگ لیا اور یہہ وصیت کی کہ مرنیکے بعد یہہ سر میری قبر مین دفن کردیا جاے

مارٹن لوتھر بھی اپنے ایجاد مذہب کیوجہ سے بلایا نہین گیا تھا
لیکن اوسکی جان اوسیوقت سے معرض ہلاکت مین پڑ گئی جب سے کہ
اوسنے اپنے کو پوپ کا مخالف ظاہر کیا - چنانچہ جب بادشاہ نے لوتھر کو
اسواسطے طلب کیا کہ وہ اپنے کفر کی بابت جوابدہی کرے تو اوسنے تنہا جانے کا
قصد کیا - لیکن اوسکے دوستون نے کہا کہ اگر بادشاہ کے سامنے حاضر
ہو جاؤ گے تو یقین ہے قتل کئے جاؤ گے - پس مناسب ہے کہ بھاگ
جاؤ - لیکن اوسنے کہا کہ نہین مین جاؤنگا اور سمجھاؤنگا گو وہان بیشمار شیاطین
کا مجمع کیون نہو -

دلیر اور عزت دار آدمی کبھی موت سے نہین ڈرتا چنانچہ ارل آف سٹیفرڈ

لوگ کہ مشکلات پر فتحیابی حاصل کرتے ہین اونھین واقفیت رہتی ہے کہ
وہ کامیاب ہونگے۔ اونکے تیقن سے دوسرونکو بھی یقین ہوتا ہے۔
سیزر ایکبر تبہ جہاز پر سوار تھا کہ اتفاقاً طوفان آیا ناخدا یہہ حالت دیکھکر سخت پریشان ہوا
تب سیزر نے اوس سے کہا کہ کوئی خوف کی جگہہ نہین ہے میرا جہاز نہین تباہ
ہوسکتا کیونکہ اوسمین سیزر ہے۔ دلیر آدمیونکی جرات متعدی ہے جسے دیکھکر
دوسرونکو بھی حوصلہ ہوتا ہے۔
مستقل آدمی کو کبھی کسی کام مین شکست نہین ہوتی۔ ڈائگنس ایکبرتبہ
اینٹستنس کے پاس گیا تاکہ اوسکا شاگرد ہو لیکن اوسنے انکار کیا۔
ڈائگنس پھر بھی اپنے ارادہ سے باز نرہا تب اینٹستنس نے اپنا ڈنڈا اوٹھاکر
دھمکایا اور کہا کہ اگر تو اب بھی یہان سے نہ چلا جائیگا تو مین تجھے مار دونگا۔
ڈائگنس نے جواب دیا کہ آپ بخوشی شوق سے مارین لیکن آپکو کوئی ایسا
آلہ نملیگا کہ آپ اوس سے میری ثابت قدمی اور استقلال کو زائل کرسکین۔ یہہ
سنکر اینٹستنس نے مجبوری اوسے اپنی شاگردی مین قبول کیا۔ مستقل مزاجی
کے ساتھہ اگر انسان مین کچھہ دانش بھی ہو تو زیادہ مفید ہے بہ نسبت اسکے کہ صرف
ذہانت ہو۔ مستقل مزاجی چال چلن کے واسطے ایک تجربکی قوت ہے اور اگر ادراک
اور تحمل بھی اسمین شامل ہو تو کاروبار زندگی مین فائدہ کے ساتھہ مصروف ہونیکی انسان
کو بڑی قابلیت ہوجاتی ہے۔ مستقل مزاجی کیساتھہ [illegible] کرنیوالے اوسط درجہ کے
آدمیونکی ذات سے بہت بڑے بڑے امور ظہور پذیر ہوتے ہین کیونکہ دنیا مین
جن لوگون نے بہت مضبوطی سے حکومت کی ہے وہ ایسے ذہین نہین تھے
جسقدر یہ ہین کہ وہ مستقل مزاج محنتی اور ثابت قدم۔ جن لوگونمین یہہ اوصاف تھے
اونکے نام ذیل مین لکھے جاتے ہین محمد لوتھر نا ... کالون۔

لا یلا۔ اور وسیلی۔

دلیری کے ساتھ اگر مستقل مزاجی اور ثابت قدمی بھی ہو تو بڑی بڑی مشکلات مین کامیابی ہو سکتی ہے جو بادے النظر مین غیر ممکن معلوم ہوتی ہین۔ اس سے کوشش کی جرات و رغبت ہوتی ہے اور یہہ پس پا نہین ہونے دیتی۔ استقلال کے ساتھہ باقاعدہ جو کام علے الاتصال کیا جاے تو چاہے کیسا ہی حقیر آدمی کیون نکرے ممکن نہین کہ اوسکا صلہ نہ ملے۔ لیکن کسی دوسرے کی اعانت پر بھروسا کرنا بالکل فضول ہے۔ **میکائیل** کے مربی نے جب انتقال کیا تو اوسنے کہا کہ میرے خیال مین دنیا کی امیدین بالکل فانی اور ناپائدار ہین بس کسیکے کام آنا اور فائدہ پہنچانا ہی ایک عمدہ وسیلہ ہے۔

دلیری سے رحمدلی کسیطرح علیحدہ نہین ہے کیونکہ اسی رحمدلی اور ترقی کیوجہ سے اکثر لوگ مشہور ہوتے ہین جنہون نے بہت بڑے بڑے دلیرانہ کام کیئے ہین۔ **سر چارلس نیپیر** نے شکار کھیلنا اسوجہ سے ترک کر دیا کہ وہ بیزبانونکی اذیت رسانی گوارا نکر سکا۔ اسی قسم کی رحمدلی اور نرمی **سر ولیم نیپیر** اور **سر جیمس اوٹرم** مین بھی تھی شاہزادہ **اڈورڈ** نے جب جنگ پائیٹرس فتح کی اور **شاہ فرانس** کو معہ اوسکے بیٹے کے قید کر لیا تو شام کو ان دونونکی دعوت کی اور جب تک **شاہ فرانس** معہ اپنے بیٹے کے نہ آیا اوس وقت تک شاہزادہ میز پر کھانیکا منتظر رہا جسطرح شاہزادہ کی شجاعت نے انکے اجسام پر قبضہ کر لیا تھا اوسیطرح اس برتاوسے شاہزادہ کے دلیرانہ اخلاق نے انکے دلون پر بھی قابو حاصل کر لیا۔ **اڈورڈ** اپنے زمانہ مین ایک سچا بہادر اور جرات و دلیری کا عمدہ نمونہ تھا۔

یہہ صفت دلیر آدمیونمین ہوتی ہے کہ وہ فیاض ہوتے ہین یا یہہ کہنا چاہیئے کہ اونکی طبیعت مین قدرتی طور پر فیاضی ہوتی ہے۔

برتاؤ کرتا ہے۔ اوسے معلوم ہے کہ عروج کیونکر ہوتا ہے اور ادبار کس وجہ سے آتا ہے۔ وہ نہ تو کامیابی سے محظوظ ہوتا ہے اور نہ ناکامی سے مغموم۔ نہ وہ خطرات سے ڈرتا ہے اور نہ اوسکی تلاش کرتا ہے کیونکہ کوئی چیز ایسی نہین ہے جسکی اوسے کچھ پرواہ ہو۔ وہ اگرچہ ذرا کم گو اور خاموش ہوتا ہے لیکن جب موقع آتا ہے تو وہ نہایت توضیح کے ساتھ بلا تکلف اپنے خیالات ظاہر کرتا ہے وہ اس وجہ سے قابل تعریف ہے کہ کوئی چیز اوسکے نزدیک مشکل نہین ہے وہ اپنے یا کسی دوسرے کی نسبت کچھ بحث نہین کرتا کیونکہ نہ اوسے یہہ پسند ہے کہ کوئی اوسکی تعریف کرے اور نہ یہہ خواہش ہے کہ اوسکے سامنے کسی کی توہین کی جاے۔ وہ نہ تو چھوٹی چھوٹی چیزونکا کچھ خیال کرتا ہے اور نہ مدد کے لئے دوسرونسے ملتجی ہوتا ہے۔

لیکن برخلاف اسکے کمینہ خصلت لوگ مذموم افعال کو پسند کرتے ہین۔ اونمین دلیری۔ فیاضی۔ غیرت کچھ بہی نہین ہوتی وہ عاجزون اور بیکسون پر قابو حاصل کرنے کے واسطے موجود رہتے ہین تاکہ خود صاحب اختیار ہوجاوین۔ جس نیت سے کہ کوئی کام کیا جاتا ہے اوسکا اوسیطرح پر اثر ہوتا ہے پس جو کام فیاضانہ طبیعت سے عمل مین آئیگا وہ بہت شکرگزاری کے ساتھ قبول کیا جائیگا اور جو فعل کہ کراہیت کے ساتھہ کیا جائیگا گو فی الحقیقت وہ سخت و زبون نہو لیکن بہت ناگوار ہوگا۔ جب **سیمن جانسن** افلاس کی حالت مین بیمار ہوا تو بادشاہ نے ایک قلیل المقدار رقم بطور انعام کے اوسکے پاس بہیجی۔ شاعر چونکہ صاف گو اور غیور تہا اوس نے کہلا بہیجا اور اوس عطیہ کو واپس کردیا کہ بادشاہ نے مجھے مفلس سمجھکر یہہ رقم بہیجی ہے حالانکہ خود اوسکی روح نہایت ذلیل ہے۔ جو کچھ کہ اس بحث مین ہم بیان کرچکے ہین

کرلیا - وہ بہر مہ تہوڑی دیر تک اوسکے سامنے کہڑی رہی - جب سارہ مارٹن،
نے اپنے آنیکی وجہ بیان کی تو مقید عورت پہوٹ پہوٹ کر رونے لگی اور اوسکی شکر
گزاری کی - یہ حالت دیکہکر سارہ مارٹن کی نظرونمین اوسکی آیندہ زندگی کی تصویر
پہر گئی اور جب اوسکو اپنے کامونسے فرصت ملتی تو قیدخانہ مین آکر اوس عورت کا
ہمدردی مین شریک ہوکر اوسمین اپنا غم غلط کرتی - وہ قیدخانہ مین آکر قیدیونکو دینی تعلیم دیتی
اور پڑہنا لکہنا سکہاتی - اتوار کے علاوہ ایکدن اور بہی اس کام مین صرف کرتی
اور اپنے اوپر خدا کی مہربانی سمجہتی - وہ اوس عورت کو سینا پرونا سکہلاتی اور محنت کرنیکی
تعلیم دیتی اور دوسرے قیدیونکو بہی ٹوپی قمیض بنانا سکہاتی تاکہ وہ کاہلی سے بازرہین
قیدخانہ مین مصروف ہونیکی وجہ سے سارہ مارٹن کے اصلی پیشیہ مین بہت
کچہہ تنزلی ہوگئی اور تب اوسکے دلمین یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر وہ پہر اپنے پیشیہ کیطرف
متوجہ ہوتی ہے تو قیدخانہ کا کام بالکل بند ہو جایگا - بہرکیف اوس نے یہ فیصلہ
کیا کہ چہہ یا سات گہنٹے روز قیدیونکی تعلیم مین محنت کرتی - جب یارماوتہہ کے مجسٹریٹ
کو اوسکا حال معلوم ہوا تو بارہ پاونڈ سالانہ اوسکی تنخواہ مقرر کردی گئی - تین برس سے
زیادہ اس پاکیزہ نفس عورت نے اپنے اس نیک کام کو انجام دیا اور جب پیرانہ سالی
کے زمانہ مین اوسے ضعف و عوارض نے گہیر لیا تو وہ اپنے اس مشغلہ کو چہوڑکر
دماغی محنت کی طرف مصروف ہوئی یعنی شاعری کی طرف توجہ کی جسکی مشق اوس نے
پہلے سے اپنے فرصت کے وقت مین کر رکہی تہی - اسکی سوانح عمری سے
یہہ نتیجہ مستخرج ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ سچی دلیری - ثابت قدمی - فیاضی اور
دانشمندی کی تمثیل تہی -

لو شفیق حکمران کہتے ہین اور بیجا طور پر کام کرنے والے کو ظالم مرتکب کہتے ہین - پس ان سے
دو حالتین پیدا ہو سکتی ہین یا تو بھلائی کی طرف توجہ ہوگی یا برائی کی جانب ترغیب ہوگی -
اخلاقی تعلیم کی ابتدائی اور بہترین تعلیم گاہ جیسا کہ اس کتاب کے دوسرے باب مین بیان
کیا گیا گہر ہے اسکے بعد اسکول ہے اور تب کاروبار زندگی کی جگہہ دنیا ہے - اسمین سے
ہر ایک جگہہ ایک دوسرے کی تمہید ہے اور ہر مرد و عورت کی حالت اوسکے مطابق واقع
ہوتی ہے جسطرح وہ ابتدا مین بنیاد قایم کرے - پس جس شخص نے گہر اور مدرسہ کی تعلیم
سے فائدہ نہین حاصل کیا اور جاہل - غیر تعلیم یافتہ و غیر مہذب رہا تو یہہ اوسکی بدقسمتی ہے
اور خاصکر اوس سوسائٹی کی بدنصیبی ہے جسمین وہ شامل ہوتا ہے - اگرچہ طرز معاشرت
اور تقلید سے اخلاقی چال چلن پر اثر ہوتا ہے لیکن سرشت اور جسمانی محنت پر بھی اسکا بہت
کچھہ انحصار ہے تاہم ہر شخص مین یہ قوت ہے کہ وہ اپنی دایمی خود اختیاری سے اوسے
باقاعدہ درست و مرتب کرے - چنانچہ ڈاکٹر **جانسن** کا قول ہے کہ آدمی کا اچھا یا برا
ہونا اوسی کی خواہش پر منحصر ہے - ہمکو اختیار ہے کہ چاہے ہم اس مین صبر استقلال
پیدا کرین یا حسد و ناشکری کے عادی ہو جائین -

اگر انسان مین خود اختیاری کی صفت نہین ہے تو اوسمین استقلال بھی نہین ہو سکتا
اور نہ اوسکو اپنے اوپر قابو ہو سکتا ہے اور نہ دوسرونکے واسطے کوئی بندوبست کر سکتا ہے
ایک مرتبہ پارلیمنٹ مین اس امر کی بحث پیش ہوئی کہ وزیر اعظم مین کونسی صفت ہونی
بہت ضروری ہے لوگون نے اپنے مختلف خیالات ظاہر کئے کسی نے کہا علم ہونا چاہیے
کسی نے کہا کہ جفاکشی ہونی چاہیے لیکن **پٹ** نے کہا کہ نہین صبر و استقلال کی ضرورت
ہے جسکے معنی خود اختیاری کے ہین اور وہ خود بھی اس صفت مین سب پر فایق تھا
- اوسکا دوست **جارج روز** بیان کرتا ہے کہ مین نے **پٹ** کو کبھی غصہ مین
نہین دیکھا - یہ خود اختیاری اور استقلال کا سبب ہے جس سے چال چلن مین سچی جرات

پیدا ہو جاتی ہے۔ اس صفت مین **ہمپڈن** ایسا کامل تہا کہ مخالفین معاملات ملکی بہی اوسکے معترف رہتے تہے۔ **سر فلپ واروک** جو اوسکا مخالف تہا بیان کرتا ہے کہ ہملوگ ایک دوسرے کو مار ڈالتے اگر **مسٹر ہمپڈن** سا قابل اور حلیم مزاج آدمی اپنی گفتگو سے ہمکو باز نرکہتا۔ سخت مزاجی کے لئے یہ ضرورت نہین ہے کہ اسکو ہمیشہ خراب کہا جاے لیکن اس قسم کا مزاج اوسی وقت مین قابل پسند ہو سکتا ہے جب آدمی مین اپنی طبیعت پر اختیار اور قابو رکہنے کی صفت ہو۔

سخت مزاجی سے مراد ایک قسم کی برانگیختگی ہے پس اگر طبیعت پر اختیار و قابو نہین ہے تو تلون مزاجی اور غیظ و غضب اس سے ظاہر ہوتا ہے لیکن جب طبیعت شایستہ اور اپنے حکم کی مطیع ہے تو اس سے قوت تاثیری اور بہت سے فواید پیدا ہوتے ہین۔ تاریخ مین بڑے بڑے لوگ اکثر اسی قسم کے دیکہے گئے ہین لیکن ساتہی اسکے اونمین یہ قوت بہی بالاستقلال تہی کہ وہ اپنی خواہشات کو اصول و قاعدہ کا پابند کر سکتے تہے۔

ارل آف اسٹیفرڈ مغلوب الغیط و غضبناک آدمی تہا اور اوسکو اپنے مزاج کے درست کرنے مین سخت کشاکشی واقع ہوتی تہی۔ جب **سکرٹری کوک** نے اوسکو اس عیب سے آگاہ کیا اور باز رہنے کی نصیحت کی تو اوسنے مندرجہ ذیل مضمون لکہا "آپ نے مجکو حلیم مزاج ہونیکا عمدہ سبق تبلایا۔ فی الحقیقت میری موجودہ حالت مجہے جوش و خروش کی تحریک دیتی ہے لیکن مین یقین کرتا ہون کہ جسقدر میرا تجربہ بڑہتا جائیگا اوسیقدر اس عیب مین زوال ہوتا جائیگا اور طبیعت پر دوامی نگرانی سے یہ بات جاتی رہیگی"۔

کرامول بہی ابتدائی زمانہ مین نہایت خود پسند اور سخت مزاج تہا اور اپنے شہر مین خودرائی کی وجہ سے بدنام تہا لیکن مذہبی خیال نے یکایک اوسکی حالت مین ایک غیر معمولی تغیر پیدا کر دیا جس سے اوسکے مزاج مین ایسی اصلاح ہوگئی کہ اپنی آیندہ زندگی مین اوسنے بیس برس تک انگلستان مین حکومت کی۔ خاندان لنسو کے شاہزادے

اس صفت مین مشہور تہے کہ اونکے مزاج مین خود اختیاری اور استقلال کا مادہ تہا۔

ولیم اسوجہ سے ساکت نہین مشہور تہا کہ وہ فی الحقیقت سکوت پسند تہا بلکہ وہ تو نہایت مقرر اور فصیح البیان آدمی تہا لیکن ایسے ہی موقع پر کہ جہان خوش بیانی کی ضرورت ہوتی۔ وہ اپنی راے ایسے موقع پر نہین ظاہر کرتا تہا جہان اوسکی تقریر سے ملک کی آزادی مین ضرر و نقصان پہونچنے کا گمان ہوتا۔ اوسکے مزاج مین ایسی شائستگی اور بردباری تہی کہ اوسکے دشمن اوسے کم ہمت و بودا کہا کرتے لیکن ضرورت کے وقت وہ ایسا جری ہوجاتا تہا کہ کوئی اوسکا مقابلہ نکر سکتا۔

واشنگٹن کا ذکر بوجہ اوسکی راستبازی۔ دلیری اور ذاتی قابلیت کے تاریخ مین بڑی عزت سے کیا جاتا ہے۔ مشکلات اور خطرات مین بہی اوسکو اپنی طبیعت پر ایسا اختیار رہتا تہا کہ جو لوگ اوس سے ناآشنا تہے اونہین بہی معلوم ہوجاتا تہا کہ اس شخص مین فلسفی حلم اور بردباری ہے۔ اگرچہ **واشنگٹن** پیدایشی تیز مزاج تہا لیکن ہمیشہ مزاج کی تعلیم و تربیت کرنے سے یہ نتیجہ ہوا کہ اوسمین ترقی شائستگی خوش خلقی۔ ہمدردی کی صفتین پیدا ہوگئین۔ اوسکی سوانح عمری لکہنے والا بیان کرتا ہے کہ گو بعض اوقات اوسکا طیش ظاہر ہوجاتا تہا لیکن وہ فوراً اوسوقت روکتا اور خود اختیاری کی اوسمین ایسی بیش بہا صفت تہی کہ جو مشکل سے کسی دوسرے کو حاصل ہوسکتی ہے۔

ڈیوک آف ولنگٹن بہی **نیپولین** کی طرح مغلوب الغیظ آدمی تہا لیکن اوس نے اپنی طبیعت کو خود اختیاری کا ایسا محکوم کیا کہ ہر عیب اوسمین سے رفع ہوگیا۔ اور وہ حلیم و مستقل مزاج ہوگیا۔

ورڈسورتہ شاعر لڑکپن مین تنک مزاج۔ تند خو۔ اور غصہ ور تہا لیکن جب زمانہ کے گرم و سرد کا تجربہ ہوا تو اوسکے مزاج مین خود اختیاری کی ایسی صفت پیدا ہوگئی

کہ جسطرح وہ لڑکپن مین کسی کی نصیحت نہ قبول کرتا اوسیطرح آیندہ زمانہ مین اپنے دشمنون کے اعتراضات کی بہی کچھ پرواہ نکرتا۔

ہنری مارٹن بہی لڑکپن مین نہایت سرکش و ضدی تہا لیکن اوسنے خواہشات نفسانی کو اپنا ایسا مطیع کیا کہ وہ سلیم الطبع اور مستقل مزاج آدمی ہوگیا جسکی اوسے بے انتہا خواہش و تمنا تہی۔

جسطرح افعال پر اختیار رکہنا عمدہ صفت ہے اوسیطرح اقوال پر بہی قابو رکہنا ایک وصف ہے الفاظی سزا زیادہ موثر ہوتی ہے بہ نسبت جسمانی کے کیونکہ بعض اوقات باتین نشتر کا کام کرتی ہین **مسس بر یمیر** کا قول ہے کہ خدا الفاظی تکلیف سے محفوظ رکہے کیونکہ اسکا زخم تلوار و خنجر کے زخم سے زیادہ تر جانگزا ہوتا ہے۔

چال چلن کا حال بہ نسبت کسی دوسرے امر کے زبان کے اختیار سے بخوبی معلوم ہوجاتا ہے عقلمند و متحمل آدمی کبہی سخت اور نا ملایم الفاظ اپنے زبان سے نہین نکالیگا اور برعکس اسکے بیوقوف آدمی بیدہڑک جو منہہ مین آئیگا بک دیگا **سالومن** کا قول ہے کہ عقلمند کا منہہ اوسکے دل مین ہے اور بیوقوف کا دل اوسکے منہہ مین ہے۔ اکثر ایسے لوگ ہین جو بیوقوف نہین ہے لیکن وہ بیدہڑک کہہ بیٹھتے ہین اور گزرتے ہین اور اسکی یہہ وجہ ہے کہ اونمین صبر و تحمل بالکل نہین ہے۔

مسامن کا بیان ہے کہ صرف فقرات کے ہیرپہیر سے بہت کچھ تغیر و تبدل ہوجاتا ہے۔ پس اگرچہ کوئی مضمون ہوشیاری کا کیون نہو لیکن جب وہ سختی و درشتی پر محمول ہو تو گو اوس سے باز رہنا مشکل ہے لیکن یہ بہت مناسب ہے کہ اوسکی اشاعت صرف ووات ہی کے دور مین محدود رہ جاوے۔ ایک مثل ہے قلم کی جراحت ناخن شیر کے زخم سے زیادہ تر تکلیف دہ ہے۔

کارلایل۔ الورکرامول کا مقولہ بیان کرتا ہے کہ جو شخص اپنے

خیال کو اپنے دماغ مین نہین رکھ سکتا اوس سے کبھی یہہ امید نہین کیجاسکتی
کہ وہ کوئی بڑا کام کر سکیگا ۔ ولیم کی نسبت اوسکا ایک بہت بڑا دشمن
بیان کرتا ہے کہ اوسکے زبان پر کبھی اشکبرانہ اور غیر مہذبانہ الفاظ نہین جاری ہوے
اکثر تجربہ کارون سے یہہ مقولہ سنا گیا ہے کہ اونھون نے بات کہکر افسوس
کیا ہے لیکن یہہ کبھی نہین سنا گیا کہ کسی نے بات نکہی ہو اور پچھتانا پڑا ہو ۔
فیثاغورث کا قول ہے کہ خاموش رہو یا ایسی بات کہو جو خاموشی سے بہتر ہو اور
جارج ہربرٹ کہتا ہے کہ لیاقت سے بات کرنی چاہیئے ورنہ عقلمندی
یہی ہے کہ سکوت اختیار کیجاوے ۔ سینٹ فرینسس ڈی سیلس کا قول
ہے کہ فتنہ انگیز راستی کے بیان کرنے سے خاموشی بدرجہا بہتر ہے ۔
ڈی ہین جو سولھوین صدین مین اسپین کا مشہور و معروف شاعر
گزرا ہے اوسکی خود اختیاری کی تمثیل جو بیان کیجاتی ہے قابل یادگار ہے
کہ کتاب مقدس کے ترجمہ کرنیکے عوض مین وہ برسون اس سختی سے قید رہا کہ علاوہ
تنہائی کے اوسے روشنی بھی نہ دیجاتی تھی ۔ لیکن جب رہائی کے بعد وہ پھر
اپنے پروفیسری کے کام پر گیا تو ایک انبوہ کثیر اوسکا پہلا لیکچر سننے کیواسطے
اس امید پر جمع ہوا کہ وہ اپنی قید کا حال بیان کریگا لیکن نہ تو اوسنے اپنے معتوب
ہونیکا کسی پر الزام لگایا نہ مطلقاً اپنے قید کا ذکر کیا ۔ اوسنے اپنے دستور کے
مطابق پھر وہی لیکچر شروع کیا جو بدنصیبی سے پانچ برس بیشتر مسدود ہو گیا تھا
بعض مواقع ایسے ہوتے ہین کہ جہان پر غصہ کا اظہار صرف جایز ہی نہین
بلکہ ضروری ہے ۔ جیسے کذب ۔ بیرحمی و خود غرضی کی حالت مین ایک
پاکیزہ نفس آدمی کو ایسے موقع پر بھی کہ جہان اوسے بولنے کا کوئی حق نہین
ہے مذموم و قبیح حرکات دیکھکر قدرتی طور پر طیش آجاتا ہے ۔ برہمی

مرتے دم تک اپنی عزت و آبرو قائم رکھی۔

اوسی عسرت و تنگدستی کی حالت مین سر والٹر اسکاٹ نے چند کتابین تصنیف
کین جسکی قیمت سے اوسنے اپنا کل قرض ادا کیا۔ وہ کہتا ہے کہ مین پہلے کبھی اس
آرام سے نہین ہوا جیسا کہ اب مین آسایش سے بسر کرتا ہون کیونکہ جن لوگون کا
مین قرضدار تھا اونکا باقی مین بیباق کر چکا اور اونکے شکریہ کے خطوط میرے
پاس آ گئے اور علاوہ برین اس خیال سے مجھے زیادہ تر راحت ہے کہ مین نے اپنا
قرض عزت و ایمانداری سے پورا کیا میرے سامنے ایک طول طویل اور باریک راہ
ہے لیکن اوسپر قدم جما کر چلنے سے سچی شہرت حاصل ہوتی ہے۔ پس جیسا کہ
مجھے گمان ہے اگر مین نے تکلیف کی حالت مین دنیا سے کوچ کیا تو ایسی موت
میرے عزت کا سبب ہے۔ اور اگر مین اپنے کام کو پورا کرتا رہونگا تو جس سے
مجھے تعلق ہے وہ میرا شکر گزار ہوگا اور میرا کانشنس خود میری تعریف کریگا۔ چنانچہ
کتابونکی تصنیف و تالیف مین اوسنے اسقدر محنت کی کہ اوسے فالج ہو گیا اور
اس مرض سے نجات پانیکا کیا ذکر ہے ابھی اوسے ہاتھ مین قلم پکڑنے کی بھی پوری
طاقت نہین حاصل ہوئی تھی کہ وہ اپنے لکھنے کی میز پر جا بیٹھا اور تصنیف
و تالیف کے کام مین مشغول ہو گیا۔ اوسکا معالج فضول اوسکو محنت کرنے سے
منع کرتا رہا کیونکہ وہ کبھی محنت سے باز نہین رہا اور اپنے طبیب ڈاکٹر
ابر کیمبی سے کہا کہ جسطرح کسی ظرف کو آتشدان پر رکھکر یہ کہنا فضول و عبث ہے
کہ گرم مت ہو اوسیطرح مجھے محنت سے باز رکھنے کی کوشش کرنی بالکل بیفائدہ
ہے کیونکہ بے شغل رہنے سے مین پاگل ہو جاؤنگا۔ ان مستقل کوششون کے
نتیجہ سے جو کچھ اوسکو فائدہ ہوا اوسنے اپنے قرضخواہونکو دیدیا اور خیال کیا کہ تھوڑے
دنونکی محنت کے بعد مین بالکل آزاد ہو جاؤنگا۔ اس خیال کے بعد وہ پھر

ایک قوی الفعل دوا ڈیوک کے کان مین ڈالی جسکی وجہ سے نہایت تکلیف
گوارا کرنی پڑی لیکن چونکہ ڈیوک ایک متحمل مزاج آدمی تھا اوسنے اس تکلیف کو
برداشت کیا۔ اتفاقاً اوسکے ذاتی طبیب نے دیکھا کہ ڈیوک کا چہرہ سرخ ہے اور آنکھین
پر آشوب ہو رہی ہین تو اوسنے اجازت لیکر ڈیوک کا کان دیکھا کہ اوس مین ایک
شعلہ مشتعل ہے اور اگر سریع التاثیر دوا دینے سے وہ شعلہ فسردہ کیا جاتا تو قریب تھا کہ
ڈیوک کا دماغ پاش پاش ہوجاتا جب ڈاکٹر کو یہہ معلوم ہوا تو وہ معذرت کے
واسطے حاضر ہوا لیکن ڈیوک نے کہا کہ معافی کی کوئی بات نہین ہے کیونکہ تمنے
میرے فائدہ کی غرض سے یہہ علاج کیا تھا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ جب یہہ امر شہرت پذیر
ہوجائیگا کہ میرے علاج سے آپکو اسقدر تکلیف اوٹھانی پڑی تو یہہ میری سخت ذلت و
بدنامی کی وجہ ہوگی۔ ڈیوک نے جواب دیا کہ تم اس سے مطمئن رہو مین کسی پر
یہہ راز ظاہر نکرونگا ڈاکٹر نے کہا کہ اچھا آپ میرا معالجہ جاری رکھئے تاکہ لوگون کو
یہہ نہ معلوم ہو کہ آپ نے مجھسے فسخ عقیدت کی۔ اگرچہ ڈیوک نے اسکا جواب
مہربانی سے دیا لیکن نہایت مضبوطی کے ساتھہ کہا کہ یہہ غیر ممکن ہے کیونکہ اسمین
کذب شامل ہے۔ غرض راستبازی کی ایک دوسری تمثیل یہہ بھی مشہور ہے کہ
کہ جب بلیچر۔ ڈیوک آف ولنگٹن کی مدد کو فوج لئے ہوئے جون ۱۸۱۵ء کو
جارہا تھا تو اوسنے اپنے نوجوان سپاہیون سے کہا کہ بڑہتے چلو اور اپنی رفتار کو تیز کرو
اون لوگون نے جواب دیا کہ یہہ غیر ممکن ہے اور نہین ہوسکتا لیکن اوسنے کہا
کہ نہین یہہ ضرور ہونا چاہئے کیونکہ مین نے اپنے بھائی ولنگٹن سے مدد کا
وعدہ کیا ہے۔ تم لوگ میرے وعدہ کی طرف خیال کرو اور کیا یہہ تمسے ہوسکتا ہے
کہ تم مجھے وعدہ خلاف ثابت کراؤ؟ اور آخرکار اوسنے اپنے ارادہ مین کامیابی حاصل کی
راستبازی سوسائٹی کے واسطے مثل ایک ایسے عہدنامہ کے ہے جسکے بغیر

جسکی وجہ صفراویت خیال کیگئی۔ اور اوسنے اپنے ایک دوست کو لکھا
کہ مجھے یہہ نہین امید ہے کہ مین زیادہ دن تک زندہ رہونگا۔ اوسکی زندگی دماغی
محنت و مشقت سے مملو تھی جس سے اوسکو بہ نسبت فائدہ کے بہت نقصان
ہوا۔ ہاسلیڈ می گومنے سے بہت خستہ ہوگیا اور بلا تفریح و آسایش اپنے
دماغی محنت کی طرف متوجہ ہوگیا۔ ایکمرتبہ اوسے جو تیس میل کی مسافت طے
کرنی پڑی جس سے اوسکے ایک پاؤن مین سخت چوٹ آئی اور وہ گھر واپس آیا
لیکن پھر بھی وہ اپنی محنت سے باز نہین رہا۔ وہ مضامین نویسی کرتا لکچر دیتا اور
کیمیا کی تعلیم کرتا۔ بعد اسکے وہ وجع مفاصل مین مبتلا ہوا اور آنکھون مین التہاب
پیدا ہوگیا جسکے سبب سے وہ لکھنے سے بھی معذور ہوگیا لیکن تاہم اوسنے
اپنا ہفتہ وار لکچر جاری رکھا۔ ستائیس برس کی عمر مین دس گیارہ گھنٹے روز
لکھ دینا اوسکے معمولات مین سے تھا اوسنے ایک مرتبہ اپنے دوست کو
لکھا کہ اگر تم کسی دن یہہ خبر سنو کہ مین مرگیا تو ہرگز تعجب نکرنا۔ لیکن خیالات سے
بھی اوسے کسی قسم کی فکر و تشویش نہین ہوتی تھی وہ نہایت مستعدی سے
محنت کرتا تھا اور اوسکا قول تھا کہ لطف زندگی اون لوگون کو حاصل ہے جو موت
سے نہین ڈرتے۔ باوجودیکہ وہ متعدد امراض اور صدہا قسم کی بیماریون مین
گرفتار تھا لیکن وہ نہایت استقلال اور بشاشت سے اپنے کام مین
مصروف رہتا اور جسطرح پہلے لکچر دیا کرتا تھا اب بھی اوسیطرح دیتا۔
چنانچہ ایکمرتبہ وہ لکچر دیکر دم لینے کے واسطے لیٹ گیا لیکن اتفاق سے کسی
چیز کی اوسے ایسی چوٹ لگی کہ اوسکے جسم سے بہت سا خون خارج ہوگیا
یہ حالت دیکھکر اوسنے خیال کیا کہ یہہ پیام موت ہے اور کسیطرح رات کو
زندہ رہنے کی امید نہین لیکن وہ زندہ رہا اور پھر دوسرے دن اوسکا

اوسکی نسبت بیان کرتی ہے کہ وہ اپنی زندہ دلی کی صفت سے ایسا شادان و فرحان
رہتا کہ شاید دنیا مین کوئی آدمی نہوتا ڈاکٹر جانسن باوجودیکہ مصائب و تکالیف
مین گرفتار رہا لیکن چونکہ وہ ایک دلیر اور زندہ دل آدمی تھا اسوجہ سے نہایت ثابت
قدمی سے اپنی زندگی بسر کی اور ہمیشہ خوش و خرم رہنے کی کوشش کی ڈاکٹر جانسن
کا مقولہ ہے کہ جسقدر آدمی کامل سمجھا جاتا ہے اسیقدر وہ اچھا ہوتا جاتا ہے گویا طبیعت کا
اطلاق عمر کے ساتھ ہے اگرچہ یہ خیال نوع انسان کی زندہ دلی پر منطبق ہے لیکن
لارڈ چیسٹر فیلڈ کی راے ہے کہ عمر کے ساتھ انسانی طبیعت کی درستی مین ترقی نہین ہوتی
بلکہ روز بروز سخت ہوتی جاتی ہے اور زندگی کے لحاظ سے دونون اصول صحیح ہین کیونکہ
طبیعت کی جسکا انسان ہر حالت مین محکوم و مطیع ہے اگر قواعد و تجربہ اور خود اختیاری
کے ساتھ تربیت کیجائے تو عمدگی ظاہر ہوگی ورنہ خرابی - سر والٹر اسکاٹ ایسا رحمدل
اور نرم مزاج آدمی تھا کہ ہر شخص اوس سے محبت کرتا تھا وہ کپتان باسل ہل کے لڑکپن کا
ایک واقعہ بیان کرتا ہے جس سے اوسکی طبیعت کی نرمی ظاہر ہوتی ہے کپتان نے
ایک کتے کو جو اوسکے پاس آرہا تھا ایک پتھر کھینچ کر مارا جس سے کتے کے پاؤن مین
سخت چوٹ آئی لیکن بہر کیف کتے مین اتنی طاقت تھی کہ وہ اوسکے پاس آیا اور
پاؤن چاٹنے لگا - کتے کی اس فعل سے کپتان کو نہایت ندامت و پشیمانی ہوئی -
ڈاکٹر آرنلڈ مین بھی اسی قسم کی رحمدلی اور نیکی تھی وہ نہایت خلیق اور ہمدرد تھا -
سڈنی اسمتھ بھی زندہ دلی کی دوسری تمثیل تھا وہ اپنی فرصت کی اوقات مین
انصاف - آزادی - تعلیم اور مختلف مباحث پر مضامین لکھا کرتا اور اپنی پیرانہ
سالی مین جب بیمار ہوا تو ایک دوست کو لکھا کہ مین عارضہ نقرس و تنفس اور چند دیگر
عوارض مین مبتلا ہون لیکن تاہم اپنی حالت پر راضی و شاکر ہون -
بڑے بڑے حکما مین بھی یہ اوصاف پائے گئے ہین کہ وہ متحمل

علم و باکہ آیندہ سے اس کمرہ کی کوئی چیز مت چھوا کرو۔

علم طبیعات کی تحصیل مین ایک غیر معمولی طور پر زندہ دلی اور استقلال کی ضرورت ہوتی ہے اور اکثر تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ فاندان علوم طبیعات بہ نسبت دوسرے فنون کے جاننے والون کے زیادہ تر زندہ رہتے ہین چنانچہ ۱۸۸۸ء کا وہ فوتی نامہ دیکھنے سے جسمین ماہران علوم طبیعات کی موت مندرج تھی معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے چودہ آدمیون مین سے دو کی عمر نوّے برس سے زیادہ تھی۔ پانچ کی اسّی برس سے زیادہ اور دو کی ستّر برس سے زیادہ پس اوسط نکالنے سے ہر ایک کی عمر پچہتر برس کی ہوتی ہے۔

فرانس کے بلوہ مین اڈنسن ماہر علم نباتات کی ساری جائداد و ملکیت تباہ و برباد ہو گئی لیکن اوسکی جرات و دلیری۔ تحمل اور استقلال مین کچھہ بہی فرق نہین آیا اوس ہنگامہ و یورش کی حالت مین اڈنسن اسدرجہ محتاج و مفلوک ہو گیا کہ اوسکے کہانے کپڑے کا بہی کوئی ذریعہ باقی نہین رہا۔ چنانچہ ایکمرتبہ مجلس واضع قوانین مین سے جسکا پہلے وہ ممبر رہ چکا تھا اوسکی طلبی ہوئی لیکن اوس نے حسرت و افسوس کے ساتھہ جواب کہلا بہیجا کہ مین حاضری سے اسوجہ سے قاصر ہون کہ میرے پاس جوتا نہین ہے۔ کوئیر اوسکی ایک دلگداز حکایت بیان کرتا ہے کہ اس حالت افلاس مین بہی وہ آگ کے سامنے بیٹہکر علم نباتات کے متعلق کاغذ کے ٹکڑون پر مضامین لکہتا اور اس مشغلہ مین اوسکو ایسی دلچسپی ہوتی کہ اوسکی تنہائی کا غم غلط ہوتا۔ جب فرانس مین تسلط ہوا تو گورنمنٹ سے اوسکی پنشن مقرر کی گئی جسکی تعداد نپولین نے اپنے عہد سلطنت مین دو چند کر دی ۷۹ برس کی عمر مین اڈنسن مر گیا۔

اڈمنڈ برک بہی نہایت زندہ دل آدمی تھا۔ چنانچہ رینالڈس کے دسترخوان پر کہانا کہانے وقت مختلف قسم کی شراب کا تذکرہ شروع ہوا۔ جانسن نے

کہا کہ لڑکونکے واسطے [illegible] ٹ بوڑہونکے واسطے پورٹ اور جوانونکے لئے
برانڈی ہے۔ یہہ سنکر برگ نے کہا کہ مجھے کلیرٹ چاہئے کیونکہ مین لڑکپن
کو پسند کرتا ہون۔

زندہ دلی کی اصلی بنیاد محبت و تحمل ہے کیونکہ اس سے دوسرونکے دلونمین
بہی الفت پیدا ہوتی ہے۔ راجرس شاعر ایک لڑکی کا قصہ بیان کرتا ہے کہ جو شخص
لڑکی سے واقف تہا اوسے عزیز رکہتا۔ چنانچہ بعض آدمیون نے اوس سے پوچہا کہ
تمسے لوگ کیونکہ محبت کرتے ہین اوس نے جواب دیا کہ اسکی یہی وجہ ہے کہ مین خود
بہی لوگونسے الفت رکہتی ہون۔ پس یہہ مختصر نقل اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اگر ہم دوسرونکے
ساتھہ اخلاق و مہربانی سے برتاو کرینگے تو وہ بہی ہمسے الفت و محبت کے ساتھہ
پیش آوینگے۔

فی الحقیقت دنیا مین مہربانی کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔ لی ہنٹ نے
بہت ٹہیک کہا ہے کہ جسمانی قوت مین مہربانی کی نصف تاثیر بہی نہین ہے۔ اور
ایک انگریزی کہاوت ہے کہ شہد کے ذریعہ سے بہڑونکی زیادہ تعداد پکڑی جاویگی
بہ نسبت سرکہ کے۔ تہم کا قول ہے کہ مہربانی کا ایک ادنے کام بہی بڑی طاقت
کے برابر ہے۔

مہربانی صرف بخشش پر نہین منحصر ہے بلکہ اسکی بنیاد نرمی اور طبیعت کی
فیاضی پر ہے۔ انسان روپیہ تہیلی سے نکالکر دیتا ہے لیکن مہربانی نکرنے سے
طبیعت کے اندرونی جوش سے باز رہتا ہے روپیہ دینے سے جو مہربانی ظاہر
کی جاتی ہے وہ چندان اثر پذیر نہین ہوتی بلکہ جسقدر بہلائی کی امید ہے اوتنی ہی
برائی کا بہی خیال ہے لیکن ہمدردی کے ساتھہ جو مہربانی یا توجہ کے ساتھہ جو مدد
کی جاے ممکن نہین کہ اوسکا کوئی عمدہ نتیجہ نظاہر ہو۔

نوان باب

آداب واطوار

چال چلن کی ظاہری فضیلت کے واسطے ادب کا ہونا بہی بہت ضروری ہے مقدم ہے اسکی وجہسے جملہ امور وخدمات مین ایک قسم کی عمدگی اور خوش اسلوبی پیدا ہوجاتی ہے انصرام امور کے واسطے یہ ایک ایسا پسندیدہ طریقہ ہے جس سے زندگی کے اونٰی ادنے کام بہی خوشنما۔ مقبول ومطبوع معلوم ہوتے ہین۔

ادب کوئی خفیف وبے وقعت فعل نہین ہے جیساکہ بعض لوگ خیال کرتے ہین کیونکہ جسطرح اس سے باہمی برتاؤ مین نرمی وسنجیدگی پیدا ہوتی ہے اوسی طرح کاروبار زندگی مین بہی آسانی ہوتی ہے۔

نوع انسان کے ساتھہ جسکا تعلق اوس مناسبت سے رکہا گیا ہے جس حساب سے کہ انسان کا خود دنیا کے کسی طبقہ مین شمار ہے۔ کسی خاص صفت کے بہ نسبت دوسرونکے ساتھہ برتاؤ مین اسکا زیادہ اثر ہوتا ہے۔ پس آداب حمیدہ وپسندیدہ سے کامیابیونمین بہت زیادہ مدد ملتی ہے اور برخلاف اسکے اکثر لوگ اس وصف کی عدم موجودگی سے ناکام ونامراد رہتے ہین۔ کیونکہ یہہ زیادہتر ابتدائی تعلیم پر منحصر ہے اور عام طور پر ہر شخص کی انسانیت وشائستگی کے مطابق ہے۔

جسطرح سختی وبیہودگی کی وجہ سے طبیعت منحرف وبرگشتہ ہوجاتی ہے اسیطرح اخلاق ومہربانی کے ذریعہ سے ہر جگہہ وہر شخص کے دل مین آمد ورفت ہوجاتی ہے اور ہر ایک کام مین آسانی کی امید ظاہر ہوتی ہے۔

ہچنس کی بی بی اپنے شوہر کے خصایل حمیدہ واوصاف پسندیدہ کے نسبت

اور ہر دلعزیز تھا کہ جو کوئی شخص اوس سے ملاقات کرتا ہے وہ امیر ہو یا غریب چاہے وہ
اوسکا خدمتگار ہو یا مہمان ہو وہ ہر شخص کے ساتھہ اخلاق و مہربانی سے پیش آتا تھا
اور یہی وجہ تھی کہ جہان وہ جاتا ہر شخص اوسکو کلمہ خیر سے یاد کرتا۔
جو لوگ کہ عمدہ تعلیم یافتہ ہین یا عالی خاندان ہین اونہین کے لئے یہہ بات مخصوص ہے
کہ اونکے آداب و اطوار حمیدہ و پسندیدہ ہوتے ہین اور بہ نسبت اوسط درجہ والونکے
خاصکر طبقہ اعلے کے انسانونمین یہ تخصیص زیادہ تر پائی جاتی ہے اگرچہ روزانہ تجربہ
سے اسکی پوری پوری تصدیق ہوتی ہے لیکن کوئی معقول وجہ نہین معلوم ہوتی کہ
چھوٹے درجہ والے کیون نہ ویسے ہی پسندیدہ اطوار و آداب کا برتاؤ کرین جیسا کہ
اعلے طبقہ والے کرتے ہین۔
ایسے لوگ کہ جو اپنے ہاتھہ سے محنت کرتے ہین خود اونکی عزت اور اونکی
باہمی عزت بلحاظ وضع جسکو دوسرے معنونمین اداب و اطوار کہنا چاہئے اون لوگونکی
برابر ہے جو اپنے ہاتھہ سے محنت نہین کرتے۔ اونکی زندگی کا کوئی لمحہ کسی موقع پر
ایسا نہین گزرتا جسکو وہ باہمی اخلاق و مہربانی سے مشتمل کرکے عمدہ طور پر بشاشت
کے ساتھہ نہ صرف کرین۔
گو انسان کے پاس دولت نہو لیکن اونمین تہذیب و شایستگی ضرور ہونی چاہئے
یہہ چیزین اگرچہ نہایت بیش بہا ہین لیکن تاہم مہیا کرنے مین کچھہ قیمت نہین صرف
کرنی پڑتی اور اسوجہ سے جملہ مال و متاع کے بہ نسبت ارزان ہے۔
عمدہ مذاق ایک ایسی سچی تدبیر ہے کہ اگر ادنے ادنے کامونمین بھی اسکے
مطابق عملدرآمد کیا جاے تو محنت کی سختی آسان و خوشگوار ہو جاے۔ محنت
و انجام فرایض کے اشتراک سے اسمین اور بھی خوبی پیدا ہوتی ہے نہ اس سے
افلاس کی حالت مبدل بہ مرفہ الحالی ہوتی ہے بہ اپنے کو امور خانہ داری

مین سے بڑے بڑے مغلوب الغیظ آدمیونکو دیکہا ہے لیکن کبہی مین اونکو اپنے
خیال مین نہین لایا۔ لیکن جب یہہ قوم کا رفارمر اپنے پیرانہ سالی مین محنت و مشقت کی
وجہ سے تنگ گیا اور آخر کار دنیا سے سفر آخرت اختیار کیا تو کارکن سلطنت نے اسکی
موت پر نہایت تاسف ظاہر کیا اور کہا کہ آج اوس شخص نے قبر مین اپنا مسکن بنایا جو دنیا
مین کسی آدمی کی صورت سے کبہی نہین ڈرا۔
لوتھر کو بہی لوگ سخت و درشت مزاج کہتے ہین لیکن جس زمانہ مین کہ یہ لوگ
پیدا ہوئے وہ ایسی جہالت و تاریکی کا عالم تہا کہ بغیر اس سختی و درشتی کے نرمی و ملایمت
سے کسی کام کا ہونا بالکل غیر ممکن تہا۔ چنانچہ اسی وجہ سے **یورپ** والونکو خواب
غفلت سے بیدار کرنے مین اوسکو نہایت سختی و درشتی سے تحریر و تقریر کرنی پڑی
لیکن تاہم **لوتھر** کی تندمزاجی صرف زبانی تہی وہ حقیقت مین نہایت نرم دل آدمی
تہا۔ اور تنہائی مین عام طور پر لوگون سے اخلاق محبت و مہربانی سے پیش آتا تہا۔
سیموئیل جانسن بہی ایک سخت مزاج آدمی تہا اور افلاس کی وجہ سے
اوسکو مختلف اقسام کے آدمیون سے سابقہ رہا وہ اکثر تمام تمام رات گلی و کوچہ
مین اسوجہ سے آوارہ و سرگردان پہرتا رہا کہ اوسکے پاس اتنا بہی کرایہ نہین تہا کہ
وہ کہین شب باش ہو سکے۔ لیکن وہ ایسا متحمل و مستقل مزاج آدمی تہا کہ اوس نے
اپنی ابتدائی تکلیفات و صعوبات کو برداشت کیا اور چونکہ دنیا کے سرد و گرم کا اوسے
بہت کچہہ تجربہ ہو چکا تہا اسوجہ سے وہ ایک نہایت قوی المزاج آدمی ہو گیا تہا۔
ایکمرتبہ اوس سے کسی نے پوچہا کہ آپ **گیرک** مین دعوت کے واسطے کیون نہین
طلب کئے جاتے تو اوس نے جواب دیا کہ بڑے بڑے امرا و بیگمات زبان
درازی کے عادی ہوتے ہین اور **جانسن** اسوجہ سے بدنام ہے کہ وہ لاف
زنی سے اونکو باز رکہتا ہے۔ اگرچہ سیر کے کل کلام اس قابل ہوتے ہین کہ لوگ

کیونکہ اس سے لوگونکی توجہ میرے طرف زیادہ ہوجائیگی اور مین اسے بالکل پسند نہین کرتا
شیکسپیر جسکو ڈراما کا موجد کہنا چاہئیے وہ بہی اسی قسم کا آدمی تہا اور چارلس میتہو
کی نسبت تو اوسکی بی بی بیان کرتی ہے کہ باوجودیکہ اوسکے پاؤن مین کچہہ لنگ تہا لیکن وہ
لندن کی دور دراز راہ طے کرنی اسوجہ سے پسند کرتا کہ کوئی اوسے پہچان نہ لے۔
اور ایسا شرماؤ تہا کہ اگر اوسے کوئی دیکہتا تو وہ گہبرا جاتا اور اگر وہ سن لیتا کہ گلی کوچہ مین
اوسکا کسی نے نام لے لیا تو اوسکا رنگ اوڑ جاتا۔
لارڈ بایرن کے مزاج مین بہی ایسا حجاب تہا کہ اوسکی سوانح عمری
لکہنے والا بیان کرتا ہے کہ جب وہ پالگاٹ کی بی بی سے ملنے سادہیول
مین جاتا اور اوسکی موجودگی مین اتفاق سے کوئی دوسرا شخص بہی آجاتا تو وہ فوراً دریچہ
کی طرف سے باہر چلا جاتا اور جب تک کہ وہ اجنبی آدمی واپس نہ جاتا وہ ایک وقت معین
تک باہر کہڑا رہتا۔
مسٹر جوسیا کوینسی بیان کرتا ہے کہ واشنگٹن کی بہی یہی حالت تہی
اور کسی اجنبی آدمی کے آجانے سے وہ بہت گہبرا جاتا تہا اور ایک قسم کی پریشانی اوسکو
ہوتی تہی باوجودیکہ وہ شہر کا رہنے والا تہا لیکن اوسکا طریقہ سوسائٹی کے ساتہہ برتاؤ کا
چندان پسندیدہ نہین تہا بلکہ اوسکو گفتگو کرنے اور خطاب کرنے مین بہی دقت
ہوتی تہی۔
اس عادت مین امریکہ کے رہنے والے بہی انگریزون سے کچہہ کم نہین ہین
چنانچہ نتیھنل ہاترن کا یہہ حال تہا کہ جب کوئی غیر شخص اوسکے کمرہ مین داخل
ہوجاتا تہا تو وہ اوسکی جانب پشت کرلیتا لیکن جب کسیطرح وہ بے تکلف ہوجاتا تو اوس سے
زیادہ کوئی دوسرا شخص خلیق وخوش مزاج نہ معلوم ہوتا۔
اگرچہ باہمی ارتباط و اختلاط کے واسطے تو یہہ عادت نہایت ناپسندیدہ وناگوار ہے

لیکن اس سے کاموں کا البتہ انصرام ہوتا ہے۔ چونکہ انگریز روکھے وخشک مزاج ہوتے
ہین اسوجہ سے اونمین اپنے اوپر اعتبار واختیار کی ایک قوت پیدا ہوجاتی ہے۔ اور
چونکہ اونکو اپنی سیر وتفریح کے لئے سوسائٹی کی ضرورت نہین ہوتی اس سبب سے
وہ ہمیشہ کتابونکے دیکھنے۔ ایجاد واختراع مین مشغول ومصروف رہتے ہین اور
اسی محنت وکوشش مین جسکی وجہ سے وہ بڑے صناع ودستکار ہوجاتے ہین
تفریح ودلچسپی ہوتی ہے۔ وہ تنہائی سے نہین گبہراتے اور یہی باعث ہے کہ اونکو ہر قسم
کی جدید تحقیق وتفتیش مین کامیابی ہوتی ہے۔ جسطرح سے کہ اونہون نے امریکہ
کو تلاش کرکے ظاہر کیا اور یورپ مین بحر میڈیٹرینیس تک اپنے جہاز لیگئے
جیساکہ اوپر بیان کیا گیا ہے اگرچہ انگریزونکے آداب واطوار ناپسندیدہ ہوتے ہین
لیکن دراصل وہ ہمیشہ مفید وکارآمد امور کی طرف متوجہ رہتے ہین جسکی تصدیق اوس
نمایش سے بخوبی ہوتی ہے جو چند سال پیشتر پیرس مین قرار پائی تہی —

وہ مویشیونکی نمایش تہی جسمین فرانس اور اٹلی والے جو نہایت سنجیدہ
وپسندیدہ ہوتے ہین اپنے اپنے جانورونکو خوب آراستہ وپیراستہ کرکے لائے تہے
اور حسب حیثیت اونہون نے انعام بہی حاصل کیا لیکن اخیر مین ایک انگریز نے
اپنا مویشی پیش کیا جو خود بہی نہایت صاف وسادے لباس مین تہا اور جانور پر بہی
کسی قسم کی زینت وآرایش نہین کی گئی تہی اور اسکو نمایش مین اول درجہ کا انعام
دیا گیا۔ حاضرین جلسہ کو نہایت حیرت تہی کہ اتنے بڑے ملک کا وکیل جس نے
نمایش مین اول درجہ کا انعام حاصل کیا اور اس سادگی سے آیا ہے کہ اوسکے
کوٹ کے بٹن مین پہول تک نہین ہے۔ لیکن اون لوگونکو خیال کرنا چاہئے تہا
کہ وہ اپنی نمایش کی غرض سے نہین روانہ کیا گیا تہا بلکہ جانور کے دکہلانے کے
واسطے بہیجا گیا تہا جسمین اوسکو ایسی کامیابی ہوئی کہ اوس نے ایک عظیم الشان

اسکا نظارہ کی دلیری بہ نسبت کسی دوسری فضیلتونکے زیادہ تربیش بہا قابل قدر ہے
اور یہ بہ نسبت کسی دوسری قوتونکے راستبازی زیادہ تر قابل وقعت ہے اور دل و دماغ
کی خوبی و عمدگی کل علوم و فنون سے بدرجہا فایق و افضل ہے۔
آخر الامر تہذیب و شایستگی کی تربیت کے ساتھہ یہ امر بھی اچھی طرح ذہن نشین
کر لینا چاہیے کہ جملہ علوم و ہنر دولت و طاقت۔ ذہن و جودت کامگاری و مسرت
پر جسکو فوق و ترجیح حاصل ہے وہ چال چلن کی پاکیزگی و عمدگی ہے کہ بغیر اسکے دنیا کے
جملہ علوم و فنون فضیلت و بزرگی سے انسان کو اپنے عروج و ترقی مین ناکامی ہوگی

دسوان باب

کتب بینی

جسطرح کسی صحبت یا جلسہ مین شریک ہونے سے انسان کی شہرت ہوجاتی ہے
اوسیطرح وہ کتب بینی سے بھی مشہور ہوجاتا ہے پس ہر شخص کو لازم ہے کہ وہ عمدہ
صحبت مین رہے اور اچھی کتابین دیکھے۔
مفید کتابین عمدہ ترین دوست ہین جو ہمیشہ ایک حالت پر قایم رہتی ہین اور کبھی
اونمین کسی قسم کا تغیر نہین واقع ہوتا۔ کتابین اعلے درجہ کی مستقل اور زندہ دل رفیق
ہین۔ یہہ تکلیف و مصیبت کے وقت مین بھی ہمارا ساتھہ نہین چھوڑتین بلکہ ہمیشہ
ایک طور پر مہربانی سے پیش آتی ہین۔ ابتدائی زمانہ مین کتابونسے ہمکو مسرت
و واقفیت حاصل ہوتی ہے اور اخیر زمانہ مین اطمینان و آسایش۔
باہمی اتفاق و اتحاد کے واسطے کتاب ایک عمدہ اور سچا ذریعہ ہے اور انہین کے

مصنفونکی بدولت ہم خیال کرسکتے ہین غور کرسکتے ہین اور آپس مین ہمدردی کرسکتے ہین
کتابونکے مضامین طبیعتون پر موثر ہوتے ہین اور شاعرونکے اشعار ہمارے
خون مین ممزوج ہو جاتے ہین۔ ہم بچپن مین کتابونکو پڑہتے ہین اور بڑہاپے مین انہین
یاد کرتے ہین۔ ہمکو اون کتابونکے پڑہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرون پر کیا واقعات
گزرے ہین اور اپنے حادثات سے آگاہی ہوتی ہے۔ ہمکو ہر طرحکے کل فواید کتابونسے
حاصل ہوتے ہین اور ہم اون مصنفونکے ممنون احسان ہین۔

مفید کتابین زندگی کے واسطے مثل ایک عمدہ ترین پیمانہ کے ہین جنسے اچھے
اچھے خیالات پیدا ہوتے ہین اور زندگی کا تمام تر دارومدار خیال پر ہے۔ پس اچھی
کتابونکو عمدہ ترین اقوال اور بہترین خیالات کا خزینہ سمجھنا چاہئے کہ اگر اون مضامین کو
یاد رکھین تو وہ ہمیشہ کے لئے ہمارے رفیق و تسلی دہ رہینگے سر فلپ سڈنی
کا قول ہے کہ جن لوگونکے دماغ مین عمدہ خیالات متمکن ہین وہ کبھی تنہا نہین رہ سکتے
اچھے اور سچے خیالات غور کرنیکے وقت مثل ایک ایسے فرشتہ کے ہوتے ہین
جس سے روح کی حفاظت و صفائی ہوتی رہے۔ اس سے ہر قسم کے کامونکی بنیاد
قائم ہوتی ہے کیونکہ عمدہ اقوال ہمیشہ عمدہ افعال کی طرف راغب کرتے ہین۔

سر ہنری لارنس جملہ مصنفون سے ورڈسورتھ کی تصنیفات
کو ترجیح دیتا تھا اور اپنی زندگی مین اوسکے مضامین کو مجتمع کرتا۔ یہہ مجموعہ اوسکے واسطے
مثل ایک نمونہ کے تھا جسے وہ خود بھی ہمیشہ مطالعہ کرتا اور دوسرونکے واسطے بھی پسند
کرتا۔ لارنس کی سوانح عمری لکھنے والا بیان کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ اس امر کی کوشش
مین مصروف رہتا کہ اپنی زندگی اور اپنا چال چلن ورڈسورتھ کے مطابق و مشابہ
کردے اور وہ اپنی اس کوشش مین کامیاب بھی ہوا۔

کتابونمین ایک قسم کی ایسی خاصیت ہوتی ہے کہ وہ غیر فانی رہتی ہین —

اور عام شخص سے ملاقات کرے اور اوس سے کوئی بات نہ حاصل کر لے۔
سر والٹر اسکاٹ کبھی اسطرح پر سفر نہین کرتا تھا کہ وہ کوئی جدید واقفیت و معلومات
نہ پیدا کر لے اور اپنے رفیق کی عادت و اطوار مین کوئی نہ کوئی بات ضرور دریافت کر لیتا تھا
ڈاکٹر جانسن نے اس بات کو بیان کیا ہے کہ گلی کوچہ مین کوئی شخص ایسا نہین
گزرنے پاتا تھا جسکی نسبت اسکاٹ کا یہ خیال ہوتا کہ وہ اوسکی سوانح عمری سے
واقفیت حاصل کر لے۔ اوسکی زندگی کے تجربات صعوبات۔ و تکلیفات۔ کامیابی اور
ناکامیوں سے آگاہی پیدا کر لے کسقدر صداقت سے یہ بات اون لوگونکی نسبت کہی
جا سکتی ہے جو دنیا کی تاریخ مین اپنا نام قایم کر گئے ہین اور ہمارے واسطے ارث
مین تہذیب و شایستگی پیدا کر گئے ہین جسپر آج ہم قابض ہین۔ ایسے لوگونکے متعلق
جتنی باتین ہین یعنی اونکے عادات و اطوار۔ طرز معاشرت۔ طریق تمدن۔ کلام و گفتگو۔
معقولات و تخیلات عظمت و نیکیان سب ہمارے لئے دائمًا فوائد و واقفیت سے
مالامال ہین اور تقلید کے واسطے نمونہ ہین۔

سوانح عمری کا اصلی مقصد یہہ ہے کہ اوس سے اس قسم کے امور ظاہر کئے جائین
کہ انسان کیا ہو سکتا ہے اور اپنی بہتری کے لئے کیا کر سکتا ہے۔ عمدہ سوانح عمری اگر
خوبی کے ساتھہ قلمبند کی جاے تو اوس سے دوسرونکو تحریک ہوتی ہے اور اوس سے
ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کونسی باتین ہین جسے زندگی مین انسان کو کرنا لازم ہے۔ اس سے
ہم مین ہمت و جرات امید و دیانت پیدا ہوتی ہے۔ ہماری تمناؤن کو جوش ہوتا ہے
اور ارادون کو رغبت ہوتی ہے کہ ہم بھی اونکے افعال مین شریک ہون۔ پس ایسے
آدمیون کی سوانح عمری کا مطالعہ کرنا اور اونکی تمثیلون سے طبیعت مین جوش کا پیدا کرنا مثل
اسکے ہے کہ گویا ہم بہترین مخلوقات کے ساتھہ زندگی بسر کرتے ہین اور عمدہ ترین
سوسائٹی مین داخل ہین۔ م

سوانح عمری کی اعلے ترین اور افضل ترین کتابون مین بلکہ دنیا کی کل تصنیفات سے بڑھکر انجیل مقدس ہے جسمین انبیا اور صلحا بادشاہون اور عدالت پسندونکے تذکرے مندرج ہین۔ یہہ کتاب بوڑہے اور جوان سب کی معلم و رہنما ہے ہر قسم کی نیکیان وخوبیان اسی کے پڑہنے سے حاصل ہوتی ہین۔

مصنف نے اپنی مذہبی کتاب انجیل مقدس کو کل کتابون پر فضیلت دی ہے اور اپنے ملک کے پڑہنے والونکو اسکے مطالعہ کی ترغیب دی ہے مذہب کے لحاظ سے یہ خیال مصنف کا بیشک صحیح ہے اور بلکہ اسوجہ سے زیادہ تر قابل تعریف ہے کہ فلسفی آدمی ہوکر اپنی مذہبی کتاب پر اس عقیدتمندی کے ساتھہ پابند ہے انس [illegible] مین صرف ایک مذہب اسلام ہے جو انجیل کو آسمانی کتاب صدق دل سے تسلیم کرتا ہے لیکن نزول قرآن کے بعد اسکے قبل کی کل آسمانی کتابین منسوخ ہوگئین اور صرف فرقان حمید کی تقلید وپیروی باقی رہ گئی ساتھ توڑ سے مین اپنے ہم قوم نئے تعلیم یافتہ نوجوانون کو یہہ دکھلانا چاہتا ہون کہ مغربی فلاسفر قیود مذہب کے کسقدر پابند گزرے ہین۔ اور کیا آپ لوگ بہی کچہہ پابندی کرتے ہین۔ میرے خیال مین شاید بہت ہی کم۔ اور کیا یہہ افسوس کی بات نہین ہے۔ بلاشبہہ بڑی حسرت کی جگہہ ہے۔ مذہب سے آزاد ہوکر کوئی قوم کبہی ترقی نہین کرسکتی۔ پس خوبیان مصنف نے انجیل مین بیان کی ہین وہ سب اور اوس سے بہت کچہہ زیادہ ہماری آسمانی اور مقدس کتاب قرآن مجید مین موجود ہین آپ لوگونکو لازم ہے کہ اوسے پڑہئے اوس پر عملدرآمد کیجئے اور اپنی آئندہ نسلونکو تعلیم کیجئے۔

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند   جوانان سعادتمند پند پیر دانا را۔

بڑے اور عالی مرتبت لوگونکی سوانح عمری پڑہنے سے جو طبیعت پر اثر ہوتا ہے اوسکا اندازہ کرنا البتہ ایک مشکل کام ہے۔ **اساک ڈسرائیلی** کا قول ہے کہ عمدہ تذکرات کے دیکھنے سے چال چلن مین ترقی اور انسان کی حالت مین ایک اعلے درجہ کی عمدگی پیدا ہوتی ہے۔ یہہ امر ناممکن ہے کہ کوئی شخص کسی نیک آدمی کا تذکرہ دیکھے اور اوسکے دل مین تحریک و ترغیب نہ پیدا ہوسکے کہ جو لوگ اوسنے درجہ کے ہین اونکی

سیرسے آنکھون سے آنسو ٹپک پڑتے تھے اور طبیعت بے چین ہوجاتی تھی۔ اونکے واقعات
سے دلپر کچھ ایسا اثر پڑتا تہا کہ مین کسیطرح خاموش نہین رہ سکتا تہا۔ **پلوٹارک** کی تصنیف
اسکلر۔ بنجامن فرینکلس۔ نیپولین اور **میڈم رولنڈ** کو بہت مطبوع
اور **میڈم** صاحبہ تو اوسکے مضامین کی ایسی شیفتہ تہین کہ گرجا مین بہی اپنے ساتھ لے
جاتین اور عبادت کے درمیان اوسے پڑہا کرتین۔

پلوٹارک کی تصانیف کا اسوجہ سے لوگونکو زیادہ اشتیاق ہوتا گیا کہ خاصکر
وہ نامی گرامی اشخاص کی سوانح عمری لکہتا جو دنیا کی تاریخ مین بہت معزز و ممتاز ہوئے
اور نہایت توجہ سے اونکی زندگی کے بڑے بڑے حالات و واقعات قلمبند کرتا۔ اور
علاوہ اسکے وہ ہر شخص کے ذاتی چال چلن کا نہایت عمدہ نقشہ کہینچتا جو سوانح عمری لکہنے
کے واسطے ایک جزو اعظم خیال کیا جاتا ہے۔ **پلوٹارک** کل واقعات وحالات کو نہایت
تفصیل و تصریح کے ساتھ بیان کرتا ہے لیکن اکثر لوگ اوسکی اس تحریر کو ناپسند کرتے ہین
کہ کسی کی سوانح عمری مین وہ بیان کرتا ہے کہ اوس شخص کو فلان رنگ کا لباس پسند تہا اوسکی
ناک اس قسم کی تہی مگر پورا چرہا اوتارتے ہین **پلوٹارک** ان امور کو بہت ضروری خیال
کرتا تہا۔ بعض اوقات وہ قصہ کے پیرایہ مین کسی کی سوانح عمری لکہتا ہے اور کبہی نہایت
عمدہ تمثیلون مین اپنے خیال کو ظاہر کرتا ہے۔

بڑے بڑے آدمیون کا عیب ونقص بہی بیان کرنا فائدہ سے خالی نہین ہے کیونکہ
ڈاکٹر جانسن کا قول ہے کہ اگر چال چلن کی صرف عمدگیان ظاہر کی جائین تو ہمکو
اپنی ترقی سے بالکل مایوسی ہوجائے اور یہ یقین ہوجائے کہ اون لوگونکی تقلید پیروی
بالکل غیر ممکن ہے۔

پلوٹارک اس امر کو خود تسلیم کرتا ہے کہ اوسکا یہ مقصد نہین ہے کہ تاریخ
لکہے بلکہ وہ حالات زندگی لکہنا پسند کرتا ہے۔ اوسکا بیان ہے کہ ہمارے طلبہ کے [illegible]

بہی ہمکو انسانی فطرت کی اصلی و حقیقی بہلائیان اور برائیان صاف طور پر تبین معلوم ہوسکتین
بعض اوقات چہوٹے چہوٹے اور کم وقعت افعال و حرکات سے ہمکو انسان کے چال چلن
اور طبیعت کا رجحان و میلان زیادہ خوبی کے ساتہہ معلوم ہو جاتا ہے بہ نسبت کسی ایسے
جنگ کے جسمین لاکہون آدمیونکی جانین ضایع ہوتی ہون۔ پس جسطرح کوئی نقاش تصویر
کہینچنے مین چہرے کی قطع اور مردمک دیدہ کی گردش وغیرہ کا لحاظ رکہتا ہے اوسیطرح میری
توجہہ بہی اس جانب مبذول رہتی ہے کہ انسان کی روحانی حرکات و سکنات کا نقشہ کہ
کہینچون اور مین اپنی اس کوشش مین اون غیر ضروری واقعات و میدان جنگ کے
تذکرے قلم انداز کر دیتا ہون جنکو دوسرے مصنف بیان کرتے ہین۔
جو چیزین کہ ظاہر مین چہوٹی اور کم قدر معلوم ہوتی ہین اونکا عمدہ اثر سوانح عمری مین بہی
ویسا ہی مفید ہوتا ہے جیسا کہ تاریخ مین اور اکثر ایسے خفیف واقعات سے بڑے
بڑے نتایج پیدا ہو جاتے ہین۔
لڑکپن مین **سر والٹر اسکاٹ** کا پاؤن کرے مین دوڑنے سے لنگ ہوگیا
تہا یہ کوئی ایسا واقعہ نہ تہا جسپر سوانح عمری مین چندان لحاظ کیا جاتا لیکن تاہم
اوین ہو سے اکثر ناولونمین شد و مد سے اسکا تذکرہ کیا ہے۔ جب اوسکے بیٹے نے
فوجی ملازمت کی نہایت شوق سے خواہش ظاہر کی تو اوس نے **ساودی** کو لکہا
کہ مجہے اس خیال کی مخالفت کا کوئی حق نہین ہے جس حالت مین کہ مین خود اسے
اپنے لئے پسند کرتا اگر میرا پاؤن خراب نہوتا۔ کاش **اسکاٹ** لنگڑا نہوتا تو تمامی
جنگ **پنینشولا** مین لڑتا اور فتحیابی کے تمغے حاصل کرتا لیکن جنہنے اوسکے اون تمام
کارنامونکو جنسے اوسنے اپنے ملک مین اسقدر شہرت و ناموری پہیلائی چہوڑ دیا **ٹیلرنڈ**
بہی پہلے فوج مین بہرتی کیا گیا تہا لیکن اسوجہ سے اوسکا نام جنگی صیغہ سے خارج کر دیا گیا
کہ اوسکے پاؤن مین لنگ تہا۔ فوج سے علٰحدگی کے بعد اوس نے کتابونکی جانب

اپنی طبیعت مایل کی اور اس درجہ قابلیت حاصل کی کہ اپنے معاصرین مین بہت بڑا ادیب
سمجھا جاتا تہا۔

ایڈیسن بہی کتابونکے دیکھنے مین یہہ امر ملحوظ خاطر رکھتا کہ ان مصنفونکے
ذاتی چال چلن اور حالات سے واقفیت حاصل کرے اور اس آگاہی سے بہی ایڈیسن
کو اوسیقدر خوشی ومسرت ہوتی جتنی کتاب کے مطالعہ سے اوسکو تفریح ہوتی۔ اوسکا
ہمیشہ یہہ اصول تہا کہ ان امور کی آزمایش کرے کہ اونکی تاریخ کیا ہے اونکے تجربے
کیا ہین اونکی طبیعت وخصلت کیسی ہے اور اونکے حالات زندگی کتابونسے مطابق ہین
یا نہین۔ اونکے خیالات وافعال عمدہ اور نیک ہین یا نہین سر اجرٹن برائچ
کا بیان ہے کہ ورڈسورتھہ۔ ساودی۔ کالرج۔ کمبل۔ راجر۔
مور۔ اور ولسن کی سوانح عمری کے دلچسپ قصے دیکھنے سے جنکو خود ان
لوگون نے بیان کیا ہے کسقدر طبیعت خوش ہوتی ہے۔ اونکے مذاق سے واقفیت
ہوتی ہے۔ اونکی پسند ونفرت سے آگاہی ہوتی ہے۔ اونکی مشکلات وموانعات۔ بشاشت
واندوہ سے علم ہوتا ہے۔

جانسن کا خیال ہے کہ کسی شخص کے سچے واقعات لکہنے کے لئیے یہ بات
بہت ضروری ہے کہ سوانح عمری لکہنے والے کو اوس سے ذاتی واقفیت ہو۔ لیکن اکثر
لایق سوانح عمری لکہنے والونمین بہی اس شرط کی کمی رہگئی ہے۔ جسطرح کہ لارڈ کمبل
کی ذاتی واقفیت سے لارڈ لنڈہرسٹ اور بیروہم کو ایک قسم کی واقعی مضرت
پہونچی کہ اوس نے ان لوگونکی خوبیونکو کمی کے ساتھہ بیان کیا اور چال چلن کے نقایص
ظاہر کئے۔ ایک موقع پر جانسن یہہ لکہتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کی سوانح عمری لکہنے
کا قصد کرے تو اوسکو لازم ہے کہ اصلی اور سچے واقعات قلمبند کرے۔ اوصاف
کے ساتھہ عیوب بہی ضرور ظاہر کرنے چاہئین کیونکہ اس سے چال چلن کی کیفیت ثابت

ہوتی ہے - لیکن دقت یہہ ہوتی ہے کہ چال چلن کے تفصیلی حالات ذاتی واقفیت کے ذریعہ سے اگر وہ مخالف ہوئے تو بوجہ لحاظ کے شایع کرنے مین تامل ہوتا ہے اور جب اونکی اشاعت کا زمانہ آتا ہے تو اوسوقت تک وہ واقعات یاد نہین رہتے۔ **جانسن** خود بہی اون امور کا اظہار ناپسند کرتا تہا جو وہ اپنے ہمعصر شاعرونکی نسبت جانتا تہا وہ کہتا ہے کہ اون حالات کے بیان کرنے مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا میرے پاؤن ایسے خاک پر ہین جسکے نیچے آگ کی چنگاریان باقی ہین -

فرانس والے بہی سوانح عمری نہایت عمدگی اور باریکی سے لکہتے ہین چنانچہ **سینٹ سائمن** جنے **لوئی** چہاردہم کی سوانح عمری لکہی ہے اس فن مین بہت ہوشیار اور دقیق النظر تہا - **لابردار** بہی ایک لایق سوانح عمری کے لکہنے والونمین تہا اور ایسی مستعدی و تلاش سے حالات قلمبند کرتا تہا کہ بعض اوقات لوگونکو حیرت ہوجاتی تہی وہ لوگونکے بڑے بڑے پوشیدہ راز کی جستجو مین رہتا تہا اور ہر قسم کے حرکات و سکنات کو نہایت غور سے معاینہ کرتا اور واقفیت کے بعد ایک کمرے مین علحدہ بیٹہکر غور کرتا اور اوسکی ایک صورت مکمل کرکے قلمبند کردیتا -

سوانح عمری مین زیادہ تر دلچسپی اوس وقت ہوسکتی ہے جب وہ بطریق ایک باہمی گفتگو کے مرتب ہو اس قسم کی بندش کو البتہ لوگ پسند کرتے ہین اور نہایت شوق سے آپسمین بیان کرتے ہین - سوانح عمری سے کچہ شبہہ نہین کہ طبقہ اعلے کے پڑہنے والونکو بہی فایدہ پہونچتا ہے چاہے اسے قصص و حکایات سے تعبیر کرین یا افسانہ و ذاتی تذکرہ کہین -

کچہ شک نہین کہ نظم و نثر کے افسانے جنمین بہت دلچسپی ہوتی ہے اور طبیعت پر جسکا اثر پڑتا ہے وہ بہی ایک قسم کی سوانح عمری مین شمار کئے جاتے

ہین چنانچہ ڈاکٹر جانسن کا قول ہے کہ ہومر کو اسمین ایک حیرت افزا کمال حاصل تہا
شکسپیر۔ گولڈاسمتہہ ڈیفو وغیرہ بہی اس فن مین ایسے کامل گذرے
ہین کہ اونکی تصنیفات مین یہ تمیز کرنا کہ رابنسن کروسو۔ یا کرنل جیک
کا قصہ واقعی ہے یا مصنوعی بہت مشکل ہے۔

باوجودیکہ قصص وافسانے بالکل وضعی ومصنوعی ہوتے ہین اور سوانح عمری
مین تکلیف وراحت کی واقعی تصویرین مشکلات ومقصد برآری کی سچی صورتین۔ زندگی
کی اصلی حقیقت قلمبند رہتی ہین اس وجہ سے لازم تہا کہ بہ نسبت فسانون کے اسکی
جانب لوگ زیادہ دلچسپی اور شوق کی نگاہ سے دیکہتے لیکن ظاہر ہے کہ اس طرف
لوگون نے اپنی قابلیت کو بہت ہی کم رجوع کیا۔

قصص وافسانونکی تعداد بیشمار ہے لیکن سوانح عمری کی تعداد بہت ہی قلیل
ہے سوانح عمری مین صحیح حالات سچے واقعات قلمبند کرنے پڑتے ہین اور
افسانونمین کچہہ اسکی پابندی نہین ہے کہ اصلی صورت دکہائی جائے بلکہ اپنے
خیال کے مطابق اختیار رہتا ہے کہ جس وسعت یا تنگی سے چاہین قلم اوٹہاکر
لکہتے چلے جائین۔

الفاظ کی مدد سے تصویر کہینچنے مین زیادہ تر قابلیت کی ضرورت ہے بہ نسبت
اسکے کہ بیجان شبیہ مین رنگ آمیزیان کی جائین بہرکیف ان دونون مین سے
کسی کام کے انجام دینے کے واسطے ایک باریک بین اور ہوشیار آدمی ہونا چاہیے
عام طور کے نقاش صرف چہرہ کی قطع اور وضع کے مطابق شبیہہ کہینچتے ہین
لیکن جنکو اس فن مین دستگاہ کامل ہوتی ہے وہ روحانی اوصاف کی بہی نمایش
کرتے ہین۔ جانسن سے ایک مرتبہ یہہ درخواست کی گئی کہ وہ ایک مرد
پادری کی سوانح عمری لکہنے مین مدد دی لیکن جب اوس نے راقم مضمون سے

اوسکے حالات دریافت کرنے شروع کئے تو اوسکو تیلانے مین سخت مشکل واقع ہوئی جس سے ڈاکٹر جانسن نے یہہ تجربہ حاصل کیا کہ اگرچہ لوگ باہم زندگی بسر کرتے ہین لیکن اس امر کی بہت کم کوشش کرتے ہین کہ حالات سے جو قابل دریافت ہین آگاہی حاصل کرین۔

ڈاکٹر جانسن کی سوانح عمری بہی باسول نے نہایت باریک بینی اور دقیق النظری سے لکہی ہے اوس نے ڈاکٹر موصوف کے مفصل حالات۔ جملہ عادات و گفتگو جمع کرکے قلمبند کیا ہے جسکی وجہہ سے اوس کتاب کے دیکہنے مین بہت دلچسپی ہوتی ہے۔ باسول نے اپنے اس مقصد مین ایسی کامیابی حاصل کی ہے کہ اکثر بڑے بڑے لوگونکو اسمین دقت ہوتی ہے۔ اگرچہ اوس نے غیر ضروری واقعات بہی اپنی کتاب مین مندرج کئے ہین لیکن تاہم وہ بہت تخصیص و تفصیل کے ساتھہ لکہے گئے ہین۔ چنانچہ ایک جگہہ وہ اپنے ناظرین کی خدمت مین اسوجہہ سے معافی کی درخواست پیش کرتا ہے کہ اوس نے یہہ لکہا ہے "ڈاکٹر جانسن جب کبہی سفر کرتا تو اپنے ہاتھہ مین مازو کی چہڑی رکہتا" اوسی مقام پر باسول نے یہہ بہی اضافہ کر دیا ہے "مجہے یاد ہے کہ ڈاکٹر اڈم اسمتہہ نے ایک مرتبہ اپنے لکچر مین بیان کیا کہ ملٹن بعوض بکلس کے اپنے بوتے مین تسمے استعمال کرتا تہا باسول نے اپنی کتاب مین یہہ اچہی طرح ظاہر کر دیا ہے کہ جانسن کس طرح دیکہتا تہا کس قسم کا لباس زیب جسم کرتا تہا اور اوسکی گفتگو کا کیا طریقہ تہا۔

غرضکہ باسول نے اس تفصیل و تصریح کے ساتھہ جانسن کے حالات اور واقعات کا نقشہ کہینچا ہے کہ مشکل سے کوئی شخص الفاظ کی اعانت سے ایسی تصویر مرتب کر سکتا ہے۔

اکثر مصنفین کی سوانح عمری نہین [illegible] گئی اور اسوجہ سے ہمکو اونکے حالات اور
واقعات سے بالکل ناواقفیت اور لاعلمی ہے۔ چنانچہ فلاطون جسکو موجد فلسفہ
لکہنا چاہئے اوسکی سوانح عمری ایسی مختصر وناکمل ہے کہ اوسکے ذاتی حالات سے
ذرا بہی آگاہی نہین ہوسکتی اور نہ اوسکے خاندان ونسل کا کچہ پتا معلوم ہوتا ہے
ارسطاطالیس کی زندگی کے باب مین بہی بہت سے مختلف خیالات ہین کوئی تو اوسے
یہودی بتلاتا ہے اور کوئی کہتا ہے کہ اوسنے ایک یہودی سے تعلیم پائی تہی۔ کسی کا
بیان ہے کہ وہ دوا سازی کی دوکان کرتا تہا کوئی یہہ ثابت کرتا ہے کہ ملحد تہا
اور کسی کا قول ہے کہ وہ ایک طبیب کا بیٹا تہا غرضکہ سوانح عمری نہونے کی وجہ
سے اس قسم کے اختلافات واقع ہوگئے۔ علاوہ اسکے ہمکو اپنے معاصرین
کے حالات سے بہی بہت کم اطلاع ہے۔ اسپنسر۔ ٹیلر۔ شیلرس
جو اپنے عہد مین بڑے مصنف گذرے ہین علاوہ اسکے کہ ان لوگون نے
تاریکی اور عسرت کی حالت مین اپنی اپنی زندگی بسر کی ہمکو انکے حالات سے
بہی کچہہ واقفیت نہین ہے۔ جرمنی ٹیلر جو ایک مشہور ومعروف واعظ اور جسکی
سوانح عمری سے آگاہی حاصل کرنے کی بہت کچہہ ضرورت ہے لیکن ہمکو اوسکے
حالات کچہہ بہی نہین معلوم۔

ایک مصنف کا مقولہ ہے کہ زمانہ اپنے جلیل القدر آدمیونکی کچہہ بہی قدر
نہین کرتا اور اکثر ایسے لوگ جنہون نے دنیا مین بہت بڑے بڑے نمودار
کام کئے ہین اونکے نام و نشان بہی صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹ گئے
آگسٹن۔ رومیالنس کے ذہن و دماغی قوت کی بہت کچہہ تعریف
کرتا ہے لیکن تاہم اوسکے واقعات بہی اس طرح سے مفقود ہوگئے کہ جیسے
منارہ مصر کے بنانے والونکے نام دنیا سے غایب ہوگئے۔ باوجودیکہ

کارٹون کے رسالے پانچ زبانونمین لکھے گئے لیکن پہربہی نسیان وفراموشی سے محفوظ نہ رہ سکے
اکثر ایسے لوگ ہین جنکے تذکرے نہین لکھے گئے حالانکہ اونکے واقعات اس قابل ہین کہ ضرور قلمبند
کئے جاتے - پس جن لوگون نے کتابین تصنیف کین ہین اونکو بہت خوش نصیب سمجھنا چاہیے کیونکہ
اونکو اون لوگونکے زمرہ مین داخل سمجھا جاتا ہے جنکو علوم سے شوق و رغبت ہے -

زمانہ پیری مین جب کتابین رفاقت کرتی ہین تو نوعمری کی حالتمین وہ بہترین شوق پیدا کرنے
والونمین سے ہین - پہلی کتاب جو کسی نوجوان کے دماغ مین اپنا اثر پیدا کرتی ہے وسکو یہ بات بہی
بتلادیتی ہے کہ دنیا مین زندگی کیونکر بسر کرنی چاہیے - یہ طبیعت کو موثر اور اشتیاق کو محرک
کردیتی ہے اور کبہا ایسے بعید القیاس ذریعون سے اپنی کوششونکو کام مین لاتی ہے کہ چال چلن پر
ایک مستقل اثر قائم ہوجاتا ہے - جب ہم کوئی نئی کتاب پڑہتے ہین جیسے یہ کہنا چاہیے کہ گویا کسی
نئے دوست سے ملاقات کرتے ہین جو ہمسے زیادہ دانشمند و پختہ کار ہے تو اسے ہم اپنی تاریخ
زندگی مین ایک ضروری اور ابتدائی مقصد شروع کرتے ہین -

جبسے کہ **جیمس اڈورڈ اسمتھہ** نے اپنی نباتاتی کتاب کا پہلا سبق شروع کیا اسکاٹ نے
شیکسپیر کی تصنیفات دیکہنی اختیار کی اور **گبن** نے **یونیورسل ہسٹری** کا مطالعہ جاری کیا اوسی
تاریخ سے اون لوگونمین اس درجہ شوق و جوش بڑہا کہ اونکو یہ یقین ہوا کہ گویا اصلی زندگی آج ہی سے شروع ہوئی ہے

لافان ٹین اپنی ابتدائی عمرمین کاہلی کی وجہسے بدنام تہا لیکن جب اوسنے **ہلدب** کے
اشعار سرود یہ سُنے تو اوسے ایکبارگی ایسا جوش پیدا ہوا کہ وہ چلا اوٹہا اور کہا کہ مین بہی شاعر ہون اوسی تاریخ
سے شاعری کی جانب اوسکی طبیعت مناسب ہوگئی - **چارلس بوسٹ** کو بہی اوسی دن سے کتب بینی
کا شوق پیدا ہوا جب سے کہ اوس نے علم طبیعیات جاننے والونکی سوانح عمری پڑہنی شروع کی -

اسیطرح **لیسپید** کو تاریخ کے پڑہنے کا اوسوقت سے شوق غالب ہوا جب اوسنے تاریخ مولفہ فیو
اپنے باپ کے کتبخانہ سے نکالکر دیکہی اور اوس کتاب کو اسقدر اپنی مزاولت مین رکہا کہ حفظ کرلیا - گوئٹے
کو بہی **گولڈ اسمتھہ** کی **وکراف ویکفیلڈ** پڑہنے سے اثر و جوش پیدا ہوا -

[illegible] جب اوسنے [illegible] کتاب [illegible] [illegible] کتاب [illegible] شوق کا بہت کتب بینی میں لڑکپن کو [illegible]
[illegible] ن پر [illegible] وسکے ذہن و دماغ [illegible] کی روشنی ظاہر ہوئی۔ **کاولی** کو بھی
اسی کتاب کے دیکھنے سے شوق و جوش پیدا ہوا تھا اور یہ کتاب اوسنے اپنی ماں کے کمرہ میں
پائی تھی۔ **کاولی** کا بیان ہے کہ اسی کتاب کی بدولت میں شاعر ہوا۔

لیکن خاصکر صرف علوم و زبان دانی کی کتابوں سے جوش نہیں پیدا ہوتا بلکہ ان سطور کے دیکھنے سے
ہمت و جرأت ہوتی ہے جنمیں واقعات منسلک رہتے ہیں کیونکہ **ہنری مارٹن** کو جرأت دلیری کا جوش
و خروش **ہنری برنبرڈ** اور **ڈاکٹر کری** کی سوانح عمری دیکھنے سے پیدا ہوا۔
ٹیلیمیکس کی کتاب پڑھنے سے **طبیعت** پر جو ایک غیر معمولی اثر ہوا تھا اوسکو وہ بڑے
شد و مد سے بیان کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے سے مجھپر ایک ایسی محویت
کا عالم طاری ہوگیا تھا کہ میں بعض اوقات اپنے دل میں یہ خیال کرتا تھا کہ میں ہی گویا میں **ٹیلیمیکس**
ہو جاتا۔ اسی قصہ کے پڑھنے سے گویا میری چال چلن کی بنیاد قائم ہوئی۔

عمدہ کتابوں کا شمار بہترین رفیقوں میں ہے جنسے خیالات و خواہشات میں ترقی ہوتی ہے اور
اس ذریعہ سے وہ ہمکو ادنے و ذلیل مشغولوں سے محفوظ رکھتی ہیں۔ **تھامس ہوڈ** کا بیان ہے چونکہ
مجھے خلقی طور پر علم و دماغی قوت کے حصول کا شوق تھا اسوجہ سے میرے اخلاق میں تنزلی و خرابی نہیں
ہونے پائی برخلاف اون لوگوں کے جنکو ابتدائی عمر میں والدین کی تعلیم نہیں ہوتی اور اونکے عادات و اطوار
قبیح و مذموم ہو جاتے ہیں۔ میرے کتابوں نے مجھے ہر قسم کے ناشائستہ جلسوں اور بری صحبتوں میں جانے سے بچایا۔
فی الحقیقت یہ قول بہت صحیح ہے کہ وہی کتابیں عمدہ ہیں جو اچھے افعال سے مشابہ ہوں۔ ایسی کتابوں سے
طبیعت میں صفائی۔ دماغ میں ترقی۔ خیالات میں بلندی۔ طبیعت میں آزادی یہ سب صفتیں پیدا ہوتی ہیں
یہ دنیا کے مکروہات سے باز رکھتی ہیں۔ زندہ دلی و مسرت ظاہر کرتی ہیں چال چلن میں تحمل و استقلال
قائم کر دیتی ہیں۔ وضع و عادت درست کر دیتی ہیں۔ طبیعت میں ہمدردی پیدا کر دیتی ہیں۔
اراسمس جو ایک فاضل شخص تھا اوسکا قول ہے کہ ضروریات زندگی میں سے کتابیں

گیارھوان باب

رفاقت ازدواجی

مسئلہ مسلمہ ہے کہ انسانی طبیعت پر صحبت کا بہت کچھ اثر ہوتا ہے۔ کسی قسم کی تخصیص یا تفریق نہین ہے کہ مرد ہو یا عورت بلکہ دونو مخلوق کی دنیاوی حالتوں پر اسکی تاثیر بدرجہ مساوات حاوی ہے۔ جسطرح عالم طفولیت مین عورتین بچونکی پرورش کرتی ہین اونکی روحانی اور جسمانی لوازمات کا بندوبست کرتی ہین ہر حالت اور ہر موقع پر اونکی نگران و خبرگیران رہتی ہین اوسیطور پر مرد کے زمانہ شباب مین بھی عورتین مشیر صلاح کار معتمد اور غمگسار مختلف مدارج کے لحاظ سے ہوسکتی ہین مختصر یہہ کہ عورت کی صحبت کا اثر کم یا زیادہ برا یا بھلا ہر حال مین مرد پر ہوسکتا ہے۔ مرد و عورت کے باہمی خدمات و فرائض کو قدرت نے بہت توضیح کے ساتھ ظاہر کردیا ہے۔ خالق مطلق نے مرد و عورت کو اسواسطے پیدا کیا تاکہ ہر ایک اپنے فرائض حقیقی کو انجام دے اور اپنے اصلی مراتب پر مامور رہے ان مین سے کوئی کسی دوسرے کی جگہہ اپنے واسطے نہین حاصل کرسکتا۔ کیونکہ اونکے مختلف مشاغل اچھی طرح ظاہر ہین باوجودیکہ مرد و عورت اپنی اپنی حالت پر جداگانہ طریقہ سے رکھے گئے ہین لیکن ایک دوسرے کے تعلقات اتحاد کے ساتھ قایم ہین خاندانی امور کے انصرام یا باہمی ترقی کے ذریعہ حاصل کرنے کے واسطے مرد و عورت دونون کی شرکت اعانت آپس مین ضروری ہے اگرچہ مرد و عورت ایک دوسرے کے جلیس اور مساوی ہین لیکن بلحاظ قوت وہ آپس مین بالکل مختلف ہین۔ مرد بہ نسبت عورت کے مضبوط و طاقتور ہوتا ہے عورتین نازک و ذی حسن ہوتی ہین۔

ایک کو دماغی قوت کی وجہسے ترجیح ہے اور دوسرے کو طبیعی اوصاف کے سبب
فوق ہے اور گو دماغ کے بدولت حکومت کی جاتی لیکن طبیعت سے اثر ڈالا جاتا ہے
پس مرد و عورت دونون اپنے جداگانہ فرایض زندگی کے انجام دہی کے واسطے
یکسان معزز کیے گئے ہین لیکن جسطرح اس امر کی کوشش کرنی حماقت ہے کہ عورت کا کام مرد
کے متعلق کیا جاے اوسیطرح یہ سعی بہی بالکل عبث ہے کہ مرد کا کام عورت کے سپرد
کیا جاے۔ بعض اوقات عورتون مین مردونکے اوصاف پائے جاتے ہین اور مردونمین
عورتونکی خاصیت ظاہر ہوتی ہے لیکن یہ مستثنیات مین داخل ہے۔
اگرچہ مرد کے اوصاف کا زیادہ تر تعلق دماغ سے ہے اور عورتونکا دل سے لیکن
مرد کے دل کی تربیت بہی اوسیقدر ضروری ہے جسقدر دماغ کی اور عورت کے دماغ کی
تربیت بہی ویسی ہی لازمی ہے جیسی دل کی۔
بیوقوف اور احمق عورت کی طرح بودا مرد بہی اس قابل نہین ہے کہ وہ کسی مہذب سوسائٹی
مین داخل کیا جاے۔ مرد و عورت کے چال چلن مین شایستگی اور عمدگی پیدا کرنیکے واسطے
دماغی اور طبعی دونون قوتونکی تربیت لازمی اور ضروری ہے۔ تاوقتیکہ مردونمین ہمدردی
و مہربانی نہو دلی۔ کمینہ خصلت اور خود غرض ہین اور غیر تعلیم یافتہ عورتین گو وہ حسن و خوبصورتی
مین عدیم النظیر ہون مثل ایسی گڑیون کے ہین جو صرف پر تکلف لباس سے آراستہ
کردی گئی ہین۔ عورتونکی نسبت عام طور پر بہی ایک پسندیدہ راے ہے کہ اونہین عاجزی
اور فرمانبرداری کی وجہسے تعریف و مقبولیت کا حق حاصل ہے۔ سر رچرڈ اسٹیل
کا قول ہے کہ اگر ہم مرد کی عزت کا خاکہ قایم کرین تو انسانیت کے واسطے دلیری و دانشمندی
کو جزو اعظم قرار دین۔ اور اسیطرح عورت کی اوسوقت توصیف ہوسکتی ہے جب اونمین نزاکت
نرمی دہشت۔ اور اطاعت ہو جسے اوسمین ایک قسم کی معشوقیت کا مادہ پیدا ہوجاے
اکثر غلطی سے نوخیز لڑکونکی تعلیم خودغرضی کی جانب محول ہوتی ہے کیونکہ دنیاداری کا روبار

مین اون لوگونکو یہ تحریک کی جاتی ہے کہ وہ خاصکر اپنی ہی کوششون پر اعتبار کرین لیکن لڑکیونکو
یہ ترغیب دیجاتی ہے کہ وہ اپنے کل امور دوسرونکے بھروسہ پر چھوڑدین - لڑکونکو اس امکی
تعلیم دیجاتی ہے کہ وہ قطعی طور پر اپنی ہی رائے کے استصواب سے عملدرآمد کرین بخلاف
اسکے لڑکیونکو یہ سکھلایا جاتا ہے کہ وہ دوسرونکی مشورت پر کاربند ہون -

یہہ تو تیقن ہے کہ عورتونکی عمدہ ترین صفت اپنے رشتہ دارونکے ساتھہ محبت کے
ذریعہ سے ظاہر ہوتی ہے - وہ مثل ایک ایسی دایہ کے ہے جسکو قدرت نے کل نوع
انسان کے واسطے خلق کیا ہے جو عاجزونکی خبرگیری کرتی ہے اور اون لوگونکی تربیت و
پرورش کرتی ہے جنسے اسکو محبت ہے - وہ خلقی طور پر شفیق ہمدرد - ہمشاکر - اور
نفس کش ہوتی ہے -

عورتونکی ذات جملہ امراض کے واسطے اکسیر کی خاصیت رکھتی ہے کیونکہ وہ عاجز
و مجبور کی اعانت کے واسطے ہر وقت مستعد رہتی ہین اور تکلیف و صعوبت مین تسلی
و تسکین دینے کے لئے تیار رہتی ہین -

کہا جاتا ہے کہ جب کوئی انسان جان کنی کی حالت مین ہوتا ہے تو اوسکی تنفس سے
یہ بات مستنبط کی جاتی ہے کہ گویا وہ اپنے قریب عورت کو طلب کرتا ہے - چنانچہ جب
منگو پارک یکہ و تنہا بے یار و مددگار افریقہ کے ایک موضع سے نکال دیا گیا
اور بہوکون مرنے لگا تو اوس نے ارادہ کیا کہ درخت کے نیچے جہان نہ تو آفات
ارضی و سماوی کا کوئی انسداد ہے اور نہ درندونسے محافظت ہو سکتی ہے اپنی رات
کسیطرح بسر کرے لیکن اتفاق سے اوسوقت ایک زن حبشیہ محنت و مزدوری کرکے
واپس آرہی تھی کہ اوس شخص کی حالت بیکسی دیکھکر عورت کو بہت ترس آیا وہ اپنے
جھوپڑے مین اوسکو لے گئی آب و غذا کی خبرگیری کی اور سامان آسایش مہیا کر دیا -
لیکن جب عورتونکی تخصیصی اوصاف محبت و ہمدردی کے ساتھہ ظاہر کئے

جاتے ہین تو اونکی مسرتون سے دلاسا ہی یہہ ضروری ہے کہ اونکے چال چلن کی [illegible]
دورستی اسطرح ہوسکی جاسے کہ اون مین تہذیب و شائستگی - اختیار و اعتبار کی [illegible] پیدا
ہوجاسے - کیونکہ مردونکے مانند عورتونکی بھی زیادہ خوشیان اسی پر منحصر ہین کہ اونکی چال
چلن مین ذاتی تکمیل ہوجاسے - اور خود مختاری جو دل و دماغ کے باقاعدہ تعلیم
و تربیت سے پیدا ہوتی ہے اونمین یہہ قابلیت ہوجائیگی کہ وہ اپنی زندگی کو بہ نسبت
اپنی مسرتونکے زیادہ تر مفید کرسکین اور ہوشیاری کے ساتھ اپنی دماغ سے سوسائٹی کو بھی مستفید کرین
جاننے وہ خود بھی منصب مین حاصل کردہ امور جو تعلقات فریقین اور باہمی ہمدردی سے واقع ہوتے ہین -
سوسائٹی اعلےٰ درجہ کی مہذب و شائستہ اوسیوقت ہوگی جب فریقین کی تعلیم
و تربیت مطابق و مساوی درجہ مین کی جائیگی - ایک شائستہ عورت تعلیم یافتہ مرد کی
رفاقت کرسکتی ہے کیونکہ ایک ہی اخلاقی قانون دونون کے واسطے برابر حاوی ہے
لیکن اس خیال کا وجود نیکیونکی بنیاد کے واسطے سیلاب سے کم نہین ہے کہ بوجہ
تفریق جنسیت اگر مرد سے ذمایم اخلاقی سرزد ہون تو وہ معافی کے قابل ہین لیکن اگر
عورت مرتکب ہو تو تاحیات کلنگ کا ٹیکا اوسکے لگا دیا جاسے - پس سوسائٹی کی حالت
اوسوقت شستہ و رفتہ ہوسکتی ہے جب مرد و عورت دونون افعال ذمیمہ و قبیحہ سے
جو طبیعت و کانشنس کے خلاف ہوتے ہین اور زندگی کی مسرتونکے زایل کرنے مین زہر
ہلاہل کی خاصیت رکھتی ہین بدرجہ مساوی اجتناب و احتراز کرین -

اب اس موقع پر ہم ایک لطیف بحث شروع کرنیکی جرات کرتے ہین -
اگرچہ اسکا شوق بالعموم اور عالمگیر ہوتا ہے لیکن معلم و ادیب اور والدین اسکے
مانع و سدراہ ہوتے ہین - ذکور و اناث دونون سے تذکرہ عشق و محبت ناپسندیدہ
خیال کیا گیا ہے اور اسیوجہ سے نوجوان لوگ ایک ایسی حالت مین چھوڑ دیے گئے
ہین کہ وہ مصنوعی عاشقانہ داستانونکو دیکھکر جنسے کتابین مالا مال ہین خود اپنے تصور [illegible]

سے ایک عشق کی کیفیت پیدا کر لین - قدرت نے یہ ایک ایسی مستحکم اور بیزوال ایفک قوت عورتونمین پیدا کر دی ہے جو اونکی تمام تر زندگی اور تاریخ پر منطبق ہے - اور گو مرد کی سوانح عمری مین اسکی حیثیت مثل ایک قصہ کے ہے اور اون لوگونکے واسطے باقی ہے جو بلا کسی روک ٹوک اور بغیر کسی رہنما کے اپنے میلان طبیعت کے مطابق حاصل کرتے ہین -

اگرچہ قدرتی طور پر عشقیہ معاملات مین ابتدائی اصول و قواعد کی کچھہ ضرورت نہین ہے لیکن بہر کیف نوجوانون کے دلونمین چال چلن کی وہ ہیبت توضرور نقش کردینی چاہئے جسسے وہ حق و باطل مین تمیز کر سکین - راستبازی اور پاکدامنی کی عزت کرنیکے عادی ہو جائین کیونکہ بغیر اس قوت کے انسان کی زندگی مثل ایک ایسے دائرہ کے ہے جو حدود ضرورگری سے محاط ہے - یہ تو ممکن نہین کہ نوجوانونکو اسکی تعلیم دیجاوے کہ وہ عقلمندی سے تعشق کرین لیکن والدین کی نصیحت اسقدر کارگر ہوتی تو ضروری ہے کہ وہ ایسے عتبذل و بے وقعت جوش سے جنسے عشق کے نام کی بہی خرابی ہوتی ہے باز رہین - جن لوگون نے لفظ عشق کے معمولی معنی قیاس کر لئے ہین یہ اونکی غلطی ہے کیونکہ عشق فی نفسہ اپنی رفعت و پاکیزگی کا نتیجہ نہین بلکہ طبعی فضیلت کا ثبوت کامل ہے - اسکی وجہ سے جو ازالہ خودستائی اور اضافہ حسن اخلاق ہو جاتا ہے اُس سے یہ امر ثابت ہے کہ اخلاقی تاثیرات بدرجہ غایت ہین اور یہہ ہمارے خودغرضانہ طبیعت پر قناعت و بے پروائی کی فیروزمندی ہے عشق تعریف و عزت کی تمہید ہے اور اس سے چال چلن مین عمدگی و ترقی ہوتی ہے یہ ہر شخص کو ذاتی غلامی سے مخلصی بخشنی کی طرف مایل ہوتا ہے - یہہ رحمدلی - ہمدردی باہمی یقین و اعتبار پیدا کرتا ہے - محبت صادق سے دماغی قوت بہی بڑہتی ہے -

کوئی مرد و عورت اوسوقت تک دنیاوی کاروبار مین پختہ و تجربہ کار نہین کہا جا سکتا جبتک کہ اوس نے کسی سے تعشق نکر لیا ہو - تا وقتیکہ عشق سے واقفیت نہ ہو لے مرد و عورت کسی مین انسانیت نہین ہو سکتی - فلاطون کا قول ہے کہ باہم عاشقونمین ایک قسم کی

دولت بہی بخش دے تو مین اپنی بی بی سے کبہی مبادلہ نکرون - اوسکا قول ہے کہ ایسے
شخص پر خدا کی برکت ہے جسکی بی بی عفت ماب وپاکیزہ منش ہو جسکے ساتھہ عیش وراحت
سے وہ زندگی بسر کریگا اور جسکے اعتبار پر وہ اپنے کل مقبوضات حتے کہ صحت وزندگی
بہی چہوڑ دیگا - موقع کو ہاتھہ سے جانے دینا اور نوجوان عورت کے ساتھہ شادی نکرنا
ایسے افعال نہین ہین کہ کوئی شخص پسند کرے - مرد کو عورت کے ساتھہ شادی کے بعد
اصلی راحت وآسایش اوسیوقت مین ہو سکتی ہے جب اوسکی بی بی جسمانی رفاقت کے
علاوہ روحانی مدد بہی دے - عورت کی عمدہ ترین صفت دماغی قوت پر نہین منحصر ہے
بلکہ اوسکی محبت پر ہے وہ اپنی ہمدردی سے زیادہ تر تسلی وتفریح دیسکتی ہے بہ نسبت
اسکے کہ اپنے علم سے مدد دے -
سر ہنری ٹیلر نے معاملات ازدواجی مین نہایت دانشمندی سے مضامین
لکہے ہین - اوسکا قول ہے کہ اصلی بی بی وہی ہے جسمین یہ قابلیت ہو کہ اپنے گہر کو راحت
وآسایش کی جگہہ بنا سکے اور اسقدر فہم وفراست ہو کہ امور خانہ داری کے انتظام مین
جو دقتین واقع ہوتی ہین اوس سے اپنے شوہر کو باز رکہے اور حتے الامکان متردد ہونے
سے بہی محفوظ رکہے تب وہ اپنے شوہر کی نگاہون مین عزیز ومحبوب ہو سکتی ہے -
شادی کے بعد عمدہ ترین زندگی تحمل وتامل کے ساتھہ بسر ہو سکتی ہے کیونکہ یہ مثل ایک
ایسی سلطنت کے ہے جسپر بمصالحت ومشارکت حکومت کی جاسکتی ہے - ایک کو
دوسرے کی تقصیر وغلطی پر نکتہ چینی نہین کرنی چاہیے بلکہ نیک طینتی سے اوسپر تحمل کرنا چاہیے
پس جب خود اختیاری کے ساتھہ اسپر عملدرآمد کیا جائیگا تو صبر وتحمل کی ایسی عادت ہو جائیگی
کہ کسی بات کا تلخ وترش جواب نہ دیا جائیگا اور اوسوقت تک سکوت رہیگا جب تک کہ غصہ
فرو نہولے - یہہ ایک سچا مقولہ ہے کہ نرم جواب غیظ وغضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے -
بہر لنس نے نیک بی بی کی اوصاف دس حصون پر تقسیم کئے ہین چنانچہ چار تو اوسکے

نیک خصلت کے لئے قایم کیا ہے۔ دو سمجھدار کے واسطے ایک ذہن اور ایک حسن
کے لئے جیسے پیاری صورت اور شرمگین آنکھین اور دو حصہ مین بقیہ صفتین شل تعلیم
مال و جائداد وغیرہ کے۔ مشہور ہے کہ لڑکیان جال بنانا جانتی ہین لیکن بہت بہتر ہو
اگر وہ پنجرہ بنانا سیکھین مطلب یہہ ہے کہ وہ مردونکی طبیعت کو اپنے طرف مائل کر لیتی
ہین لیکن اونکے دلون پر قابو نہین حاصل کرتین اور دلداری نہین کر سکتین۔ اوس
بی بی مین یہہ قابلیت نہین ہے کہ وہ اپنے گھر کو خوشگوار و مسرت بخش بنا سکے
جس سے اوسکے شوہر کو تکلیف و محنت کے بعد آرام و آسایش نصیب ہو تو
اوس بیچارہ پر خدا رحم کرے کیونکہ اوسکے پاس مسکن و ماوی کچھ نہین ہے —
کوئی دانشمند آدمی خاصکر خوبصورتی کی وجہہ سے نہین شادی کریگا گو ابتدا مین تو
اسکا دلفریب اثر بہت کچھ ظاہر ہوگا لیکن بعد کو بالکل بے نتیجہ ثابت ہوگا۔ محض حسن صورت
دیکھکر کسی عورت کو پسند کر لینا تا وقتیکہ اوس مین حسن سیرت بھی نہو نہایت تاسف انگیز
غلطی ہے کیونکہ یہہ ظاہری حسن بالکل چندروزہ ہوتا ہے اور بہت جلد زایل ہو جاتا ہے
بیرلش نے جو اوصاف ایک بی بی کے واسطے بیان کئے ہین وہ تو اوپر ذکر
کر دیا گیا لیکن جو نصیحتین کہ **لارڈ برلے** نے اس بارہ مین اپنے بیٹے کو لکھی ہین
وہ بھی ذیل مین درج کی جاتی ہین — "بہت شناخت اور پہچان کے عورت کو اپنی
زوجیت کے واسطے منتخب کرو کیونکہ اوسکی صحبت سے آئندہ زندگی مین نیکیان
اور برائیان پیدا ہوتی ہین۔ اوسکے مزاج سے اچھی طرح واقفیت حاصل کر لو۔
بالکل مفلس عورت سے بھی صحبت شادی نکرو اور نہ محض دولت کی وجہہ سے
کمینی و ناہنجار عورت سے شادی کرو کیونکہ اوس سے تمکو طرح طرح کی تکلیفین اوٹھانی
پڑینگی شوہر کے اخلاق پر زوجہ کی صحبت کا بالضرور بہت کچھ اثر ہوتا ہے۔ جو عورت
کہ کمینہ خصلت ہے وہ اپنے شوہر کو حالت حضیض مین ڈالدیگی اور پاکیزہ منش عورت

اپنے شوہر کو اوج کی طرف رجوع کریگی ۔ اول الذکر اپنے شوہر کی دلیری و ہوشیاری معدوم و غائب کرکے اوسکی زندگی کو تیرہ و تار کردے گی اور آخر الذکر اپنے شوہر کے اخلاق کو سنجیدہ و پسندیدہ بناویگی عیش و راحت کے سامان مہیا کرکے دماغی قوت مین ترقی پیدا کردیگی تعلیم یافتہ عورت سے شوہر کا عروج ہوگا - اور جاہل سے تنزلی کی حالت پیدا ہوگی -

ڈی ٹاکوایل بیان کرتا ہے کہ نیک خصلت اور پاکیزہ منش عورت کا انسانکی زندگی مین ساتھہ رہنا ایک بڑی نعمت ہے وہ کہتا ہے کہ مجھے اسکا تجربہ ہوا ہے کہ ضعیف العقل آدمیون نے اپنی بی بی کے تعلیم یافتہ اور پاکیزہ منش ہونے کی وجہ سے ایسے اچھے اور نیک کام کئے ہین جو پبلک کے حق مین بہت کچہہ مفید و کار آمد ثابت ہوئے - ظاہرا اسکی یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ اونکی عورتون نے نیک صلاح اور عمدہ رائے دیکر اونہین اپنا فرض پورا کرنے کی جانب متوجہ کیا اور برخلاف اسکے اکثر بڑے بڑے زیرک و دانشمند آدمی دیکھے گئے ہین جنپر کمینہ خصلت و کم ظرف عورتونکی صحبت کا ایسا بڑا اثر ہوا کہ اونہون نے خودغرضی اختیار کرلی لہو و لعب مین مصروف ہوگئے جس کے سبب سے اونکے دماغ سے انجام فرایض کے خیالات ہی یک لخت معدوم و مفقود ہوگئے -

ڈی ٹاکوایل اپنے کو اسوجہ سے خوش نصیب خیال کرتا ہے کہ اوسکی بی بی پسندیدہ و قابل تعریف تھی - وہ خط مین اپنے ایک دوست صادق کو اون اطمینان و تسلیونکا حال لکھتا ہے جو اوسے اپنی بی بی کی مستقل مزاجی - دلیری اور چال چلن کی عمدگی سے حاصل ہوئین - **ڈی ٹاکوایل** کو جسقدر دنیاوی تجربے حاصل ہوتے جاتے تھے اوسیقدر اوسکا یہہ خیال مستحکم ہوتا جاتا تہا کہ انسان مین نیکی اور بھلائی کا مادہ خانہ داری کی حالت درست و عمدہ ہونے سے پیدا ہوسکتا ہے

کی حالت مین اوسکی مدد و معاون رہتی اور ہمیشہ ہمت و اطمینان دیا کرتی - جب اوسکے ملکی مخالفین سختی و درشتی سے برتاؤ کرتے تو اوسکی تشفی گہر پر صرف بی بی کی ذات سے ہوتی -

گوزٹ کی شادی کے واقعات بہی نہایت تعجب خیز و دلچسپ ہین وہ ایک نوجوان آدمی تہا اور **پیرس** مین کتابونکے ترجمے - تصنیفات و تالیفات سے اپنی اوقات بسری کرتا اور **لیڈی میڈم مایل پالن ڈی ملن** کی بعض اوقات ملاقات کیا کرتا جو اوسوقت **بیلیت** کی نہایت لیاقت و ہوشیاری کے ساتھ اڈیٹری کرتی تہی - اتفاقاً وہ علیل ہو گئی اور کچہ دنون تک اپنے اخبار مین مضمون نویسی کے کام سے بالکل معذور ہو گئی - عین اوسی حالت مین ایک گمنام خط اوسے ملا جسمین راقم نے لکہا تہا کہ وہ اخبار کے واسطے مضامین مہیا کر سکتا ہے جو فی الحقیقت اخبار مین اشاعت پانیکے لایق ہو سکتے ہین - چنانچہ راقم مضمون نے مراسلت جاری رکہی اور وقتاً فوقتاً وہ مضامین اخبار مین شایع ہوتے رہے - وہ مضامین اکثر زباندانی اور مختلف علوم و فنون کے متعلق ہوتے تہے - آخر کار جب اڈیٹر کو صحت حاصل ہوئی تو مضمون نگار نے بہی اپنے تئین ظاہر کیا جو در اصل **گوزٹ** تہا - رفتہ رفتہ ان دونون مین ایسی ملاقات پیدا ہوئی کہ آپسمین باہمی محبت قایم کی اور نتیجہ آخر یہہ ہوا کہ **میڈم مایل ڈی ملن** نے **گوزٹ** کے ساتھ اپنی شادی کر لی -

اوسی وقت سے وہ جسطرح اپنے شوہر کی محنت مین حصہ لیتی اوسیطرح اوسکے رنج و راحت مین بہی شرکت کرتی شادی کے قبل **گوزٹ** نے اوس سے پوچہا کہ تمہاری طبیعت اون انقلابات سے جنکا مجہے اندیشہ ہے گہبرا تو نجائیگی - اوسنے جواب دیا کہ اسے اچہی طرح یقین کر لو کہ مین تمہاری کامیابیون پر بڑی شوق سے محظوظ ہونگی لیکن ناکامیونسے کبہی متاسف و دل شکستہ نہونگی - جب **گوزٹ** **لوی فلپ** کا وزیر اعظم مقرر ہوا تو اوسکی بی بی نے اپنے ایک دوست کو لکہا

کہ مین اپنے شوہر کے مرتبہ کو اُن سے بہت کم دیکہتی ہون جسکی مجہے تمنا ہے - لیکن اسکو لکہے ہوئے ابہی صرف چہہ مہینے گزرے تہے کہ وہ شوہر کو اپنے ماتم مین چہوڑ کر دنیا سے چل بسی -

برک مس نیوجنٹ کی صحبت سے جو ایک خوبصورت - محبت دار اور عالی دماغ عورت تہی نہایت خوش وبشاش رہتا -

برک کا قول تہا کہ سوسایٹی کی قلیل تعداد والے آدمیون سے محبت کرنا ہمدردی عامہ خلایق کی بنیاد ہے - وہ اپنی بی بی کے باب مین بیان کرتا ہے کہ وہ صرف ظاہری شکل وشمایل مین حسین وخوبصورت نہین تہی بلکہ اوسکے اوصاف باطنی کو ان پر بدرجہا زیادہ فضیلت تہی - وہ نیک مزاج - حلیم - رحمدل - ثابت قدم دلیر - محبت دار - جفاکش - راستباز - لایق - مہذب - شایستہ اور دانشمند عورت تہی -

لیڈی رچل رسل کی اطاعت ووفاداری بہی تاریخ مین بہت مشہور ومعروف ہے - اوسنے اپنے شوہر کی رہائی ومخلصی کے واسطے جسقدر عزت وآبرو کے ساتھہ کوشش ومحنت ہوسکتی اوس مین کوئی دقیقہ اوٹہا نہین رکہا لیکن جب اوسنے دیکہا کہ ساری کوشش فضول وعبث ثابت ہوئین تو نہایت مستعدی سے اپنے شوہر کے ارادہ مین استقلال پیدا کیا اور جب اوسکے شوہر کے آخری رخصت کا وقت آیا تو اوسنے اپنے رنج وغم کو بالکل نہین ظاہر کیا اور ایک دوسرے کو خیر باد کہکر رخصت ہوگئے - جب وہ چلی گئی تو لارڈ ولیم نے کہا کہ اب موت کی سختی رفع ہوگئی -

یکسٹر بیان کرتا ہے کہ شادی کے چہہ برس بعد مجہپر ایک مذہبی الزام عاید کیا گیا اور اوس جرم مین مجسٹریٹ نے مجہکو سزاے قید کا حکم دیا - میری بی بی بہی قیدخانہ مین

میرے ساتھ گئی اور نہایت محبت سے وہان میری خدمت گزاری کرتی رہی اور ہمیشہ میری رہائی کی کوشش مین مشغول و مصروف رہی - آخر کار جب مجسٹریٹ کے حکم کی اپیل جج کے ہان کی گئی تو وہان سے بریت ہوئی -

کاونٹ زنسر نڈرف ایسی نیک بی بی کے ساتھ متاہل ہوا کہ اوسنے اپنی تمام زندگی مین نہایت استقلال سے شوہر کی خدمت کی اور نہایت دلیری سے اوسکی محنت مین شریک ہوتی رہی - وہ بیان کرتا ہے کہ چوبیس برس کے بعد مجھے یہ تجربہ ہوا کہ اگر کوئی شخص دنیا مین میرے کامونکی شرکت گوارا کر سکتا ہے تو وہ صرف میری بی بی ہے - علاوہ اسکے میرے خاندانی امور کا بندوبست کرتی رہی اور دنیا مین اس طرح زندگی بسر کی کہ اپنے اوپر کوئی الزام نہین عاید ہونے دیا - خطرات اور مشکلات کا میرے ساتھ مقابلہ کرتی رہی اور ہر طرح سے مدد و اعانت کی - بڑے بڑے صعب و دشوار گزار بری و بحری سفرون مین میری رفاقت اختیار کی -

ڈاکٹر لونگ اسٹون جس زمانہ مین جنوبی افریقہ کا سفر کر رہا تھا تو اوسکو اپنی بی بی کی موت کا صدمہ عظیم ہوا جو ہمیشہ اپنے شوہر کے ساتھ مشکلات کا سامنا کرتی تھی اور ساتھ رہتی تھی - ڈاکٹر موصوف اپنے ایک دوست کو لکھتا ہے کہ اس جانکاہ و جگرخراش صدمہ سے میرے ہوش و حواس درست نہین رہے - وہ لکھتا ہے کہ میرے سامنے کیسا ہی وقت طلب و مشکل کام آتا مین اوسکو بخوبی انجام دیتا لیکن جب سے یہ اندوہناک صدمہ ہوا ہے میری ہمت و طاقت بالکل زایل ہو گئی -

سرفرمنس پرڈٹ اپنے بی بی کے وفات کے بعد ایسا حزین و غمگین ہوا کہ - بالکل خورد و نوش ترک کر دیا اور قبل اسکے کہ اوس عورت کی لاش مکان سے باہر نکالی جاسے وہ بھی مر گیا اور میان بی بی دونونکی لاشین ایک ہی قبر مین پہلو بہ پہلو

کیونکہ اگرچہ وہ علم طبیعات مین فاضل تہا لیکن تیرہوین برس کی عمر مین بالکل اندہا ہوگیا اس حادثہ کے بعد اوسے جسقدر اس علم مین آگاہی اور واقفیت ہوئی وہ سب اوسکی بی بی کے ذریعے سے حاصل ہوئی ۔

سر ولیم ہملٹن جو علم الٰہیات و منطق کا پروفیسر تہا اوسکی بی بی نے بہی نہایت دلسوزی سے اوسکی خدمت کی ۔ کیونکہ جب چھپن برس کی عمر مین پروفیسر مذکور عارضہ فالج مین مبتلا ہوا تو یہ نیک عورت اپنے شوہر کا سارا کام کرتی بلکہ کہنا چاہیے کہ پروفیسر موصوف کے لئے ہاتھ پاؤن آنکھ کان سب ہی تہے ۔ وہ اپنے شوہر کے کامونسے واقفیت حاصل کر کے کتابونکا مطالعہ و معاینہ کرتی اوسکے لکچرونکی نقل و صحت کرتی ۔ غرضکہ ایسے کامون کے انجام سے اپنے شوہر کو بالکل علٰحدہ رکہتی جیسے وہ سمجھتی کہ اوسکے انصرام کی خود اوسمین قابلیت موجود ہے ۔ پروفیسر کا مزاج قدرتی طور پر لاابالی و بے قاعدہ تہا لیکن اوسکی بی بی نے با قاعدہ و با اصول بنا دیا ۔ اگرچہ وہ صاحب فکر و غور تہا لیکن ساتھی اسکے آرام طلب بہی تہا حالانکہ اوسکی بی بی نہایت محنتی و جفاکش تہی ۔

جب **سر ولیم ہملٹن** مشکلون اور دقتون کے بعد پروفیسر مقرر ہوا تو مخالفین نے اوسپر پریشان خیالی کا الزام لگایا اور پیشین گوئی کی کہ اوسمین طلبا کو درس دینے کی قابلیت نہین ہے پس اس تقرری سے ہر طرح نتیجہ خراب ہوگا لیکن پروفیسر نے اپنی بی بی کی مدد سے مخالفین کی تکذیب کی اور اپنے طرفدارونکے دعوے کو صحیح ثابت کیا ۔ چنانچہ پروفیسر کی بی بی اون لکچر و تکورات کے وقت بیٹھکر صاف کیا کرتی جو اوسکا شوہر طلبا کے درس کے واسطے منتخب کرتا ۔ اپنی بی بی کی مدد سے **سر ولیم** نے فرض منصبی کو نہایت لیاقت و ہوشیاری سے انجام دیا اور اوسکے لکچرونکی اسقدر شہرت ہوئی کہ وہ تمام ممالک یورپ مین بڑا عالی دماغ

مشہور ہوگیا۔

جان اسٹوارٹ مل کی بی بی اوسکی ایک نہایت لایق مددگار تہی چنانچہ وہ
اپنی محبوبہ کی نسبت ایک کتاب مین لکہتا ہے کہ وہ میرے تصنیفات وتالیفات کی ہمیشہ [illegible]
رہی اور جسقدر کہ میرے اعلے درجکی تصانیف سے کتابین ہین سمجہنا چاہئے کہ
اوسمین میری بی بی کی شرکت کیا بہی ہے۔

کارلایل اپنی بی بی کے بابت کہتا ہے کہ میرا اوسکا چالیس برس تک ساتہ رہا
وہ میری محبوبہ صادق اور ایک لایق مددگار تہی۔ اوسنے اپنی بالاستقلال محنت سے
مجہے بڑے بڑے کامونمین مدد واعانت دی جسکی جانب مین سے کوشش وتوجہ کی۔

فریڈی لکہتا ہے کہ شادی ہونیکے بعد جیسا عیش وآرام مجہے اپنی بی بی کی
ذات سے نصیب ہوا ویسا پہلے کبہی نہین ملا۔ اور دنیاوی مسرتون وکامیابیونمین
جسقدر خوشی بی بی کے ذریعہ سے حاصل ہوئی وہ کسی دوسری طرح پر بالکل غیر ممکن ہے
علاوہ مدد واعانت کے عورتین اپنے شوہر کی ہر حالت مین مونس وغمگسار رہتی ہین
چنانچہ اسکی تصدیق **ٹام ہوڈ** کی بی بی سے بخوبی ہوتی ہے کہ جب ٹام ہوڈ علیل ہوا
تو اوسکی بی بی علاوہ خدمت وغیرہ کے اس سے ہمیشہ اطمینان بخش وتسلی آمیز کلمات کہا کرتی
اور اوسکی طبیعت کو ہمیشہ خوش ومحظوظ رکہتی چنانچہ اوسکے اس طمانیت انگیز گفتگو سے
اوسکے شوہر کو بے انتہا مسرت وشگفتگی حاصل ہوتی۔ مسٹر ہوڈ کی بی بی اوسکے
واسطے صرف طمانیت بخش نہین تہی بلکہ ایسی لایق مددگار تہی کہ ہوڈ کو اوسکی دماغی
قوت پر بہت کچہ بہروسا تہا چنانچہ جب وہ کوئی کتاب تصنیف کرتا تو ہمیشہ اپنی بی بی کو
دکہلایا کرتا اور اوسکی رائے کے مطابق جہان کہین کمی بیشی کی ضرورت ہوتی تو اوسے
درست کر لیتا۔ چنانچہ انشاپردازون کی ملک عورتونکے سلسلہ مین ہوڈ کی بی بی اول ہے
سر ولیم نیپیر کی بی بی کا شمار بہی اسی ذیل مین ہے کیونکہ اوسکی بی بی ہی نے اسے

مین بہی عیش و مسرت کے امور پوشیدہ ہین جنپر ہم ناواقفیت کے ساتھ [illegible] ہین۔

جوسف منکشر کی چودہ برس کے سن مین یہ عادت تہی کہ اپنی کتاب پڑہکر [illegible]
ہند کی جانب سفر کرنیکا ارادہ کرتا تاکہ وہانکے باشندونکو انجیل کی تعلیم دے۔ اور وہ فی الحقیقت
اپنے خرچ کے لئے صرف دس شلنگ لیکر گہر سے معہ انجیل کے روانہ ہو جاتا بلاشبہہ وہ اپنی
اس کوشش مین کامیاب بہی ہوا لیکن جب اوسکے والدین کو گم گشتگی کا حال معلوم ہوتا
تو وہ فوراً تلاش کرکے اوسے واپس لاتے لیکن اوسکا شوق ایسا نہین تہا کہ کوئی
شخص اس ارادہ سے اوسے باز رکہے چنانچہ اوس خیر خواہ خلائق نے اوس تاریخ سے
جاہلونکی تعلیم کا سلسلہ علے الاتصال جاری رکہا۔

جس کام کا شوق انسان کے دلمین پیدا ہو تو اوسکے انجام کے واسطے مضبوطی
بہی ہونی چاہئے ورنہ بغیر اسکے جو مشکلات و موانعات واقع ہونگے وہ اوسکو پس پا ہوجانے
پر مجبور کرینگے لیکن ہمت و ثابت قدمی کے ساتھ انسان اون مشکلات کا مقابلہ کرے
تو ضرور کامیابی حاصل کریگا۔ **کالمبس** کو جو نئی دنیا کے اظہار کا شوق غالب ہوا
تو اوس نے سمندر کے نامعلوم مراحل و خطرات کو نہایت دلیری سے طے کیا اور جب
اوسکے رفیقون نے ناامید ہو کر اوسے دہمکایا کہ ہم تجہکو دریا مین غرق کر دینگے
تب بہی وہ اپنے خیال و ہمت پر مستقل رہا یہانتک کہ نئی دنیا کا اُفق دور سے ظاہر ہوا۔

ذی حوصلہ آدمی کبہی ناکام نہین ہوتا بلکہ وہ علے التواتر کوشش کے بعد کامیابی
حاصل کرتا ہے۔ کوئی درخت پہلے ہی ضرب مین نہین گر پڑتا بلکہ متعدد ضرب اور بڑی
محنت کے بعد کٹتا ہے۔ ہم کسی شخص کی عمدہ حالت کو دیکہتے ہین جسپر وہ ممتاز ہے
لیکن اون محنت و تکلیفات و خطرات پر نہین غور کرتے جسکو طے کرکے اوس نے یہ درجہ
حاصل کیا ہے۔ **مارشل** کا ایک دوست اوسکی عمدہ حالت کی تعریف کر رہا تہا
کہ **مارشل** نے اوس سے کہا تمکو میرے حالت پر حسد ہوتا ہے لیکن تمکو یہ حالت نصیب

ساتھ مجلد رآمد کرنے مین اپنی ناکامیونکی یادداشت سے انسان کو بہت زیادہ اور نہایت عمدہ تجربہ حاصل ہوتا ہے۔ اس قسم کی ناکامیونسے دانشمند آدمی کی طبیعت مین اپنی درستی و تعلیم اور خود اختیاری کا جوش پیدا ہوتا ہے تاکہ آیندہ پھر اس طرح کے حوادث نہ واقع ہون۔ اگر کسی مدبر و دانشمند سے اسکی نسبت سوال کیا جاے تو وہ یہی جواب دیگا کہ مینے اپنے علوم و فنون زیادہ تر اسوجہ سے حاصل کئے کہ مجھے اپنے ارادونمین متواتر شکست و ناکامی اور مخالفت برداشت کرنی پڑی نہ اس سبب سے کہ علی الاتصال کامیابیان پیش آتی گئین۔ پند و نصیحت و تمثیل سے کبھی اس عمدگی کے ساتھ واقفیت نہین ہوتی جیسا کہ ناکامیابی کا اثر پڑتا ہے۔ یہہ عملی طور پر تجربے انسان کو درست و مرتب کردیتی ہے اور اونکو یہہ سکھلا دیتی ہے کہ جسطرح فلان کام نکرنا چاہئے اوسیطرح فلان کام کرنیکے قابل ہے جو اکثر نظم و نسق کے واسطے بہت ضروری ہے۔

اکثرون نے اس بات پر مستقل طور پر ارادہ کرلیا کہ باوجود متواتر ناکامیونکے وہ کوشش سے باز نہین رہینگے تاوقتیکہ کامیابی نہو اور اس ناکامی سے اونکو یہہ مدد ملتی ہے کہ اونکو پھر جرات ہوتی ہے اور نئی کوششونکی ہمت پیدا ہوتی ہے۔ **لکارڈیر** نے جو زمانہ حال مین ایک واعظ گزرا ہی انہین متعدد ناکامیونسے بہت بڑی شہرت حاصل کی۔

جب پہلے پہل مسٹر **کابڈن** **منچسٹر** کے ایک جلسہ مین گفتگو کے واسطے کھڑا ہوا تو بالکل کلام نکرسکا اور اس ناکامی کی وجہ سے میر مجلس کو معافی مانگنی پڑی۔ **سر جیمس گریہم** اور مسٹر **ڈسرایلی** کو بھی پہلے ناکامی ہوئی اور لوگون نے خوب مضحکہ کیا لیکن محنت و توجہ کی وجہ سے اونہین کامیابی ہوئی۔ ایک مرتبہ **سر جیمس گریہم** نے مایوس ہوکر اسپیچ کہنی چھوڑدی تھی اور اپنے دوست **فرینسس برنگ** سے کہا کہ مین نے ہر قسم کی کوششین کین اور مختلف مضامین بھی زبانی یاد کئے

جہاز پر حملہ کر رہا تہا اوسکی ایک آنکھ ضایع ہوگئی ۔ مشرقی ہندوستان کے شہر گوا
مین اوس نے پرتگال والونکی بیرحمی کو نہایت غیظ و غضب سے معاینہ کیا اور وہانکے
گورنر سے اسکی مخالفت مین سخت مجادلہ کیا ۔ اخیر مین وہ ملک چین مین جلاوطن کر دیا گیا
سفر مین اوسکا جہاز تباہ ہوا ۔ اور حوادث و سوانح روزگار برداشت کرتا ہوا وہ اس حالت
سے چین مین پہونچا کہ اوسکے پاس صرف اوسکی ایک قلمی کتاب لوسیڈ باقی رہ گئی ۔
تاہم تکلیف و مصایب نے کبھی اوس کا ساتہہ نچہوڑا مکاؤ مین وہ قید کیا گیا اور وہانسے
بہاگ کر وہ لسبن مین بیکسی و بیچارگی کی حالت سے داخل ہوا ۔ اوسکی کتاب
تہوڑے ہی دنون بعد شایع ہوئی اگرچہ کتاب کی اشاعت سے اوسکی شہرت و ناموری
بہت ہوئی لیکن کچہہ روپیہ نہ حاصل ہوا ۔ وہ امراض و مصایب کی سختیان جہیلکر ایک
خیرات خانہ مین مرگیا ۔ اوسکی قبر پر یہہ کتبہ کندہ کیا گیا کہ "کموئیس اپنے ہمعصر شاعرونسے
بدرجہا فایق و مرجح تہا لیکن افلاس و بیچارگی کی حالت مین اپنی جان دی" اگرچہ یہہ تحریر شرم
انگیز تہی لیکن قول صادق ہونے کی عزت حاصل تہی تاہم یہہ کتبہ علحدہ کر لیا گیا اور
بجاے اوسکے ایک نمایشی اور پرشکوہ جہوٹا کتبہ شاعر کی یادگار مین اوسکی قوم
نے قایم کر دیا ۔

ٹسو بہی ہمیشہ تکلیف و مشقت مین گرفتار و مبتلا رہا اور سات برس تک ایک
پاگل خانہ مین رہکر اٹلی کی جانب آوارہ گردی اختیار کی ۔ اپنے موت کے وقت
اوس نے یہہ چند الفاظ لکہے "کہ مین اپنی بدنصیبی کا شکوہ نہین کرتا سو جب سے
کہ مین اون لوگونکی ناشکری کرنی پسند نہین کرتا جنہون نے مجہے دریوزہ گری کی حالت
تک پہونچا دیا"

علم حکمت کے جاننے والے بہی ہمیشہ تکلیف و مصایب مین گرفتار رہے
اس جگہہ ہمکو گلیلو اور برونو کے واقعات قلمبند کرنے کی ضرورت نہین ہے سکے

فرانس کے حاکم سے مدد مانگی۔ اثناے سفر مین اوس نے اسٹریلیا کے اکثر حصے اور قرب وجوار کے جزایر کی بہی پیمایش کی۔ اسی عرصہ مین وہ ملزم ٹہرایا گیا کہ شاید انگلستان کی مخالفت مین کوئی کارروائی کرتا ہو اس خیال سے اوسکو یہہ حکم دیا گیا کہ وہ اپنی تین برس کی محنت کے نتایج کو امیر البحر کے سامنے پیش کرے اسکے بعد واپسی کے وقت فلنڈر کا جہاز بحر جنوبی مین تباہ ہوگیا۔ پس وہ مع اور چند جہازرانونکے ایک کشتی مین بیٹھکر بندرگاہ جیکسن کی طرف جو وہان سے ۷۵۰ میل کے فاصلہ پر تہا روانہ ہوا اور بہ اطمینان منزل مقصود تک پہونچ گیا۔ یہان آکر اوس نے ایک دوسرا چھوٹا جہاز مہیا کیا تاکہ اپنے بقیہ رفیق جہازرانون کو بھی بحفاظت تمام پہونچا دے اسکے بعد وہ پھر انگلستان کی جانب روانہ ہوا جہان کہ اوسکا جہاز پھر غارت ہوا اور مع اپنے رفقاء کے قید کر لیا گیا۔ قید خانہ مین فلنڈر کو صرف یہی اندیشہ ہوا کہ باڈن جہازران جس سے اسٹریلیا مین ملاقات ہوئی تہی یورپ مین پہلے پہونچیگا اور جو تجربے نئے مین نے پیدا کئے ہین وہ سب اپنے نام سے مشتہر کردیگا۔ لیکن یہہ بدگمانی اوسکی غلط ثابت ہوئی کیونکہ فلنڈر ابھی قید مین تہا کہ فرانس کی جدید تحقیقات و ایجادات کا نقشہ شایع ہوا اور جو مقامات کہ فلنڈر نے ظاہر کئے تھے وہ سب اوسکے نام سے مشتہر ہوئے۔ آخر کار چھہ برس کے بعد فلنڈر کو قید سے رہائی ہوئی اس عرصہ مین اوسکی صحت بالکل خراب ہوگئی تہی لیکن تاہم اوس نے اپنے نقشونکو مرتب کرنا اور واقعات کا قلمبند کرنا اپنے اخیر وقت تک جاری رکہا۔ وہ اوسوقت تک زندہ رہا جب تک کہ اپنا اخیر کاغذ مطبع مین چھپنے کے واسطے نہ بہیج چکا لیکن جس تاریخ مین اوسکی تصنیف شایع ہوئی اوسی دن وہ دنیا سے کوچ کرگیا۔

کام کرنے کے واسطے اکثر دلیر آدمیون نے تنہائی پسند کی ہے کیونکہ صرف تنہائی ایک ایسی حالت ہے جہان روحانی ریاضت عمدہ، چیز ہوسکتی ہے لیکن کسیکا اس حالت سے

ناکام رہے اوسیقدر جہ مین مناسب حال ہوتی ہے جسقدر جہ ہیں اون لوگون کے واسطے موزون ہے جو اپنی اخیر کوشش مین کامیاب ہوئے ہین۔

کسی بڑے شخص کی موت سے بہی دوسرونکو ویسی ہی عبرت ہوتی ہے جیسی کسی عمدہ زندگی کی تمثیل کا اثر ہوتا ہے۔ اگر کسی شخص نے کوئی اچہا کام کیا ہے تو وہ اوسکے بعد معدوم نہین ہو جاتا بلکہ اپنی اصلی حالت مین اوسکے جانشینونکے پاس بطور یادگار کے حاضر و موجود رہتا ہے۔ البتہ بعض بعض عالی درجات اشخاص کی نسبت یہہ بہی کہا جاسکتا ہے کہ اونہون نے اوسوقت تک اپنی زندگی نہین شروع کی جب تک کہ مر نہین چکے۔

جن لوگون نے کہ راستبازی۔ علم اور مذہب کی وجہ سے تکلیفین گوارا کین اونکو بنی نوع انسان نہایت عزت اور وقعت کے ساتہہ یاد کرتے ہین۔ اونہون نے خود تو موت اختیار کی لیکن اونکی راستبازی زندہ و موجود ہے۔ اگرچہ وہ ناکام معلوم ہوئے لیکن تاہم ہمیشہ کے واسطے کامیاب ثابت ہوئے۔ وہ مقید رہے لیکن اونکے خیالات قید خانہ کی دیوارونین کبہی محدود نہین رہے۔

ملٹن کا قول ہے کہ جو شخص اچہی طرح تکلیفونکا متحمل ہو سکتا ہے وہی عمدہ طور پر کامونکو انجام کر سکتا ہے۔ بڑے بڑے آدمیونکو فرایض کے لحاظ سے انصرام امور کا جوش اکثر مشکل وقتون اور وقت کی حالتونمین پیدا ہوا ہے۔ اون لوگون نے قسم قسم کے سخت موانعات کا مقابلہ کیا اور ساحل مراد تک پہونچے۔ انجام فرایض کے بعد وہ لوگ سفر آخرت کے واسطے مستعد ہو بیٹہے۔ لیکن اونکے اوپر موت کی طاقت کارگر نہین ہو سکتی کیونکہ اونکے خیالات یادگار کے طور پر ہمارے پاس خیر و برکت کے واسطے باقی رہین گے۔ گوتیہ کا قول ہے کہ تمامتر تکلیفات کا نام زندگی ہے جیسے بحر بار ریتیلے کے کوئی شخص شمار نہین کر سکتا پس جو لوگ کہ اس دنیا سے کوچ کر چکے ہین اونکی ناکامی اور تکلیفون پر اونہین کسی قسم کا الزام نہین دینا چاہیے

مزاج مین تحمل و استقلال پیدا ہوتا ہے اور بلند خیالی کے ساتھ دقیق النظری مین ترقی ہوتی ہے۔

تکلیف ایک ایسا ذریعہ ہے جسکے سبب سے بڑے بڑے لوگونکی طبیعتین شایستہ و مرتب ہوگئی ہین۔ خوشی کی نسبت اگر تسلیم کرلیا جاے کہ یہہ جمیع موجودات کا نتیجہ ہے تاہم بغیر رنج کی ناگزیر حالت برداشت کئے ہوے اسکا حصول غیر ممکن ہے۔

اکثر مرد و عورت نے بہت سے مفید و کارآمد کام مصیبت کی حالت مین انجام دئے ہین بعض مرتبہ تو اس حالت سے مخلصی پانیکی غرض سے اور کبہی فرض منصبی سمجھکر۔

ڈاکٹر ڈارون نے اپنے ایک دوست کو لکہا کہ اگر مین اپنے کو کاہل و کمزور نہ سمجھتا تو جسقدر کام مین نے اسوقت تک کئے ہین کبہی نکر سکتا۔

اسکار نے بہت سی کتابین اوس حالت مین تصنیف کین جبکہ اوسکی جسمانی صحت بالکل خراب ہوگئی تہی۔ ہینڈل نے بہی علم موسیقی کے پہلے اکثر کتابین اوسوقت مین لکہین جب وہ عارضہ فالج مین گرفتار تہا اور قریب المرگ ہوگیا تہا۔ موزرٹ کی تصنیفین اوسوقت مین ہوئین جب وہ مقروض تہا اور ایک مہلک بیماری مین مبتلا تہا بیتہاون نے بہی اپنی تصنیفات ایک اندوہناک حالت مین مرتب کی اور علاوہ اسکے بہرا بہی ہوگیا تہا۔

ولسٹن جسکو علم طبیعات کا بہت شوق تہا اپنی مہلک بیماری مین بہی تصنیف سے باز نہین رہا چنانچہ جسقدر اوسکو روز نئے تجربہ ہوتے جاتے تہے اوسکو وہ ایک جگہہ قلمبند کرتا جاتا تہا کہ جو معلومات اوس نے حاصل کئے ہین اوس سے دوسرونکو بہی فائدہ پہونچے۔

تکلیف سے فائدہ ضرور ہوتا ہے لیکن ایک دوسری صورت مین۔ فارس کے کسی بزرگ کا قول ہے کہ تاریکی و ظلمت سے اندیشہ نکرنا چاہئے ممکن ہے کہ اوسمین چشمہ حیوان پوشیدہ ہو۔ تجربہ اگرچہ بذاتہ تلخ ہوتا ہے لیکن اسکا نتیجہ خوشگوار ہوتا ہے صرف

اسکی تعلیم سے ہم متحمل اور بردبار ہوجاتے ہین - اسلئے درجہ کا چال چلن اور دیانت تمن
قایم ہوسکتا ہے جب امتحان وآزمایش کے بعد مرتب ہو اور مشکلات کے بعد مکمل ہو
بے انتہا غم واندوہ سے بہی ایک متحمل اور دانشمند آدمی ایسے عمدہ نتایج پیدا کریگا جو خوشی
کے عاشقین بہی نہ حاصل ہوئے ہونگے -

جرمی ٹیلر کا قول ہے کہ اندوہناک حادثات اور افسوسناک حالات سے نیکیونکی
بنیاد قایم ہوتی ہین - اس سے ہمارے طبیعت مین سنجیدگی پیدا ہوتی ہے - ارادو نمین
اعتدال ظاہر ہوتا ہے یہہ ہمکو خود پسندی اور گناہون سے باز رکہتی ہے -

بہرہ مندی اور کامیابی سے ہمیشہ عام طور پر خوشی نہین ہوتی کیونکہ گو تیہ سے
زیادہ کسی دوسرے شخص کو عیش وآرام - عزت ووقعت اور کافی طور پر سامان شادی
نہ میسر ہوگا لیکن تاہم اوسکا بیان ہے کہ مجہے اپنی تمام عمر مین صرف پانچ ہفتے حقیقی
خوشی مین بسر کرنیکی نوبت آئی خلیفہ عبد الرحمن اپنے پچاس برس کے عہد حکومت مین
لکہتا ہے کہ مجہے صرف چودہ دن خالص اور حقیقی خوشی کے میسر ہوئے - پس
ان واقعات کے بعد کیا یہ نہین کہا جاسکتا کہ خوشی کی تلاش وکوشش ایک خیال باطل ہے
جسطرح یہہ ناممکن ہے کہ آفتاب کی روشنی مین عکس نہو اسیطرح ایسی زندگی ہرگز
زندگی نہین ہے جسمین خوشی بغیر رنج کے ہو اور راحت بغیر تکلیف کے میسر ہو اور کم سے
کم ایسی زندگی کا انسانی زندگی مین شمار نہین ہوسکتا خوشیونکا ایک ذخیرہ فرض کرلو لیکن
یہہ صرف ایک بیجا افسانہ ہے جو حسرت ومسرت سے مملو ہے [اور حسرت کی وجہ سے
مسرت مین زیادہ تر لطف معلوم ہوتا ہے] محرومی وکامگاری سے مالامال ہے جو
یکے بادیگرے ظاہر ہوتی ہین اور اپنی اپنی باری مین ہمکو خرم ومحظوظ کرتی ہین -
موت بہی زندگی کو بہت عزیز کردیتی ہے جسوقت تک کہ ہم دنیا مین رہتے ہین
اُنمین ایک قسم کا نہایت مستحکم رشتہ رہتا ہے - ڈاکٹر تہامس براون نے

اس مسئلہ پر بحث کی ہے کہ انسانی خوشی کے واسطے بہت لوازمات ضروری شے ہے
اور وہ اپنے دعوی کی صحیح و مستحکم دلایل سے تایید کرتا ہے۔ لیکن جب کسی خاندان مین موت
آتی ہے تو ہم اوسپر فلسفانہ طور سے نہین غور کرتے بلکہ صرف اوسے محسوس کرتے
ہین۔ جن آنکھونمین کہ آنسو ڈبڈبائے ہوئے ہین وہ تو اوسے نہین دیکھتے لیکن انہین
آنکھون نے کسی وقت مین بہ نسبت اون لوگونکے نہایت صاف اور واضح طور سے
دیکھا ہے جو رنج و تکلیف سے بالکل ناواقف ہین۔

عقلمند آدمی زندگی سے کسی بڑے امید کا سبق نہین حاصل کرتا جس حالت مین
وہ کسی عمدہ ذریعہ سے کامیابی کے واسطے کوشش کرتا ہے تو نامرادی کے واسطے
بھی تیار رہتا ہے۔ جسطرح عیش و آسایش کا خیر مقدم کرتا ہے اوسیطرح تکلیف و ایذا کی
بھی پیشوائی کرتا ہے۔ زندگی کی گریہ وزاری سے کبھی کچھ فائدہ نہین ہوسکتا البتہ زندہ
دلی سے علی الاتصال راستی کے ساتھہ کام کرنا مفید ہے۔

زندگی ہر حال مین اوس درجہ تک پہونچ سکتی ہے جس حد تک ہماری خواہش ہو۔
ہر شخص اپنے خیال کے مطابق ایک جداگانہ دنیا قایم کرسکتا ہے۔ زندہ دل آدمی اوسے
فرحت بخش و راحت افزا کرتا ہے اور افسردہ دل اوسے خراب و شکستہ حال بنا دیتا ہے۔

میرا خیال میرے واسطے مثل ایک سلطنت کے ہے اس مقولہ کا برتاو ایک ہی
طور پر کسان و بادشاہ دونون کرسکتے ہین۔ ایک تو اپنے خیال کے مطابق بادشاہ در ان
حالیکہ دوسرا صرف ایک غلام ہے۔ زندگی گویا ہماری ذات کا آئینہ ہے۔ ہمارے چال چلن
مین چاہے وہ اعلے ہو یا ادنے ہمارے خیال کے مطابق ظاہر ہوتی ہے۔

اچھونکے حق مین دنیا اچھی ہے اور برونکے واسطے بری۔ اگر ہماری زندگی کے
مقاصد مرتفع و ممتاز ہون اور اگر ہم ایسے فائدہ مند کوششونکا ایسا احاطہ تسلیم کرین
جسمین ہم خود سرونکے واسطے بھی اوسیطرح عمدہ خیالات و عمدہ جذبات پیدا کرین تو یہ ہمارے

لئے مسرت بخش ۔فرحت افزا۔اور خیر و برکت کی جگہ ہے۔لیکن اگر برخلاف اسکے ہم اپنی
ترقی ۔عیش و فواید پر نظر ڈالین تو یہ ہمارے واسطے تکلیف و مصیبت و مایوسی کا مقام ہے
زندگی مین ایسی باتین بہی ہین جنکو ہم اس حالت مین کبہی نہین سمجھ سکتے اور فی الحقیقت
وہ مثل ایک راز پنہان کے ہے ٹھیک ٹھیک اسیطرح پر جیسے تاریکی مین ہم آینہ دیکھین۔
اور گو ہم اون قواعد و مشکلات کے مطالب کو نہ ذہن نشین کر سکین جنکے ذریعہ سے ملی ہم
کے لوگونکو یہ راہ طے کرنی ہے لیکن تاہم ہمارا اعتقاد ہے کہ ہم اوس ارادہ کو پورا کرینگے
جس سے کہ ہماری حقیر و ناچیز زندگی مشترک ہے۔

ہم مین سے ہر شخص کو زندگی کے اوس طبقہ کے مطابق جسمین کہ وہ قایم کیا گیا ہے
اپنا فرض منصبی پورا کرنا لازم ہے۔صرف فرض منصبی کا انجام دینا ایک امر حق ہے۔اعلیٰ ترین
زندگی کا انجام و نتیجہ یہی فرض ہے۔سچی مسرتین اوسیوقت حاصل ہوتی ہین جب فرض
پورا کیا جاتا ہے۔جملہ امور مین یہی ایک وسیلہ ہے جس سے تسکین و طمانیت حاصل ہوتی ہے
اور جو حسرت و مایوسی سے مبرا ہے۔اس بارہ مین جارج ہربرٹ کے الفاظ
نقل کئے جاتے ہین "انجام فرایض کا وقوف ہمکو دہی رات کے وقت لطف و مزہ دیتا ہے"۔

پس جب ہم دنیا مین اپنے ضروری کام مثل محنت و ہمدردی اور فرض کے انجام
دے چکے تو جسطرح ریشم کا کیڑا ریشم بُننے کے بعد مر جاتا ہے اوسیطرح ہم بہی کوچ کر جاینگے
اور اگرچہ ہماری زندگی دنیا مین چند روزہ ہے لیکن یہہ ایک ایسا دور مقررہ ہے
جسمین ہر شخص کو اپنی آخر زندگی تک حتے الامکان کوشش بلیغ کرنی چاہئے اور
اسکے بعد حوادث زندگی فنا پذیر ہو جاینگے لیکن ہمکو حیات ابدی نصیب ہوگی۔

شکر صد شکر ٹہکانے لگی محنت میری
طے ہوئی آج کی منزل مین مسافت میری